علمائے ہند کی للکار

مؤلف: نسیم احمد رحمانی
فاضل دارالعلوم دیوبند

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

ناشر
مسعود پبلشنگ ھاؤس دیوبند یوپی

Scanned by CamScanner

تعارف کتاب

اس کتاب کے جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب	:	علمائے ہند کی للکار
نام مؤلف	:	مولانا نسیم رحمانی فاضل دیوبند
قیمت	:	50/-
زیرِ نگرانی	:	مولانا مفتی محمد توحید صاحب مظاہری استاذ مدرسہ رحمانیہ سوپول دربھنگہ، بہار
معاون	:	واصف حسن دیوبندی
نام تصحیح و تنقیح	:	مولوی محمد عقیل سہرساوی
کمپیوٹر کتابت	:	واصف حسن ایکوریٹ کمپیوٹر نزد جامع مسجد دیوبند 01336-223236
پہلا ایڈیشن	:	۲۰۰۴ء
مطبوعہ	:	رمزی آفسیٹ پریس دیوبند 01336-223506

Scanned by CamScanner

فہرست عناوین

کیا | اور

تعارف کتاب	۲
انتساب	۵
تقریظ بلیغ	۶
تاثرات	۷
ا۔حرف چند	۹
۲۔ہندوستان ہم سے کیا کہتا ہے؟	۱۱
۳۔علمائے ہند کی للکار	۱۳
۴۔کیامدارس اسلامیہ دہشت گردی کا اڈا ہے؟	۲۴
۵۔کیامسلمانوں کیلئے اتحاد ضروری نہیں؟	۳۰
۶۔مساجد عبادتوں کے مراکز ہیں	۳۶
۷۔قرآن کریم کے بعض نسخے کیوں جلائے گئے؟	۴۲
۸۔الجھاد فی الاسلام	۴۸
۹۔دہشت گرد کون ہے؟	۵۴

Scanned by CamScanner

۱۰۔ مظلومینِ گجرات کی فریادیں	۶۵
۱۱۔ دورِ حاضر قرآن کے آئینے میں	۸۲
۱۲۔ مظلومینِ افغان کی آوازیں	۹۷
۱۳۔ ہماری رسوائیاں کیوں؟	۱۰۷
۱۴۔ مدارس اسلامیہ کی ضرورت	۱۱۴
۱۵۔ امت مسلمہ کہاں کھڑی ہیں؟	۱۲۳
۱۶۔ استقامت دین اور پا مردی	۱۵۰
۱۷۔ ابھی کیا ہو رہا ہے اور کیا کرنا ہے؟	۱۵۷
۱۸۔ قرآن کریم نہ بدلا ہے نہ بدلے گا	۱۶۵
۱۹۔ آپ خوابِ غفلت سے بیدار ہوں	۱۷۳
۲۰۔ اخلاقی بحران کا شکار	۱۷۹
۲۱۔ انسدادِ دہشت گردی کیسے؟	۱۸۶
۲۲۔ امن کے ٹھیکدار کون؟	۱۹۲
۲۳۔ مولانا محمد نسیم رحمانی کی دیگر تصانیف	۱۹۹

Scanned by CamScanner

انتساب

مفکر اسلام، محسن امت حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ العالی کے نام جنہوں نے تحفظِ مدارس اسلامیہ اور تحفظِ مساجد کے لئے تن، من، دھن، کی بازی لگائی۔

اور جملہ اساتذۂ کرام کے نام جن کی محنت اور شفقت کے ذریعہ احقر اس لائق ہوا۔

محمد نسیم رحمانی سہرساوی

تقریظ بلیغ

فقیہ النفس سید العلماء حضرت مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحب مدظلہ العالی

مفتی دارالعلوم دیوبند

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مولانا محمد نسیم رحمانی سلمہٗ دارالعلوم وقف دیوبند کے ایک ہونہار نوجوان عالم دین ہیں، لکھنے کا عمدہ ذوق ہے چھوٹے چھوٹے متعدد رسالے چھپ کر آچکے ہیں اور لوگ برابر اُن سے مستفید ہورہے ہیں ابھی حال ہی میں انہوں نے ''علمائے ہند کی للکار'' کے نام سے ایک کتابچہ مرتب کیا ہے امید ہے وہ بھی اپنے مضامین کے لحاظ سے بہتر ہوگا میں اپنے مشاغل کی وجہ سے پورا رسالہ نہیں پڑھ سکا، دوسرے کتابچے میری نظر سے گذر چکے ہیں ان کے اعتماد پر کہا جاسکتا ہے کہ یہ پہلے کتابچوں سے اچھا ہوگا دعاء ہے کہ رب العالمین اُنکی اس محنت وکاوش کو قبول فرمائے اور ان کے لئے زادِ آخرت بنائے اور لکھنے کا سلسلہ برابر باقی رہے اور اللہ تعالیٰ علمِ نافع فرمائے آمین۔ یارب العالمین۔

محمد ظفیر الدین عفی عنہ

مفتی دارالعلوم دیوبند

Scanned by CamScanner

تاثرات

مولانا محمد نسیم رحمانی کے ساتھ رہنے کا کافی موقع ملا چنانچہ موصوف جب مدرسہ نظامیہ للیجا سہرسا بہار میں زیر تعلیم تھے تو اس وقت بھی علمی شغف قابلِ اعتماد تھا اور علمی معاملہ میں پیش پیش رہا کرتے تھے، مدرسہ نظامیہ کی تعلیم مکمل ہونے کے بعد موصوف نے جامعہ رحمانیہ خانقاہ مونگیر بہار کا رخ کیا وہاں بھی علم و عمل کے میدان میں آگے رہے اور امتحانات کے نمبرات حاصل کرنے میں ممتاز تھے۔

بالآخر موصوف مادرِ علمی دارالعلوم وقف دیوبند آئے اور پڑھنے لکھنے کے میدان میں کافی شہرت حاصل کی اور کم عمری کے باوجود" منکرینِ اسلام کے دندانِ شکن جوابات" چار جلدوں پر مشتمل اور" بیان بیان الحق علی جواب جاء الحق" کے بعد انفع المسلم شرح اردو مسلم جلد ثانی، اوضح الہدایہ شرح اردو ہدایہ شریف، اختلاف الناس اور صراطِ مستقیم، وغیرہ جیسی ضخیم کتابیں لکھیں جو کہ اس دور کے اندر نرالی اور امتیازی شان رکھتی ہے یہی وجہ ہے کہ موصوف کی تقریر و تحریر عالمانہ اور بلیغانہ ہوا کرتی ہے اور عند الناس مقبول ہے اور میں نے قریب سے یہ بھی دیکھا کہ جب تک

Scanned by CamScanner

اپنے معمولات کو مکمل نہ کر لیتے اُس وقت تک آرام نہ فرماتے۔

بہر حال مولانا موصوف کی تصنیف و تالیف علمی مشاغل کو دیکھ کر یہ کہنا پڑتا ہے کہ مستقبل ان کے قدموں کو چومے گا انشاء اللہ

(مولانا) محمد مشرف علی قاسمی

خادم مدرسہ جامعہ رحمت موجپور دہلی

☆☆☆

Scanned by CamScanner

حرفِ چند

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلوٰۃ والسلام لاھلھا امابعد

قارئین کرام! اس وقت ملک کی بربادی نیتاؤں ولیڈروں کی گندی پالیسی، اور مذہب اسلام کی بیخ کنی کو دیکھ کر کچھ لکھنے کا دل نہیں چاہتا، تاہم عوام خواص کی بیداری، اور میں اپنی ذمہ داری سمجھ کر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ باری تعالیٰ اور حضور اکرمؐ کے اوامرونواہی پر عمل کرتے رہیں تا کہ رحمتِ الٰہی جوش میں آئے اور دنیاو مافیھا کی کامیابی وکامرانی قدم چومنے پر آمادہ ہوجائے، انسان کو چاہئے کہ برے حالات دیکھ کر مایوس نہ ہوں، (لا تقنتوا من رحمت اللہ) لہٰذا ملک کے حالات کے معائنے کے بعد آنکھ کھولیں، دلوں کو اور طاقتوں کو بیدار رکھیں اور ان نازک حالات سے نصیحت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے آپکو تیار ہونے کی ضرورت ہے، پس احقر الوریٰ، محسن اعظم نبی اکرم ﷺ کا فرمان کریم بلغوا عنی ولو آیۃ ہر عمل کرتے ہوئے اس (علمائے ہند کی للکار) کتاب کو معرض وجود میں لانے کی جسارت کررہا ہے۔ اور قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اس کتاب کے مطالعے کے بعد ان باتوں کو عملی جامہ پہنائیں اور دوسروں تک پہونچائیں انشاء اللہ مستقبل آپ کا ہوگا کیوں کہ باری تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم الشان سند سے نوازا ہے۔

Scanned by CamScanner

(وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین)
دنیا وآخرت کے اندر آپ جملہ اعتبار سے بلند وبالا رہیں گے (انشاء اللہ العزیز) نیز اس موقع پر اخی المکرم حضرت مولانا قمر الزماں صاحب احمد آباد گجرات اور حضرات اساتذۂ مدرسہ نظامیہ للیجہ کا شکر گذار ہوں کہ احقر کو اس لائق بنایا۔

(مولانا) محمد نسیم رحمانی سہرساوی (فاضل دیو بند)
ابن محترم جناب شیخ صوفی غلام مصطفےٰ صاحب
مقام وپوسٹ منورویا مہیشی ضلع سہرسا (بہار)

☆☆☆

Scanned by CamScanner

ہندوستان ہم سے کیا کہتا ہے؟

تم کیا تھے ہوگئے غیرت کہاں تمہاری
شاہنشہی کو چھوڑا اور بن گئے بھکاری
تم نے کبھی کیا تھا تسخیر کل جہاں کی
غیروں سے مانگتے ہو اب بھیک تم اماں کی
سیف خدا تمہیں تھے خالد کبھی تمہیں تھے
جان باز اور مجاہد وغازی کبھی تمہیں تھے
ہاں بن کے ابن قاسم تم ہند آگئے تھے
طارق زیاد بن کے اسمیں جابسے تھے
محمود غزنوی سے تم پاسباں کبھی تھے
اورنگ زیب، تغلق شاہ جہاں کبھی تھے
غیرت تمہاری رخصت ہے اسکو ہم پھر بلاؤ
اسلاف کا نمونہ اپنے آپکو پھر بناؤ
دور عروج کے یہ ہیں نمایاں
عریانیت ہے ہرسو عصمت دری ہے! ارزاں

Scanned by CamScanner

فرقہ پرستی و دہشت گردی کا ہر طرف ہے دھواں
یہاں امن واماں وسکوں کا ملتا نہیں نشاں

تیزی سے جارہی ہے پستی میں قوم ساری
تم کو نہیں ہے احساس ذمہ داری

تم خود سنبھل کے اٹھو دنیا کو پھر سمجھالو
کردار سے تم اپنے خالق کو پھر بناؤ

پیاسے جہاں کو دو تم امن واماں کا پانی
انصاف کی جہاں میں پھر کرو حکمرانی

محمد نسیم رحمانی
المتدرس "قسم الادب العربی" وقف دارالعلوم دیوبند

☆☆☆

”علماء ہند کی للکار“

الحمد للہ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد.

وقال اللّٰہ عزوجل لما تقولون ما لا تفعلون وفی موضع آخر انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء وقال علیہ السلام العلماء ورثۃ الانبیاء۔

ملت اسلامیہ کے شگفتہ پھولو ونو جوانان اسلام۔۔۔آج کی اس بابرکت محفل میں احقر جس موضوع پر لب کشائی کرنا چاہتا ہے پس وہ موضوع ایک جانب آہ و بکاء سے بھرپور، تو دوسری جانب علماء ہند کی للکار، اسی طرح ایک جانب سلف صالحین کی روحوں کی فریاد، تو دوسری جانب حضرت نانوتویؒ اور شیخ الہندؒ کے کارنامے، حتی کہ یہ موضوع اپنی ایک طرف شاملی کے میدان کی تاریخ دھرانے کے لئے مستعد تو دوسری طرف مالٹا کے جیل کی یاددھانی کے لئے قیام پذیر، گویا کہ یہ عنوان (علماء ہند کی للکار) آہ و بکاء کی صدائیں بلند کر رہا ہے اور اس دور کے علماء کی نیندوں کو ختم کرنے میں تن من دھن کی بازی لگاتے ہوئے کہتا ہے کہ

☆ کیا آپ کو غزوۂ بدر کا واقعہ معلوم نہیں

☆ کیا آپ کو قرآن کریم کی رہنمائی معلوم نہیں

☆ کیا آپ کو حضور اکرم کی سنت معلوم نہیں

☆ کیا آپ کو شاملی کے میدان کی تاریخ معلوم نہیں

☆ کیا آپ کو مالٹا کے جیل کا واقعہ معلوم نہیں

☆ کیا آپ کو حضرت مونگیریؒ کا مجاہدانہ عمل معلوم نہیں

☆ کیا آپ کو حضرت نانوتویؒ و اسمعیل شہیدؒ کے کارنامے معلوم نہیں

کہ ان اولیاء اللہ نے اسلام کی رسوائیوں کو قطعاً برداشت نہیں کیا اور ہندوستان کی سوپر پاور طاقت انگریزوں کا مقابلہ کیا اور قرآن وحدیث وعقل نقل کے ذریعہ ثابت کردیا کہ اگر تم نے مذہب اسلام پر انگشت نمائی کی تو تمہاری انگشت کی دھجیاں اڑ جائینگی۔

چنانچہ ان حضرات نے انگریزں کا جم کر مقابلہ کیا اور بفضلہ تعالیٰ باغیان اسلام کو ہندوستان سے باہر کیا۔

بہر حال ہمارے اکابر ؒ اس عمل سے یہ نصیحت کر گئے کہ اگر امت محمدیہ پہ کوئی آنچ آئے تو ان کا ڈٹ کر تعاقب کریں چنانچہ آج ہندوستان کے چپہ در چپہ، قریہ در قریہ، صوبہ در صوبہ، امت محمدیہ کی رسوائیاں ہو رہی ہیں اور طرح طرح کی اذیتیں دی جا رہی ہیں جن کی یاددہانی سے

Scanned by CamScanner

میری زبان وقلم قاصر وعاجز ہے، اتنے ہی پہ بس نہیں بلکہ جسکے ذریعہ اسلام پھیلا اور پھیلتا آرہا ہے سو اسکو باغیانِ اسلام ختم کرنے میں تن من دھن کی بازی لگا رہے ہیں یعنی کہ آج مدارس اسلامیہ کو ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور مسجدوں کو مسمار کرنے میں لوگ ہمہ وقت طرح طرح کی ناپاک سازشیں کرر ہے ہیں جسکا تعاقب کرنا ہر اس شخص پر لازم وضروری ہے جوکلمہ طیبہ لا الٰہ الاّ اللّٰہ محمد الرسول اللّٰہ کے پڑھنے والے ہیں اگر ہم نے ایسانہ کیاتو

☆حضرت نانوتویؒ کی روح۔

☆حضرت اسمٰعیلؒ شہید کی روح۔

☆حضرت امداد اللہؒ کی روح۔

☆حضرت شیخ الہندؒ کی روح۔

☆حضرت شیخ الاسلامؒ کی روح۔

☆حضرت مونگیریؒ کی روح۔

☆حضرت امیر شریعت رابعؒ کی روح۔

سسک سسک کر آہ آہ کی صدائیں بلند کرینگی اور کہیگی کہ اے ہماری روحانی اولاد، اے ہماری آنکھوں کے چراغ، تم نے کیا کھو دیا، تم نے کیا کر دیا کہ اسلام کی رسوائیوں کو کیسے برداشت کرلی؟ اٹھو اے فدایان

Scanned by CamScanner

رسالت اور یہ ثابت کردو کہ اسلام امن وسلامتی کی تعلیم دیتا ہے۔

☆اسلام صلہ رحمتی کی تعلیم دیتا ہے

☆اسلام حسن اخلاقی کی تعلیم دیتا ہے

اسلام دہشت گردی کو ختم کرتا ہے اور اسلام رحمت گردی کی تعلیم دیتا ہے

امت محمدیہ کے ہونہار فرزند!

کیا آپ نے حضور اکرم ﷺ کی سنت کو نہیں دیکھا کہ جب آپؐ غزوۂ بدر میں تشریف لے گئے تو صحابہ کرامؓ کی جماعت صرف ۳۱۳ عددوں پر منحصر تھی اور کفّار ومشرکین تقریباً ۱۰۰۰ سے زائد افراد پر مشتمل تھے نیز ان کے پاس جنگی آلات واسلحہ بکثرت موجود تھے لیکن صحابہ کرامؓ کے پاس ان کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھا مگر پھر بھی نصرت الٰہی پر یقین رکھتے ہوئے جنگ کے میدان میں کود پڑے پس اسلام کی فتح اور باغیان اسلام کی بری طرح رسوائیاں ہوئی اسی طرح انگریزوں کا بھی یہی حال تھا کہ وہ ہر ایک اعتبار سے ممتاز تھے مگر پھر بھی ہمارے علماء نے حق طلبی کے لئے نصرت الٰہی طلب کرتے ہوئے مقابلہ کیا تو یہ قوم گیدڑ کی طرح بھاگے، بہر حال باغیانِ اسلام کی اکثریت ہر ایک اعتبار رہی ہے۔

☆خواہ طاقت وقوّت کے اعتبار سے ہو۔

☆خواہ افراد کے اعتبار سے ہو۔

Scanned by CamScanner

☆ خواہ روپے پیسے کے اعتبار سے ہو۔

☆ خواہ جنگی اسباب کے اعتبار سے ہو۔

مگر ان تمام اسباب کے باوجود ہمارے اکابر نے ان دشمنان اسلام کے سامنے سر نہیں جھکایا۔

آج ہندوستان آہ و بکاء کے گھمسان تاریکیوں کے فضاؤں سے یہ آواز دے رہا ہے کہ آج جان ہماری روح ختم ہو رہی ہے، آج ہماری دشمنان اسلام کی نظر ہو رہی ہے، آج ہماری رسوائیاں ہو رہی ہے، آج ہماری طاقتوں کو ختم کیا جا رہا ہے۔

آج ہماری شرم وحیا کو نظر خاک کیا جا رہا ہے! پس اے ہمارے محسن، ہمارے مولیٰ، ہمارے آقا تو جلد خبر لے کیوں کہ آج ہمارا پرسان حال کوئی نہیں اور علماء ہند کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ آپ طارق ابن زیاد کا واقعہ دھرائیں چنانچہ اہل تاریخ وسیر نے لکھا ھیکہ راڈرک ایک لاکھ فوج مقابلے کے لئے اس شان سے لایا گویا وہ ساحل سمندر پر پکنک منانے آرہا ہے ڈھول باجے بج رہے تھے قہقے لگائے جارہے تھے قدم قدم پر مے کدے سجائے جارہے تھے راڈرک کے تخت کے کناروں پر سونے چاندی اور جواہرات ٹکے جارہے تھے راڈرک گلے میں جواہرات کے ہار سجا کر فوجیوں کے حوصلے بڑھا رہا تھا، امراء ومصاحبین رنگا رنگ

Scanned by CamScanner

مظاہرے دکھا رہے تھے، نمائشی تلواریں فضاؤں میں لہرائی جارہی تھیں، گھوڑوں کے نعل سونے چاندی سے سجائے جارہے تھے ہر امیر اور ہر نواب کے خیمے قرینے سے الگ الگ نصب کئے جارہے تھے اور سب کے سب اپنے اپنے خیموں میں طرح طرح کے مزے اڑا رہے تھے خیموں سے چھن چھن کی آواز کے ساتھ گیت گائی جارہی تھی دونوں فوجوں کو دیکھ کر ایسا نظر آرہا تھا کہ ایک اپنی دولت وثروت اور شان وشوکت کی نمائش کرنے آئی ہے اور دوسری یہ سمجھانے آئی ہے کہ جب کسی قوم کا معیار گر جاتا ہے تو اسکو نہ جواہرات بچا سکتے ہیں اور نہ سونے وچاندی کے ڈھیر۔

مادی اور روحانی اعتبار سے دونوں فوجوں کا حال اس طرح تھا کہ ایک طرف خیموں سے چھنا چھن کی آوازیں آرہی تو تھیں تو دوسری طرف نعرۂ تکبیر کی صدائیں بلند ہورہی تھیں ایک طرف جام سے جام ٹکرائے جارہے تھے تو دوسری طرف سجدوں میں پڑے ہوئے سر فتح نصرت کی دعائیں مانگ رہے تھے ایک طرف ساقی وساغر اور اہل محفل جھانک جھانک کرناچ ونخرے دیکھارہے تھے تو دوسری طرف رب حقیقی سے آسرا لگائے ہوئے چند درویش تپتی ہوئی مٹی پر سجدے لگا رہے تھے ایک طرف موتی وجواہرات ٹکی ہوئی تلواریں ہوامیں لہرائی جارہی تھیں تو دوسری طرف بے نیام زنگ آلود تلواریں ہوامیں لہرائیں جارہی تھیں تو دوسری طرف بے

نیام زنگ آلود تلواریں پتھروں پر رگڑ رگڑ کر تیز کی جارہی تھیں، ایک طرف چاندی ٹکے ہوئے نعل والے گھوڑے ہنہنا رہے تھے تو دوسری طرف کچھ خدامست ملنگ پاؤں میں چیتھڑے لئے جارہے تھے یہ منظر کئی دنوں تک تھا آخر وہ دن آیا جس میں تاریخ کی سب سے بڑی جنگ بحر محیط کے ساحل پر لڑی گئی۔

عزیزان قوم! جبل طارق پہونچ کر طارق بن زیاد نے ایک مبارک خواب دیکھا کہ آنحضور ﷺ مہاجرین وانصار کے ساتھ تشریف فرما ہیں صحابۂ کرامؓ تلواریں لٹکائے ہوئے ہیں اور کندھوں پر کمانیں چڑھائے ہوئے ہیں آنحضرت ﷺ طارق بن زیاد سے فرما رہے ہیں ۔۔۔طارق اسی شان سے قدم بڑھاتے چل اور مسلمانوں سے نرمی کے ساتھ پیش آیا کرو اور اپنے وعدہ کو پورا کیا کرو یہ کہہ کر آنحضرت ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ اندلس میں داخل ہوئے اور طارق اس مقدس جماعت کے پیچھے پیچھے آئے۔ جب وادی بلکہ دریائے گراڈلٹ کے کنارے دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہوا تو طارق ابن زیاد نے ایک پراثر تقریر فرمائیں اور کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اے مسلمانو!

میدان جنگ سے بھاگنے کی کوئی صورت نہیں تمہارے سامنے دشمن کا وسیع وعریض ملک اور بزدل فوج ہے اور پیچھے ٹھاٹھیں مارتا ہوا

Scanned by CamScanner

سمندر ہے خدا کی قسم صرف ثابت قدمی ہی میں تمہاری بھلائی ہے اگر ثابت قدم ہوگی تو تعداد کی کمی کی وجہ سے تم کو نقصان نہیں پہونچ سکتا اور سستی بزدلی کیساتھ کثیر افواج فائدہ نہیں پہنچا سکتیں، اے مسلمانو! میرے پیچھے رہو جب میں حملہ کروں گا تو تم جم کر حملہ کرو اور اس مغرور راڈرک کو غرور کا مزہ چکھادو اگر میں مارا جاؤں تو تم بزدل نہ بنو حوصلہ نہ ہارو اور آپس میں اختلاف نہ کرو، ورنہ ذلیل ہو جاؤ گے اے مسلمانو! ذلت کی زندگی پر راضی مت ہونا اللہ تعالیٰ نے جہاد اور محنت وشفقت اور جفاکشی کے اندر تمہارے لئے جو دنیا کی عزّت وشہادت اور آخرت کا ثواب رکھا ہے اسکی طرف آگے بڑھو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے، طارق بن زیاد کی لمبی تقریر یہ چند جملے میں نے نقل کئے ہیں جو ہر مسلمان نوجوان کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ آگے بڑھو اور کفر وشرک پر چڑھ کر بڑھے چلو کفّار نے مسلمانوں کی تاریخ بھی مٹا ڈالی ہے اور تاریخی ناموں کو بھی مٹا دیا ہے اتنے ہی پہ بس نہیں کیا بلکہ آر ایس ایس اور بجرنگ دل نے اسلام کے خلاف ایسی ایسی سازشیں کی ہیں کہ جس کے بیان کرنے لکھنے زبان کے اندر طاقت نہیں مل رہی ہے اور قلم اپنی جگہ پر ساکت ہے اور ہاتھ جواب دے رہا ہے۔

بہر حال طارق ابن زیاد کی تقریر کے بعد مجاہدین نے جوش خروش سے رات جاگ کر گزاردی اور صبح کا سپیدہ نمودار ہوتے ہی جنگ کا طبل

Scanned by CamScanner

بجاتا گیا یہ ۲۷ ر رمضان المبارک ۹۲ھ مطابق ۱۹ ر جولائی ۷۱۱ جو کل یادگار تاریخ تھی کیوں کہ جب جنگ کا آغاز ہوا تو مسلمان روزے سے تھے مگر ہر دو جانب سے شجاعت کے جوہر دکھائے گئے مگر جنگ کا فیصلہ نہ ہوا دونوں فوجوں نے مورچوں میں رات گزار دی اور صبح ہوتے ہی پھر دونوں فوجیں آپس میں بھڑ گئیں مگر آج بھی جنگ کا فیصلہ نہیں ہو سکا چنانچہ سات دن تک اس طرح گھمسان کی لڑائی جاری تھی جب آٹھواں دن طلوع ہوا تو طارق ابن زیاد نے اپنے مخصوص لڑاکو دستے کے ساتھ بجلی کی سی طرح راڈرک پر حملہ آور ہوئے اسکے محافظ دستے کو کاٹتے ہوئے طارق راڈرک کے تخت رواں تک پہونچ گئے اور بغیر کسی تاخیر کے راڈرک کے سینہ میں ایسا نیزہ مارا جو سینہ کے جواہرات کو ھباءً منثورا کرتا۔

ہوا پشت کی طرف جا نکلا' خوف کا فوارہ ابل پڑا، جس نے راڈرک کے ریشمی لبادے کو رنگین بنا دیا اسکی گردن لٹک گئی اور تاج سر سے نیچے آگرا،

اتنے ہی پہ بس نہیں بلکہ مجاہدین کی جماعت نے اس راڈرک کے تمام افواج کو گیدڑ کی موت مارا اور اعلاء کلمۃ اللہ کے ماننے والے تمام پر غالب آگئے پھر آگے مؤرخین نے لکھا ہیکہ راڈرک کا گھوڑا دریا کے کنارے پوری زیب و زینت کے ساتھ کھڑا تھا مگر دلدل میں پھنسا

ہوا تھا، وہیں پر راڈک کا ایک موزہ ملا جس پر سونا چڑھا ہوا تھا اور موتی ویاقوت ٹکے ہوئے تھے اب تاریخ کا دھارا بدل چکا تھا اور بارہ ہزار سرفروش مجاہدین نے ایک لاکھ کفار کو عبرتناک شکست دے دی تھی اب مسلمانوں کے گھوڑے کفار کی فوج کے امراء اور پادریوں کی لاشیں روند رہے تھے جواہرات کے ہار ٹوٹ کر بکھرے پڑے تھے اور کفار جو رسیاں مسلمانوں کو باندھنے کے لئے لیکر آتے تھے وہ اب خون میں سانپوں کی طرح بہہ رہی تھی اندازہ کیا گیا ہے کہ اس لڑائی میں کفار کے پچاس ہزار جنگجو مارے گئے تھے تیس ہزار قیدی بندھے ہوئے تھے اور باقی بھاگنے میں کامیاب ہوگئے تھے، اور مسلمانوں کے تین ہزار خوش قسمت جوان جام شہادت نوش کر کے درجات عالیہ پر فائز ہوئے۔ قارئین کرام! عرض یہ کرنا ہے کہ طارق بن زیاد اپنی بارہ ہزار افواج کے ساتھ ایک لاکھ افواج کا مقابلہ کرسکتا ہے تو کیا ہم اتنے کثیر تعداد میں رہ کر گھر میں چوڑیا توڑیں گے؟ ہرگز نہیں بلکہ اگر وقت آگیا تو جم کر مقابلہ کرتے ہوئے۔

☆ طارق ابن زیاد کی تاریخ دھرائیں گے

☆ شاملی کے میدان کی تاریخ دھرائیں گے

☆ چاندنی چوک کے شہداء کی تاریخ دھرائیں گے

مالٹا کے جیل کی تاریخ دھرائیں گے، لیکن افسوصد افسوس اس بات

Scanned by CamScanner

پر ہے کہ طارق ابن زیاد نے صرف ۱۲ ہزار فوج کو ایک لاکھ پر غال کر دیا
لیکن ہماری اتنی کثرت کے باوجود

☆ہماری بابری مسجد شہید کی گئی۔

☆ہماری نظروں کے سامنے قرآن جلایا گیا۔

☆ہماری نظروں کے سامنے ماں اور بہنوں کی عزت لوٹی گئی۔

☆ہماری نظروں کے سامنے معصوم بچوں کو نظر آتش کیا گیا۔

سامعین کرام! ہم اپنی ایسی نوجوان پر پانی پھیر دیں کیوں کہ جب باری تعالیٰ بروز قیامت سوال کریگا کہ ہم نے تمہیں طاقت دی لیکن تم نے بڑے بڑے خرافات وفسادات دیکھے مگر تم نیندں کی چھاؤں میں خراٹے لیتے رہے آخر ہم عنداللہ جواب کیا دیں گے بہر حال باری تعالیٰ سے اپنی کم عقلی اور گناہوں کی معافی مانگیں اور رب کائنات سے عزم مصمم کریں کہ اگر اسلام پر کوئی حرف آیا تو تن من دھن کی بازی لگائیں گے۔

تم خود سنبھل کے اٹھو دنیا کو پھر سمجھالو
کردار سے تم اپنے خالق کو پھر بناؤ

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا مدارس اسلامیہ دہشت گردی کا اڈا ہے؟

الحمد للہ الذی نزّل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیراً. وقال خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ.

امابعد

قارئین کرام۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان وکرم ہے کہ اس نے مجھے ایمان دار بنایا، اور مزید کرم یہ کیا کہ مجھ جیسے بے صلاحیت طالب علم کو آپ جیسے ذی علم کے سامنے لب کشائی کی توفیق عطاء فرمائی، بہرحال آج ایک ایسے موضوع پر روشنی ڈالوں گا جو ہندوستان کے اندر اظہر من الشمس ہے، یعنی کیا مدارس اسلامیہ دہشت گردی کا اڈا ہے، بہرصورت مدارس اسلامیہ صرف اہل ایمان ہی کے لئے مفید وفائدہ بخش نہیں بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی مفید ہیں اسی طریقے سے غیر مسلم ہی نہیں بلکہ تمام انسانوں کیلئے فائدہ مند ہے اسی طریقے سے تمام انسان ہی نہیں بلکہ جملہ مخلوقات کے لئے بھی مفید ہے،

لیکن آج صوبہ در صوبہ، ضلع در ضلع، قصبہ در قصبہ، قریہ در قریہ، یہ غلط خبریں منکشف ہیں کہ مدارس اسلامیہ دہشت گردی کا اڈاہ ہے حالانکہ

Scanned by CamScanner

یہ ہمیں

☆ اللہ اور اسکے رسولؐ کی تعلیم دیتے ہیں۔

☆ یہ ہمیں اتحاد و اتفاق کی تعلیم دیتے ہیں۔

☆ یہ ہمیں دہشت گردی سے اجتناب کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔

یہ ہمیں جملہ جاندار اشیاء کو فائدہ پہونچانے کی تعلیم دیتے ہیں، مگر ان تمام اوصاف حسنہ اور خصلت مبارکہ کے پائے جانے کے باوجود کس لب ولہجہ یا کس زبان، یا کس رنگ وروپ کی وجہ سے کہتے ہیں کہ مدارس اسلامیہ دہشت گردی کا اڈاہ ہے بلکہ یہ کہنا پڑیگا اور کہنا پڑتا ہے کہ مدارس اسلامیہ مسلم مؤمن ہی نہیں بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی مفید ہیں.

محترم حضرات، اب جو لوگ دوسرں کے چڑھاوے بڑھاوے، اور منافقت کی چال چل کر اور اپنی غلط فہمی میں مستغرق ہو کر یہ کہتے ہیں کہ مدارس اسلامیۃ دہشت گردی کا اڈا ہے سوان قائلین کی زبان بے وقعت اور لغو ہی نہیں بلکہ

☆ ان کا تصور باطل

☆ ان کا گمان باطل

☆ ان کا زعم باطل

☆ ان کے تفکرات باطل

Scanned by CamScanner

☆ان کی سوچ وفکر باطل

☆ان کا علم وعمل باطل

ان کا افہام وتفہیم باطل، اب ایسے ایسے لوگوں کے سلسلے میں یہی کہا جائیگا اور متفقہ فیصلہ دیا جائیگا کہ ان کو نسیان کا غلبہ ہو گیا ہے، دوسری بات یہ یاد رکھیں کہ جن لوگوں کا یہ دعویٰ ھیکہ مدارس اسلامیہ دہشت کا اڈا ہے سوان کا مقصد اصلی یہ ھیکہ کہ کس طرح مدارس اسلامیہ کو ختم کیا جائے تا کہ اہل ایمان اور جملہ انسانوں کے اندر تفرقہ بازی ہو اور ہمیں ان لوگوں کو گولیوں اور طوپوں کا نشانہ بنانے میں آسانی پیدا ہو جا اور دھیر دھیرے اسلام کو ختم کیا جائے لیکن کسی شاعر نے ایسے ہی لوگوں کے سلسلے میں کیا خوب کہا ہے

جب ظلم حد سے گذرتا ہے تو رب کو جلال آجاتا ہے

جب فرعون کہیں سر اٹھاتا ہے تو موسیٰ کوئی پیدا ہوتا ہے

کیوں کہ ابتداء زمانہ میں اسلام کی بیخ کنی کیلیئے سب سے پہلے یہود ونصاریٰ نے سر اٹھایا تو رب ذالجلال نے اپنے محبوب حضرت موسیٰؑ اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا اور اسکی دھجیاں اڑادی اسکے بعد ابولہب اور اسکے متبعین نے اسلام کی بنیاد ختم کرنے میں اپنی ناپاک قوّت وطاقت، کو مقدم کیا تو رب کریم نے تاجدار بطحیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو

Scanned by CamScanner

مبعوث فرمایا اوران کے ہر خیمے اڑادیئے گئے اسکے بعد ہندوستان کے اندر انگریزوں نے اسلام کے مرکز کو درھم برھم کرنے کی ناکام کوشش کی تو حضرت حق جل مجدہٗ نے علما ہند بالخصوص حضرت شیخ الہندؒ اور حضرت مدنیؒ اور مجاہد جنگ حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ کو پیدا فرمایا اور انکے دندان شکن جوابات دیئے اور انگریزوں کو ھباءً منثورا کیا۔

نوجوانان اسلام، اب میں تمام باشندگان ھند کو ایک تاریخ ذہن نشیں کراؤں گا خصوصًا ان لوگوں کو جنہوں نے یہ کہا کہ مدارس اسلامیہ دہشت گردی کا اڈا ہے، پس جس وقت ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت تھی اور تمام ہندوستانیوں کو غلامی کی زنجیر میں لپٹے ہوئے تھے اور یہ انگریز اہل ہند کے ساتھ طرح طرح کی زیادتی کرر ہا تھا۔ اسی طریقے سے ظلم وستم کا بازار گرم کیئے ہوا تھا اور باشندگان ہند کی عزّتوں پر کالا نقطہ لگا رہا تھا۔

اوراس طریقے سے انگشت نمائی پر اہل ہند کی انگلیوں کو ھباءً منثورا کیا جارہا تھا اسی طریقے سے لب کشائی پر ان کے لبوں کو خراشا جارہا تھا۔

تو ان تمام ظلم وزیادتی اور فتنہ وفساد کو مسمار کرنے کیلئے یہی مدارس اسلامیہ کے نوجوان نے ان ظالم قوموں سے جنگ کیا اور ہندوستان کو امن وسکوں کا گھوارہ بنایا، یہی مدارس اسلامیہ نے غلامی کی زنجیر سے نجات دلوایا۔

Scanned by CamScanner

یہی مدارس اسلامیہ نے انگشت نمائی کرنے کا حوصلہ دیا، یہی مدارس اسلامیہ نے لب کشائی کرنے کی ہمت دی۔

حتی کہ یہی مدارس اسلامیہ نے! اہل ہند خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم ان کی ماں بہن، بہو بیٹیوں کی عزتوں پر پردہ ڈلوایا اتنے ہی پہ بس نہیں بلکہ ہندوستان کو آزاد کرنے کیلئے اہل مدارس اسلامیہ نے اپنی جانی مالی قربانیاں پیش کیں، اور انگریزوں نے علماء ہند کے سروں کو گاجر اور مولی کی طرح کاٹا تھا اور دہلی کی جامع مسجد سے لیکر چاندنی چوک تک علماء کرام کا سر لٹکا ہوا تھا، اور خون کی نالیاں بہہ رہی تھیں، گوشت کے ٹکڑے بکھرے تھے، بالیں اڑا رہے تھے اور آنسوؤں کی بارش ہو رہی تھی، لیکن علماء ہند نے اپنی ہمت کو موڑا نہیں اور قدم مبارک کو آگے بڑھاتے رہے جب انگریزوں نے اس عزم مصمم کو دیکھا تو آخر کہنے لگا کہ اے وفد علما؟ آپ اس شرط کو قبول کرلیں کہ ہم انگریزوں سے جہاد نہیں کریں گے تو ہم انگریز آپ لوگوں کو رہائی ہی نہیں بلکہ عزت انعام واکرام سے نوازیں گے۔ لیکن علماء ہند نے قرآن وحدیث کے آئینے میں اسکے برعکس جواب دیا بالآخر نصرت الٰہی ہوئی اور ہندوستان پر ترنگا چھنڈا لہرنے لگا۔

نوجوانان امت! یہ واقعہ بہت طویل ہے، میں آج ان لوگوں کے غلط تصور وزعم کو ختم کرانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ

Scanned by CamScanner

مدارس اسلامیہ دہشت گردی کا اڈا ہے. بہر حال ان مدارس کا احسان اہل ہند پر کس قدر چھایا ہوا ہے کہ اگر کوئی ذی فہم لوگ تنہائی میں غور وفکر کرے اور صحیح دل سے سونچے تو یقیناً ان ذی فہم کو رونے کے علاوہ کچھ اور نظر نہیں آئیگا، مجھے یقین ہیکہ عقل مند، دانش ور، صاحب فہم، مالک عقل، انسان قطعًا اپنی زبان سے کسی بھی صورت میں اس بات کو نہیں نکال سکتا ھیکہ مدارس اسلامیہ دہشت گردی کا اڈا ہے، بلکہ وہ کھلم کھلا اور ڈنکے کی چوٹ یہ آواز نکالیں گے کہ رحمت گردی کا اڈا ہے۔

کیوں کہ اس کے ذریعہ ہمیں عزت وتوقیر اور آزادی ملی ہے، اور اسکے ذریعہ ہماری فلاح و بہبودی ہوتی ہے، اسکے ذریعہ ہمارا ہندوستان امن وسکون کا گھوارہ بنا ہے، اسکے ذریعہ ہماری ہمت اور حوصلہ میں اضافہ ہوا ہے۔

بہر حال مدارس اسلامیہ کا احسان کافی ہے جسکا مکمل شمار کرنا اور کرانا اس قلیل وقت میں مشکل ہے اور احقر الکنایۃا بلع من التصریح کے تحت اپنی باتوں کو ختم کرتا ہے۔ والحمد للّٰہ رب العلمین

☆☆☆

Scanned by CamScanner

کیا مسلمانوں کے لئے اتحاد ضروی نہیں؟

نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذبالله من شرور انفسنا ومن سئيات اعمالنا امّا بعد۔

قال الله عزوجل فاعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا قال رسول الله ﷺ اجمعوا على مكانه وفعله وقوله۔

محترم نوجوانان اسلام

آج ہندوستان کا عمل، رویہ، لب ولہجہ، ساعت در ساعت، بالکل قرآن وحدیث کے خلاف ہے عرض یہ کرنا ہے کہ دنیا کے اندر جو بھی انسان ہے ہر ایک کو اپنی شریعت، اپنی کتاب، اپنی قوم، اور اپنی عزّت وآبرو سے محبت ہوتی ہے اور ہر ایک کے اندر اتفاق واتحاد کا جذبہ مؤثر ہوتا ہے اگر کسی کے اندر نا اتفاقی کا شبہ بھی کیا گیا ہے تو یقین کیجئے کہ اس قوم، اس گروہ اس فرقہ کی ہلاکت اور ذلّت ورسوائی قریب ہے اور بعد التفرقہ معمولی سے معمولی شئی بھی ایسی قوم کو موت کے گھات اتار دیتی ہے! ہاں اگر ان کے اندر اتفاق واتحاد کا مادّہ اور شوق وذوق ہے تو یہ بات اپنی جگہ پر

برحق اور مسلّم ہے کہ ان کا دنیا کا کوئی گروہ یا کوئی فرقہ بال بیکا بھی نہیں کرسکتا اسکی مثال یوں لیجئے کہ چھوٹی سی چھوٹی مخلوق چیونٹی کی جماعت ہے اس کے اندر اسقدر اتحاد واتفاق کا جذبہ وحوصلہ مستحکم ھیکہ بڑے سے بڑے کیڑوں کو وہ اپنی بلوں کی طرف لے جاتی ہے اور اسکو اکل وشرب میں استعمال کر لیتی ہے۔

پس یہی مثال ہم لوگوں کی ہے جیسا کہ میں نے دوران خطبہ کلام اللہ شریف کی تلاوت کی فاعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا۔ کہ باری تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو حکم دیا کہ اے لوگو مضبوطی اور جان وجی لگا کر اللہ کی رسی کو پکڑ لو اور الگ تھلگ نہ رہو۔

نوجوانان اسلام؟ اس جگہ رب ذوالجلال نے امر کا صیغہ استعمال کیا ہے کہ تم لوگ مضبوطی کے ساتھ حضرت حق جل مجدہٗ کی رسی کو پکڑ لو اور متفرق نہ رہو، کیوں کہ ربّ کریم عالم الغیب ہیں ان کو معلوم ھیکہ اگر کوئی گروہ متفرق وفدوں پر مشتمل ہوگا تو دوسرے فرقہ باطلہ کا وہ غلام بن جائے گا اور وہ ان کو گولیوں کا نشانہ بنائے گا ٹھیک یہی بات آج اہلِ ہند کے ساتھ درپیش ہے اس لئے اے ہندوستان کے مسلمانوں؟ آپ ایک پلیٹ فارم پر قدم رکھیں، آپ ایک ڈائز پر ہاتھ کو جمائیں، آپ ایک آواز اٹھائیں، آپ یکجا جمع ہو کر ایک عمل کریں تو یقین کیجئے کہ آپ ہی کی

Scanned by CamScanner

کامیابی وکامرانی ہوگی۔لیکن اگر آپ نے تفرقہ بازی کی تو

☆ گویا کہ آپ نے قرآن کو ٹھکرایا!۔

☆ حدیث کو بھلایا۔

☆ اور اقوال تابعین تبع وتابعین کو نسیا منسیا کیا۔

☆ اور ائمہ مجتہدین کے تفکرات کو ھباءً منشورا کیا۔

اور ستم بالائے ستم یہ کہ حضرت حق جل مجدہٗ نے امر کا صیغہ استعمال کیا ہے کہ اے لوگو! تم آپس میں متفرق گروہ کے اندر مت تقسیم ہو، اور ایک قاعدہ اظھر من الشمس ہے کہ تارک امر قابل عقاب ہوتا ہے لہٰذا گر آپ حضرات نے اتحاد واتفاق کا دامن توڑا اور آیۃ اللہ کی تاکید نہ جانا تو مستحق عقاب ہی نہیں بلکہ آپ غیروں کا لقمہ بنیں گے، آپ غلاموں کی زنجیروں میں لپٹے جائیں گے، آپ کے بچے ان کے غلام بنیں گے حتی کہ آنے والی نسلیں ان کے سامنے خوف کے مارے سر جھکائے پھریں گی جیسا کہ حال ہی کا واقعہ ھیکہ کانپور کے اندر مسلم اور مسلمہ کے ساتھ ان غیروں نے بہت بے حرمتی کی ہے لہٰذا اگر آپ نے اپنی نیند کو نہ توڑا تو یقیناً آپ کی عزتوں کو سلب کی جائینگی آپ کے اہل وعیال کی عزّتوں کو سلب کی جائینگی آپکی شریعتوں کی عزّت سلب کی جائینگی، بالآخر اہل ایمان کو سڑکوں پر لٹا کر باپ کو بیٹوں کے سامنے اور بیٹوں کو باپ کے سامنے قتل کیا جائیگا

Scanned by CamScanner

جیسا کہ ہندوستان کے بعض صوبوں اور ضلعوں کے اندر یہ واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ کہ آج فلاں مسلم بھائی کو گولیوں سے بھون دیا گیا، آج فلاں فلاں جگہ کی مسجدوں کو توڑ دیا گیا، آج فلاں جگہ مسلمانوں کے ساتھ بے حرمتی کی گئی۔

نوجوانان گرامی! اب بھی وقت باقی ہے کہ ہم اور آپ حضرات ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں خواہ دیو بندی ہوں، یا بریلوی، اہل حدیث ہو یا منکرین حدیث، مقلدین ہوں، یا غیر مقلدین کیوں کہ جہاں کہیں بھی کلمۂ طیبہ کی توہین کی گئی تو گویا کہ تمام اہل ایمان کی توہین کی گئی، اسی طریقے سے جہاں کہیں بھی مسجدوں کو منہدم کی گئیں تو گویا کہ تمام اہل ایمان کی توہین کی گئی کہ تمام اہل ایمان کی عزّتوں کو پامال کیا گیا۔

اسی طرح جہاں کہیں بھی قرآن وحدیث کی اہانت کی گئی تو گویا کہ تمام اہل ایمان کے سروں کو ھبا منثور کر دیا گیا، لہٰذا ہم تمام اہل ایمان کیلئے لازم وضروری ھیکہ اس معاملے میں متحد ہو کر فیصلہ کریں کہ مکمل طور پر اپنا حق اور اپنی عزّت کو بچا کر دم لیں گے۔

نیز اس متحدانہ معاملے میں چاہیئے کہ عصبیت پر بالکل دھیان نہ دیں بلکہ قرآن وحدیث کے آئینے میں فیصلہ کریں کہ ہم کس طرح متحد رہ سکتے ہیں، اور کچھ لوگوں کے دلوں میں یہ خوف رہتا ہے کہ ہم طاقت میں کم

Scanned by CamScanner

ہیں کس طرح احتجاج کریں گے تو آپ کو ماضی کی تاریخ یاد ہوگی کہ ہندوستان انگریزوں کے قبضے میں تھا اور انگریز اہل ہند پر کافی ظلم وزیادتی کا معاملہ کررہا تھا چنانچہ اگر اہل ہند اسکے خلاف لب کشائی کرتے تو ان کے لبوں کو تراش لیا جاتا تھا، لیکن اتنی پریشانیوں کے باوجود علماء ہند نے اتحاد واتفاق کی ایک آواز، ایک پلیٹ فارم، ایک دسترخوان، ایک مرکز، اور ایک عمل کے ساتھ انگریزوں کے خلاف اپنے اپنے لبوں کو کھولا اور اپنی اپنی انگشتوں کو منتشر کیا اور قرآن وحدیث کے مطابق اعلان کردیا کہ ہم غلامیوں کی زنجیر میں ہرگز نہیں رہ سکتے، بہرحال عرض یہ کرنا ہیکہ انگریز اتنی بڑی طاقتور قوم تھی پھر بھی ان کے ساتھ ایسا معاملہ کیا گیا حالانکہ اس وقت بھی انگریزوں کی اکثریت تھی اور اہل ایمان کی کافی اقلیت تھی اسکے باوجود ہندوستان سے گیدڑ کی طرح بھگایا محض اتحاد واتفاق کی بنیاد پر لہٰذا اگر آج بھی ہمارے اندر اتحاد واتفاق ہو تو یقیناً ماضی ہی کی طرح ہم آج بھی کامیاب ہوسکتے ہیں۔

نوجوانان امت محمدیہ!

اہل ہند سے عرض یہ ھیکہ آپ اتحاد واتفاق پیدا کریں اور عصبیت پر ہرگز دھیان نہ دیں اور جملہ حضرات یکجا جمع ہوکر مستقبل کے سلسلے میں سونچیں اور شیخ الاسلام ؒجیسی مجاہدانہ شان پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور

Scanned by CamScanner

کسی اہل باطل کے سامنے جھک کر بات ہرگز نہ کریں کیوں کہ یہ نہ شفیع امت نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے اور نہ صحابۂ کرامؓ وتابعینؒ کی اور نہ ائمہ مجتہدین کی بلکہ ہماری شان ہو تو شیخ الہندؒ جیسی ہماری گفتگو ہو تو علامہ کشمیریؒ جیسی چال ڈھال ہو تو شیخ تھانویؒ جیسی اور ہمارا عمل ہو شیخ مونگیریؒ اور شیخ رحمانیؒ جیسا مختصر بات یہ ھیکہ آپ قرآن و حدیث، اجماع وقیاس، اور رسول اکرمؐ، اور صحابہ کرام، اور تبع تابعین، اور اسلاف واکابر کے قول وفعل پر عمل کریں اور ان حضرات کے اقوال وافعال میں سے ایک اہم جز اتحاد واتفاق ہے لہٰذا اگر ہم اور آپ تمام حضرات نے اتحاد واتفاق قائم رکھا تو یقین کیجئے کہ ہر جگہ سربلند رہیں گے اور اگر معاملہ برعکس ٹھہرا تو ہم اور آپ حضرات کو ہر ہر قدم پر ذلت ورسوائی کا ہاتھ ملنا پڑیگا۔ لہٰذا ہم تمام حضرات عہد کریں کہ انشاء اللہ اتفاق واتحاد کی زندگی گذاریں گے۔

اب میں اپنی باتوں کو ختم کرتا ہوں

وما علینا الا البلاغ

☆☆☆

Scanned by CamScanner

مساجد عبادتوں کے مراکز ہیں

الحمد کفیٰ وسلامٌ علی عباده اللذین اصطفیٰ اما بعدقال اللّٰہ تعالیٰ ومن حیث خرجت قول وجهک شطر المسجد الحرام و انّه للحق من رّبّک.

امّت محمدیہ کہ دعوے دارو!

اس وقت پورے عالم میں سنگین مسائل کی وجہ سے اس اضطراب کی لہر دوڑی ہوئی ہے اور حد درجہ جانی و مالی نقصانات، تلخ تجربوں اور مسلم امّت کے دشمن کے صریح غلطیوں کے باوجود ہمیں من حیث القوم وہ عزت وموعظمت حاصل نہیں ہوئی جو جارح، جنگجو، توسیع پسند اور غاصب قوتوں کی مزاحمت کیلئے مؤثر ثابت ہوسکتی۔ مضبوط اتحاد واخوت ومودت ملی یک جہتی کے فقدان نے ہمیں مادی سائل کی فروانی سے بھی خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کا موقع نہیں دیا۔ ہمارا سرچشمۂ علم وحکمت اور ذریعۂ رہنمائی قرآن کریم ہے ہمارا مرکز عبادت مسجد ہے جو خانۂ خدا ہے ہمیں فیض روحانی، دینی مکاتب سے اور روحانی ادراک، تکبیر واذان سے ملی ہے پھر یہ کیسی مخالفت ہے؟ جو ہمیں کتاب وسنت کی درس گاہوں سے اور علماء حق

کی قیادت اور قربت سے ہر لمحہ دور لے جارہی ہے، دینی شعائر اور اخلاقی تعلیمات سے ہمیں اغماض برتنے کا مشورہ دیا جارہا ہے۔ ترقی معکوس کو جدید دور کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ اور روشن خیال قرار دیا جارہا ہے اساتذہ اور شاگردوں میں والدین اور اولاد میں بزرگوں اور نوجوانوں میں، حسب مراتب ادب واحترام کی جو وضع داری اور رویت برسہا برس سے قائم ہے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اغیار کی فتنہ انگیزی آداب معاشرت کی ان شائستہ نشانیوں رشتوں کے تقدس کو بھی پارہ پارہ کردے گی۔

میرے ہم نشیں بھائیو؟

دین فطرت اسلام میں عبادت گاہ اور دینی درسگاہ کا تصور دیگر ادیان و مذاہب سے بالکل مختلف ہیں۔ جہاں صرف کتابوں کے اسباق نہیں دہرائے جاتے بلکہ اللہ رب العالمین کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور رشد و ہدایت کے مطابق جینے کا سلیقہ سکھایا جاتا ہے احترام آدمیت امیر وغریب کی درجہ بندی سے ماوراء تمام قسموں سے بالاتر رہنے کی فکری تربیت دی جاتی ہے، اپنے معبود حقیقی کا یہ اطاعت گزار بندہ کتاب وسنت کا ہدایت یافتہ ہونے کے بعد تضادات اور مصائب ومسائل کے ہجوم سے گھری دنیا میں مایوس اور گمراہ نہیں رہتا بلکہ ایک فرد یا اکائی کے بجائے

Scanned by CamScanner

ایک مکمل ادارہ بن کے صراط مستقیم پر گامزن ہو جاتا ہے۔

یہی وہ فلاح انسانیت اور روحانی آسودگی کا وہ تناظر ہے جن مسلمانوں کی مساجد اور دینی تعلیم وتربیت دینے والے چھوٹے بڑے مدارس کو موزون اہمیت دی جانی چاہئے جنہوں نے دنیا کے درجنوں ممالک میں اب تک قرآن کریم کے لاکھوں حفاظ، قراء خطباء مدرسین علماء حق اور مذہبی اسکالر پیدا کئے ہیں جن کی بدولت نہ صرف ہماری مسجدیں آباد ہیں بلکہ صف بہ صف نمازیوں کی بڑھی ہوئی تعداد وتبلیغ اسلام مسلمانوں کے درمیان اخوت ومساوات اوراجتماعی شعور کی واضح علامت نظر آرہی ہے۔

درحقیقت مساجد شعائر اسلام میں سے ہیں، خانۂ خدا ہیں، کائنات کے خالق ومالک اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی عبادت گزاری کے مقدس مراکز ہیں قرآن کریم اور احادیث نبوی ﷺ میں متعدد مرتبہ مسجدوں کی فضیلت اوران کے شرف ومرتبہ کو مختلف مثالوں کے ذریعہ بیان فرمایا گیا ہے۔ بہرحال ہر مسلمان کو آگاہ ہونا چاہئے کہ عبادت گاہ کا اسلامی تصور کیا ہے؟ اور کچھ لوگوں کے بارے میں علامہ اقبالؒ نے یہ بھی کہا تھا۔

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
دل اپنا پرانا پاپی تھا برسوں میں نمازی بن نہ سکا

خواہ فرض نماز میں ہو یا سنت میں نوافل کی رکعات یا جماعت نماز کی ادائیگی کیلئے مسجدوں میں جانے کی عادت، پابندی وقت کا اہتمام، اور مؤذن کی صدائے اذان پر عملاً متوجہ ہو جانا توفیق الٰہی سے پابند صوم وصلوٰۃ بننے والے اس آسودگی قلب کا اندازہ لگا سکتے ہیں جن کو یہ راحت میسر ہے۔ یہی وہ راستہ ہے جو دین ودنیا کی فلاح کی طرف لے جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مسجد کی فضیلت خود شاہد عدل ہے قرآن کریم کی سورت سورۂ توبہ میں ارشاد باری ہے (جسکا ترجمہ یوں ہے) ہاں اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائیں اور نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور بجز اللہ کے کسی سے نہ ڈریں۔

اس آیتِ کریمہ میں مساجد کو آباد کرنے اور ان کی دیکھ بھال اور حفاظت کرنے کی تاکید صراحت سے ملتی ہے مفسرین حضرات نے اس ضمن میں علامہ قرطبیؒ کی تشریح سے استفادہ کرتے ہوئے لکھا ہے ''آیت کریمہ اس امر پر دال ھیکہ مساجد کی تعمیر کرنے والوں کے ایمان کی شہادت صحیح اور درست ہے اسکے بعض سلف کا قول ہے، جب تم دیکھو کہ کوئی شخص مسجد کی آبادکاری میں کوشاں ہیں تو اسکے ساتھ حسن ظن رکھو'' (بحوالہ تفسیر الجامع مع الاحکام القرآن جلد ۸ ص ۹) اس سے بھی آگے سورۃ النور

میں اللہ تعالیٰ نے ان گھروں کو بلند مرتبہ رکھنے اور ان کی تعظیم و تطہیر کا حکم دیا ہے چونکہ یہاں سے تو روح کو بالیدگی نگاہ کو ٹھنڈک، اور ضمیر کو روشنی ملتی ہے۔ آباد رکھنے کے مفہوم میں بلاشبہ ادائیگی نماز، ذکر الٰہی، تسبیح و تلاوت گویا عبادت خداوندی کی ساری شکلیں مضمر ہیں۔

میرے محترم دینی بھائیو؟ مسلم شریف میں ایک حدیث نبوی ﷺ کے الفاظ پر بطور خاص غور کیجئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب مقامات میں پسندیدہ جگہ اللہ کے نزدیک مساجد ہیں اور مبغوض ترین مقامات اللہ کے نزدیک بازار ہیں، حضرت عثمان غنیؓ نے ارشاد فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص اللہ کی رضا جوئی کے لئے مسجد بناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت میں اسکے مثل گھر بنائیگا (بخاری شریف) لیکن گھر بنانے سے مراد یہ ھیکہ صرف گھر بنا کر اصطبل کی طرح چھوڑ نہ دے بلکہ اسکو آباد کرنے کی کوشش کرے کیوں کہ اگر آپ نے مسجد بنادی لیکن نہ بانی مسجد نماز پڑھتے ہیں نہ گاؤں والے بلکہ مسجد ویران پڑی ہے تو اس صورت میں ثواب کے بجائے گناہ ہی نہیں بلکہ رب کریم کا عذاب بھی آسکتا ہے۔

بزرگو! سورۂ جن آیت نمبر ۱۹ کا مفہوم مفسرین نے یوں لکھا ہے کہ عبادت گاہوں میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو کسی اور سے

Scanned by CamScanner

دعا نہ مانگو کسی اور کو مدد کے لئے نہ پکارو (القرآن) یعنی مسجد ہی نہیں بلکہ جہاں بھی عبادت کرو تو اللہ کے لئے اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ کیوں کہ شرک کی بخشش کسی بھی صورت میں نہیں ہو سکتی، ان باتوں کے بعد میں عرض یہ کروں گا کہ مساجد کے اندر نہ غیبت ہوتی ہے، نہ چغل خوری، نہ گالی گلوج، نہ برائی بلکہ اس پاک اور محترم جگہوں پر اللہ اور اسکے رسول کا ذکر اور اتفاق، اتحاد، الفت ومحبت کا تذکرہ ہوتا ہے اور ایسی ایسی جگہوں پر آنے کے بعد تمام پریشانیاں کالعدم ہو جاتی ہیں اور دل ٹھنڈا ہوتا ہے۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود ہماری مساجد کو منہدم کرنے کی ناپاک سازش ہو رہی ہے اور لاکھوں مساجد ختم کر دیئے گئے ہیں۔ جو نا قابل برداشت عمل ہے، اور ایسی ایسی خبریں سننے کے بعد ہر کس و ناکس خواہ امیر ہو یا غیر نوجوان ہو یا معمر بچہ ہو یا صاحب فراش کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور تعاقب کے درپے رہتے ہیں۔ لیکن ہم کیا تعاقب کر سکتے بلکہ ہم سے اچھی خبر لینے والا باری تعالیٰ کی ذات ہے وہ خبر لیں گے اور لے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام امت مسلمہ کی نیز دین اسلام کی حفاظت فرمائے۔ آمین

والحمد للہ رب العلمین

Scanned by CamScanner

قرآن کریم کے نسخے کیوں جلائے گئے؟

نحمدهٗ ونستعينهٗ ونستغفرهٗ ونومن بهٖ ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سئيات اعمالنا ومن يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له اما بعد

قال الله تعالىٰ فى القرآن الحكيم قتل عليكم القتال وهو كره لكم عن انسؓ قال قال رسول الله ﷺ لغدوةٌ فى سبيل الله او روحةٌ خير من الدنيا وما فيها (متفق عليه)

امت محمدیہ کے دعوے دارو!

حضرت حق جل مجدہٗ کا بہت بڑا احسان وکرم ھیکہ ہمیں انسان بنایا اور مزید کرم یہ کیا کہ امت محمدیہ میں شامل فرمایا، ایک عظیم تحفہ قرآن کریم سے نوازا اور اس کتاب کو ہمارے لئے ذریعہ نجات بنایا، اور یہ ایسا تحفہ ھیکہ ہم سے پہلے کسی قوم، کسی گروہ کسی فرقہ، کسی نبی کسی رسول کو نہیں دیا گیا لیکن خداوند قدوس نے نبی برحق رسول زماں شفیع امت ہادی عالم کے ذریعہ یہ انعام ہم تک مبعوث کیا۔اور اس نوازش کی اہمیت، حقیقت، عظمت، فضیلت اسقدر ہیکہ اسکو بیان کرنے سے میری زبان،

Scanned by CamScanner

عقل، فہم، قلم تمام چیزیں عاجز ہیں اور خود قرآن کریم نے کئی جگہوں پر اپنی حقیقت کو منکشف کیا ہے اور کچھ کفّار و مشرکین سے چلنج بھی کیا ہے۔

بہر حال میں نے ابھی ابھی دوران خطبہ کلام اللہ شریف کی تلاوت کی قتل علیکم القتال وھو کرۃ لکم اور اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن کثیر نے بیان کیا ھیکہ دشمنان اسلام سے دین کے بچاؤ کیلئے جہاد کی فرضیت کا حکم ہو رہا ہے۔

☆ اگر آپ کی شریعت پر حرف آئے تو جہاد کریں۔

☆ اگر آپ کے دین پر نقطہ آئے تو جہاد کریں۔

☆ اگر آپ پر ظلم و زیادتی ہو تو جہاد کریں۔

اگر آپ کے قرآن کے ساتھ بے حرمتی ہو تو قتال و جہاد کے جھنڈے کو بلند کریں، لہٰذا آج یہی معاملہ ہو رہا ھیکہ ہماری شریعت، ہمارے مذہب، ہمارے قرآن، کا مذاق اڑایا جا رہا ہے اور صوبہ صوبہ، ضلع ضلع، قریہ قریہ، یہ بحث و مباحثہ ہو رہا ہے کہ اس کے مذہب کو کسی طرح برباد کریں انکی شریعت کو کس طرح ملیا میٹ کریں، لہٰذا جملہ حضرات کیلئے لازم ضروری ھیکہ اسکے دفاع کیلئے اپنے فہم، عقل، اور جانی مالی قربانیاں پیش کریں اور ہم اہلِ ایمان کیلئے بہت ہی کم ظرفی کی باتیں ہیں کہ کچھ ایام قبل دہلی کے اندر ہمارے قرآن کے بعض نسخے کو غیروں نے اپنے ناپاک

Scanned by CamScanner

ہاتھوں سے جلایا اے لوگو! جان لو کہ آج اس عظیم حادثے کے باوجود کچھ حرکتیں نہ کیں تو مستقبل میں تمہاری عزّتوں کو جلائی جائیگی، تمہاری اولادوں کو جلائی جائیگی، تمہاری نسلیں جلائی جائیں گی۔

تمہاری دولت وثروت جلائی جائیگی، آخرکار آپ کو گولیوں کا نشانہ بنا جائیگا۔

نوجوانان اسلام؟ بڑے افسوس کی بات ہے کہ کچھ ہی دن قبل کلام الٰہی کو جلایا گیا، میں پوچھتا ہوں کہ کیا دھلی کے اندر نوجوانان اسلام نہ تھے، کیا ولی کامل نہ تھے، کیا داعی اسلام نہ تھے، کیا بزرگان دین نہ تھے، کیا مرد مجاہد نہ تھے کہ ان کی موجودگی میں قرآن کو جلایا گیا، اور انکی بے حرمتی کی گئی ایسے ہی نوجوانوں کے سلسلے میں حضورؐ انور کا ارشاد ہے تربت یداک کہ

تیرا ناک خاک آلود ہو تیری ماں مرے

محترم ________؟ آپ اپنے

☆ جسم پر تلوار چلا لیتے تو بہتر تھا۔

☆ آپ اپنے جسم کو خاک میں ملا لیتے تو بہتر تھا۔

☆ آپ اپنے جسم کو تپتی ہوئی آگ میں ڈالوا لیتے تو بہتر تھا۔

آپ اپنے جسم کو توپوں اور پستولوں کا نشانہ بنوا لیتے تو بہتر تھا۔

کیوں کہ سب سے افضل اور حامل عظمت اور قابل حمد وستائش وہ جسم ہیں

Scanned by CamScanner

جو رب ذالجلال کی کلمات کی حفاظت میں تہ تیغ ہو جائیں، لیکن ہم نے اپنے جسم کی حفاظت کی اور قرآن کے احکامات کو بھلا دیا ہو یہ بہت ہی افسوس کا مقام ہے کیا آپ نے فرمان باری نہیں پڑھی کہ خداوند قدوس نے تمام اہل ایمان والوں کو خواہ دیو بندی ہو یا بریلوی، خواہ اہل حدیث سب ہو یا منکرین حدیث تمام ہی کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

☆قتل عليكم القتال.

☆قاتلوا فی سبیل للّٰہ .

☆وجاھدو فی سبیل اللّٰہ.

ستم بالائے ستم یہ کہ آج اگر ہم سر اٹھاتے ہیں اور مستقبل کی کامیابی کیلئے کچھ سوچ وفکر کرتے ہیں تو ہمارے ہی گھر کے آدمی پیچھے غلط تفتیش اور جاسوسی میں مستغرق رہتے ہیں سو اسکے لئے لازم وضروری ہیکہ ہم تمام اہل ایمان متفق ہو کر بآواز بلند نعرہ وصدائے صالح، کو بلند کریں کہ یہ منافق کی علامت ہے، یہ دشمنان اسلام کی بغاوت ہے، یہ کفار ومشرکین کی شرارت ہے اور قرآن کے دشمنوں عداوت ہے،۔

نوجوانان اہل ایمان؟ اس جہاد کے سلسلے میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الغدوة فی سبیل للّٰہ اوروحة خیر من الدنیا ومافیھا ۔کہ اگر ہماری امت میں سے کوئی شخص صبح یا شام اللہ کے راستے

میں دین، قرآن شریعت، اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے نکلے وہ شخص دنیا و مافیہا
سے بہتر، تمام سے افضل، خواہ ولی کامل ہو، یا شیخ طریقت پیرومرشد ہو، یا
مفکر کیوں کہ یہ حضرات صرف ذکر الٰہی میں مصروف رہتے ہیں لیکن
مجاہدین اسلام جانی مالی قربانیاں پیش کرتے ہیں اور اپنی بیوی اپنے
والدین حتی کہ تمام اہل وعیال ورشتہ دار کی محبت کو چھوڑ کر اللہ کے راستے
میں اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے نکل جاتے ہیں اور چار چار ماہ اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے
بڑی بڑی مصیبتوں اور مشقتوں کا سامنا کرتے ہیں، دشمنان اسلام کو
دندان شکن جواب دیتے ہیں، باغی اسلام کو راہ راست پہ لاتے ہیں، اسی
طرح مجاہدین اسلام کے سلسلے میں حضرت حق جل مجد نے ارشاد فرمایا
یایھا الذین آمنوا لا یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات بل احیاء ۔ کہ
جب ہمارے محبوبین، میرے راستے میں شہید ہوجائیں تو اسے مردے نہ
کہو بلکہ وہ زندہ ہیں احیاء سے مراد صاحب جلالینؒ نے ارواح لیا ہے کہ
ان کی روحوں کے اردگرد تعظیم وتوقیر کے غرض سے ملائکہ وحورعین چھائی
ہوئی رہتی ہیں اور ان کے خونوں کے ایک ایک قطرے کو ملائکہ بوسہ دیتے
ہیں اور یہ خونیں عنداللہ کافی مقبول ہوتا ہیں اور اس خون کے ذریعہ سے
تمام گناہ مثل پانی دھویا جاتا ہے اور حورعین ایسے حضرات کی ساتھ شدت
سے منتظر رہتی ہیں، بہرحال مجاہدین اور محافظ کلام الٰہی محافظ شریعت کی

Scanned by CamScanner

فضیلت کلام پاک میں بکثرت آئی ہیں کیوں کہ اس کام کے لئے حضورؐ نے میدان جہاد میں تیر اندازی فرمائی، صحابہ کرام نے جہاد اور مزید اس میدان میں مقیم رہنے کی تمناؤں کا اظہار کیا۔

میرے دوستو! خلاصہ کلام یہ ھیکہ یہ عمل یہ تصور یہ گمان قرآن وحدیث واقوال صحابہؓ وتبع تابعین سے ثابت ہے کہ اگر ہمارے خلاف کوئی حربہ اختیار کیا جا رہا ہے تو ہم بھی تدبیر کریں اور اسلام کا جھنڈا بلند رکھنے کیلئے راہ خدا میں جان دینے کی باری آئے تو جان دینے کے لئے تیار رہیں اور شہید ہو جائیں کہ

جان دی، ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

وما علینا الا البلاغ

☆☆☆

Scanned by CamScanner

الجہاد فی الاسلام

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین وعلی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین اما بعد قال اللّٰہ تعالیٰ وجاھدوا فی سبیل لعلکم تفلحون۔

برادران اسلام؟ آج ہماری اور آپ کی کیفیت وحالت کیسی ہے اور کس درجے کی ہے وہ بیننا وبینکم کالشمس علی نصف النہار ہے، اور ہمارے مخالفین ہماری نسلوں، ہماری شریعتوں، ہماری مسجدوں کو ھباءً منثورا کرنے کی کافی ناکام کوشش کررہے ہیں لیکن حق کا جھنڈا اعلیٰ رھیگا اسکا بول بالا رھیگا۔ اور باطل فرقوں کا منھ کالا رھیگا اور ہماری شریعتیں ومسجدیں کما حقہ باقی رہینگی، لیکن ہم تمام حضرات کیلئے کچھ شرائط ہیں، ہمارے اندر مجاہدہ کرنے کی ہمت ہو، ہمارے اندر مجاہدہ کرنے کی جرأت وطاقت ہو، ہمارے اندر مجاہدہ کرنے کا حوصلہ ہو، ہمارے اندر اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جانی مالی قربانیاں کرنے کا عزم واستقلال ہو۔

ہمارے اندر بغض پرستی نہ ہو اور اتحاد واتفاق کا جذبہ ہو، جب یہ تمام شرائط ہمارے اندر مستحکم ہونگی تو یقیناً کامیابی وکامرانی عنداللہ وعندالناس ملیں گی نیز یہ باتیں، یہ جذبات، یہ حوصلہ، یہ جرأت اگر ہمارے اندر

Scanned by CamScanner

پیوست ہو گئیں تو یقین کیجئے کہ دنیا کا کونہ کونہ، گوشہ گوشہ، چپہ چپہ، اللہ سے ڈریگا مزید اہم اور آپ دنیا و آخرت کے اندر

☆ مثل فاروق اعظمؓ رہیں گے۔

☆ مثل صدیق اکبرؓ رہیں گے۔

☆ مثل معاویہؓ رہیں گے۔

☆ مثل عثمان غنیؓ رہیں گے۔

☆ مثل علیؓ رہیں گے۔

☆ مثل حضرت حمزہؓ رہیں گے۔

یعنی جسطرح ابتدائے اسلام میں حضرات صحابہ کرامؓ کا رعب ودبدبہ تمام لوگوں پر چھایا تھا اور جہاد میں جانے والے کی کثرت اس قدر ہوا کرتی تھی کہ خشیت الٰہی کی بنیاد پر اللہ اور اسکے رسول کی آواز گونجتی تھی، اور رسالت کے نعرے لگ رہے تھے، اور قرأت قرآن تمام فضاؤں میں سما رہی تھی اور صحابۂ کرامؓ گھر گھر جا کر اس صوت اطہر کو منکشف کر رہے تھے اور عدم قبولیت اسلام پر اسکی مذمتیں کی جاتی تھیں۔

نوجوانان محترم؟ آج تو ہمارا حال، ہمارا قول، ہمارا فعل، ہمارا عزم، ہمارا تصور، ہمارا رجحان، بالکل صحابۂ کرامؓ اور قرآن وحدیث کے برعکس ہیں ہماری نظروں کے سامنے

Scanned by CamScanner

☆ ہماری بابری مسجد توڑی گئی۔

☆ ہماری نظروں کے سامنے قرآن کے خلاف ناپاک سازشیں کی گئیں۔

☆ ہماری نظروں کے سامنے بابری مسجد کی جگہ بت نصب کیا گیا۔

اور کہیں اس سے بھی زیادہ ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے جارہے ہیں! آہ کاش کہ صحابۂ کرامؓ کا دور ہوتا .... مسلمانوں؟ کیا آپکا بدن متحرک نہیں، کیا آپکے اعضاء وجوارح میں گدگدی نہیں، کیا آپ کے خون کے اندر جوش نہیں، کہ آپکی طاقت اور جسم وجثہ کی موجودگی میں بابری مسجد چھین لی گئی۔

اسلام کے دعوے دارو! خدائے پاک کی قسم! کہ بروز قیامت خداوند قدوس تمام ہندوستانیوں سے پوچھیں گے کہ تم نے مسجد کی حفاظت نہیں کی، تم نے شریعت کی حفاظت نہیں کی تم نے قرآن کی حفاظت نہیں کی، حالانکہ تم کو میں نے قوّت وطاقت سے نوازا تھا تمہیں میں نے کچھ تصرفات سے نوازا تھا اسکے باوجود بابری مسجد کو توڑی گئی اور قرآن پر آگ کی بارش برسائی گئی، لیکن تم نے مال ودولت کی حرص اور عیش پرستی میں مشغول ہوکر تم نے میری نعمت عظمہ کو حرکت نہ دی لہٰذا آج تمہاری بھی اہانت کی جائیگی اور جسم وجثہ کو ہتھوڑے کے ذریعہ توڑا جائیگا۔ بہرحال اگر آپ اس عذاب الٰہی سے نجات پانا چاہتے ہیں تو

Scanned by CamScanner

☆کتب علیکم القتال پر عمل کریں۔

☆وجاھدو فی سبیل اللہ پر عمل کریں۔

وقاتلوھم پر عمل کریں۔اور اگر ہمارا مذہب، ہمارا دین، ہماری شریعت، ہماری کتاب، کے خلاف کوئی ناپاک سازشیں کریں گے تو ہم اسکے خلاف اپنی جانی مالی قربانیاں پیش کریں گے اور عزم استقلال کے ساتھ اپنا حق لینے کی کوشش کریں گے۔

گرامی قدر ساتھیو! جیسا کہ میں نے دوران خطبہ کلام اللہ شریف کی ایک آیت تلاوت کی تھی وجاھدوا فی سبیل اللہ لعلکم تفلحون باری تعالیٰ نے تمام اہل ایمان کو حکم دیا کہ اے میرے بندوتم میرے راستے میں جہاد کرو شاید کہ تم کامیاب ہوجاؤ گے اور اآیت کے اندر لفظ لعل کا استعمال کیا گیا ہے جو شک وشبہ کیلئے آتا ہے۔بہر کیف خداوند قدوس ایک مزید بات کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں کہ اگر اے مومنو تم نے جہاد کی مگر دکھاوے اور نام ونمود کیلئے تو یقیناً تمہاری کامیابی نہ ہوگی یا اپنے میدان جہاد سے منھ پھیرا اور کفار مشرکین کو پیٹھ دیکھا کر بھاگا تو یقیناً آپکی کامیابی وکامرانی نہ ہوگی، بلکہ آپ شک وشبہ میں رہیں گے کہ ہم کامیاب ہیں یا نہیں، حالانکہ آپ ان غلط عمل کی وجہ سے کامیاب نہیں ہیں خواہ دنیوی اعتبار سے ہوں یا اخروی اعتبار سے ہو، جیسا کہ صحابۂ

Scanned by CamScanner

کرام کا واقعہ معلوم ہوگا کہ ایک مرتبہ صحابۂ کرامؓ اور آقائے مدنی ﷺ جہاد میں تشریف لے گئے جب محبوب خدا جہاد کرنا شروع فرمایا تو اچانک کسی بد بخت نے یہ غلط خبر اڑادی کہ نبی اکرم ﷺ شہید ہوگئے تو جملہ صحابہ کرام مایوس ہو کر گھر لوٹنے لگے تو جب ان مجاہدین اسلام پر انکی مائیں بہنوں کی نظریں پڑیں اور ساتھ حضور انور کو نہ دیکھیں تو پوچھنے لگی کہ آپ حضرات نے حضور کو کہاں چھوڑا چنانچہ صحابۂ کرام نے واقعہ سنایا، تو ان عورتوں نے جواب دیا کہ جو شخص حضور انور کو پیچھے چھوڑ دے اور خود میدان جہاد سے پہلے ہی آجائے تو انکا چہرہ دیکھنا نہیں چاہتی یہ عورتیں جذبۂ جہاد اور محبت رسولؐ میں غرق ہوگئیں اور اسی عشق و محبت کے مارے اپنی اولاد اپنے شوہر اپنے والد کو دھتکارا گھروں سے باہر کیا اور کہنے لگیں کہ اگر باری تعالیٰ اور انکے محبوب کا حکم ہوتا تو میں بھی بلا جھجک تلوار لیکر میدان جہاد میں اتر جاتی۔

نوجوانان اسلام! کیا آپ نے غور کیا کہ صحابۂ کرام ہی نہیں بلکہ ان کی عورتوں کے اندر بھی جہاد کا شوق و جذبہ کس قدر تھا کہ اپنے لخت جگر اور نور نظر کو دھکا دیا، اور شوہر کو ڈانٹا، اور والد کی مذمّت کی، لیکن آگر آج ہم جہاد میں نکلتے ہیں تو ہماری مائیں دامن گیر ہوجاتی ہیں اور رونے دھونے لگتی ہیں کہ آپ جہاد میں نہ جائیں ورنہ ہم بغیر بیٹے کے اور ہم بغیر باپ و شوہر کے ہوجائینگی۔

Scanned by CamScanner

بہرحال اگر آپ کو عزت وتوقیر کے ساتھ جینا ہے تو مذکورہ تمام باتوں پر عمل کرنا اور اگر ذلت ورسوائی کے ساتھ جینا ہے تو پھر ان امور کو نظرانداز کریں، لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ اگر آپکی موت ذلت ورسوائی کی حالت میں ہوتی ہے، ہم اور آپ کے ساتھ حکومت نے ظلم وزیادتی کیا پھر بھی آپ خاموش رہے اور اپنے آپ کو نہ سمجھایا، نہ تیار کیا، نہ اسکے حل کے تحت کچھ سونچا، اور نہ احتجاج کرنے کا جذبہ پیدا ہوا تو یقین کیجئے کہ ایسی صورت میں ہم عنداللہ مجرم ہوں گے۔ پس اپنے آپ کو تیار کیجئے کہ ہم دنیا کے جملہ مصائب کا سامنا کریں گے اور تکالیف ومشکلات کے وقت بالکل نہ گھبرائیں گے اسی پر کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

مصیبت جھیلنا اور غموں میں مسکرانا میری فطرت ہے
ابھی تو زمانے کو صبر ایوبی دکھانا ہے

خلاصہ کلام یہ ھیکہ اگر آپکو جینا ہے تو شیر خدا اور شیر رسولؐ بنکر جئیں انشاء اللہ ایسی صورت میں آپکی اور ہماری دنیوی زندگی اور اخروی زندگی صحیح رہیگی اور اسکا ثمرہ عنداللہ اور عندالناس بہت ہی شیریں نکلے گا۔ دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم اور آپ کے تمام مراحل کو آسان کرے اور ظالموں کے ظلم سے بچائے آمین۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

Scanned by CamScanner

دہشت گرد کون ہے؟

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین اما بعد وقال اللّٰہ عزوجل وما ارسلناک الا رحمۃ للعٰلمین وقال علیہ الصلوٰۃ السلام الدین النصحیۃ.

سامعین کرام وملّت اسلامیہ کے شگفتہ پھولو!

تاجدار بطحیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کی بعثت سے قبل دنیا کے اندر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے جارہے تھے، یعنی کہیں زندہ لڑکیوں کو درگور کیا جاتا تھا تو کہیں بادشاہ غلاموں پر دہشت گردی کا معاملہ کرتا، گویا کہ انسان ہی انسان کے حقوق کو پامال کرنے کے درپے تھے لیکن جب شافع محشر کالی کملی والے ﷺ دنیا کے اندر جلوہ افروز ہوئے تو ان تمام خرافات وفسادات کو ھباءً منثورا کرتے ہوئے لڑکیوں ، باندیوں، عورتوں، مظلوموں، اور غلاموں کے حقوق دلوائے حتیٰ کہ آپؐ نے دنیا کے چپہ چپہ، گوشہ گوشہ، قریہ قریہ، اعلان کروایا کہ جس شریعت اور جس دین کو میں لیکر آیا ہوں وہ ظلم وستم کی دعوت نہیں دیتا۔

Scanned by CamScanner

☆ یعنی اسلام دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا۔

☆ اسلام ظالم کی حماعت نہیں کرتا۔

☆ اسلام باغیان انسان کا ساتھ نہیں دیتا۔

☆ بلکہ اسلام ظلم وستم کو ختم کرنے آیا ہے۔

☆ اسلام دہشت گردی کو نظر خاک کرنے آیا ہے۔

☆ اسلام مظلوم کی حمایت کرنے آیا ہے۔

☆ اسلام صاحب حقوق کے حق دلوانے آیا ہے۔

☆ اسلام رحمت اور صلہ رحمی کی تعلیم دینے آیا ہے۔

☆ اسلام اتفاق واتحاد کا سبق پڑھانے آیا ہے۔

اسلام کی ان تمام خصوصیات کے باوجود ہمیں یہ کہا جارہا ہے کہ اسلام دہشت گردی کو فروغ دیتا ہے پس۔

☆ ایسے اقوال۔

☆ ایسے افعال۔

☆ ایسے کردار۔

☆ ایسے تصورات۔

ایسے تزعمات رکھنے والوں پر حضرت حق کی لعنت ہو اور ایسے اشخاص لعنة اللہ علی الکاذبین کے مصداق ہیں۔

Scanned by CamScanner

بہر حال مذہب اسلام ابتدائی دور سے لیکر آج تک علی حالہ باقی ہے اور کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرامؑ دنیا کے اندر تشریف لائے اور کسی نے بھی دہشت گردی کی تعلیم نہیں دی مگر اسلام کو محض مجروح کرنے اور اپنے مقصد باطل میں کامیابی حاصل کرنے کی خاطر اسلام کو بدنام کیا لیکن یاد رکھیں ارشاد باری ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اب مخالفین اسلام چاہے جتنا بدنام کرلیں مگر اسلام کا بال بیکا بھی نہ ہوگا اسکی مثال یوں دیا کرتا ہوں کہ جب چاند طلوع ہوتا ہے اور اسکی روشنی جوں جوں دنیا کو منور کرتی ہے تو پاگل کتا چاند کی روشنی کو دبانے کیلئے بھونکتا ہے لیکن اسکے بھونکنے کی بنیاد پر اس روشنی میں کچھ فرق نہیں پڑتا پس یہی مثال ان مخالفین کی ہے کہ ان کی ناپاک سازشوں سے اسلام کا کچھ بگڑنے کا نہیں۔

انشاءاللہ العزیز ع ”جسے خدا رکھے اسے کون چکھے“

گرامی قدر ساتھیو! اب ایک نظر آریہ سماج کے مذہب پر ڈالیں کہ کون دہشت گرد ہے چنانچہ جب سیتا کو رام لیکر بھاگا تو رام اور لچھمن نے راون پر تلوار اٹھایا اور اس راون کی وجہ سے ہزاروں کروڑوں انسانوں کی گردن نظر تلوار ہوئی اب بھلا بتائیں کہ دہشت گردی کی تعلیم کس کا مذہب دیتا ہے اسکے برخلاف ہمارے مذہب کے کہ اس نے قطعی طور پر ابتدائی

Scanned by CamScanner

دور میں تلوار نہیں اٹھایا اور نہ تلوار اٹھانے کی دعوت دی بلکہ بانگ دھل قرآن نے یہ اعلان کردیا لا اکراہ فی الدین رہا سوال کہ ''پھر اسلام میں جہاد کیوں'' تو اسکا جواب یہ ھیکہ ہم اس جہاد کے ذریعہ زہریلی اشیاء کو دور کرتے ہیں تا کہ وہ زہر پوری دنیا کو برباد نہ کرے اسکی مثال ایسی ہیکہ اگر کسی کو کینسر کا مرض ہوجائے تو اس مرض کو دفع کرنے لئے طرح طرح کی آپریشن کرتے ہیں تا کہ وہ آدمی باحیات رہے اور وہ مرض دوسروں تک حلول نہ کرے پس میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ڈاکٹر اسکا آپریشن کرتا ہے تو کیا؟ وہ ظلم کرتا ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ اسکے حق میں فائدہ سوچتا ہے یہی مثال جہاد کی ہے کہ اسکے ذریعہ پوری دنیا سے زہریلے اشیاء کو دور کرتے ہیں۔ (مکمل رام وپچھمن کی تفصیل اور اس اشکال کا جواب دیکھیں منکرین اسلام کے دانداں شکن جوابات جلد ا)

یہ تو بات رہی مذہب کی تھی، اب خود ملک کا جائزہ لیجئے جس سے یہ بات عیاں ہوجائیگی کہ دہشت گرد کون ہے فتنہ ساز کون ہے، ظالم کون ہے اور مظلوم کون ہے، چنانچہ گودھرا گجرات کے اندر اس ظالم حکومت نے

☆ جوان لڑکیوں کی عزت سلب کی۔

☆ بوڑھوں کو نظر آتش کیا۔

☆ عورتوں کو بیوہ کیا۔

☆غریبوں کو نظر خاک کیا۔

اتنے ہی پہ بس نہیں بلکہ اس نے عبادت خانوں پر حملہ کیا اور قرآن پر دست درازی کی میں پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارے مذہب میں یہ کارنامے جائز ہیں؟ اگر جائز و درست نہیں تو ایسا کیوں کروایا اگر جواز کے قائل ہو تو ثبوت لانے کے ساتھ ساتھ یہ بتاؤ کہ دوسروں کو دہشت گرد کیوں کہتے ہو نیز مذہب اسلام کے بانی فخر موجودات محمد مجتبیٰ ﷺ نے احکام جہاد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بوڑھوں اور بچوں اور عورتوں پر ہاتھ نہ ڈالیں اور عبادت خانوں پر حملہ ہرگز نہ کریں گھاس پھوس، درخت کو تہ و بالا نہ کریں اب انصاف کے ساتھ غور و فکر کیجئے۔

☆سوچئے۔

☆سمجھئے۔

☆بتلائیے۔

☆کہ دہشت گرد کون ہے۔

☆دہشت پسند کون ہے، آتنک وادی کون ہے۔

اب ایک نظر ادھر بھی ہے کہ ہندوستان کے اندر انگریز کی حکومت سے قبل عالمگیر کی حکومت تھی اور ان کے دور میں فتنہ و فساد کی بو بھی نہ تھی اور اس قدر منصف و عادل تھے کہ بادشاہ وقت ہونے کے باوجود خود سے

ٹوپیاں بوندتے تھے اور قرآن لکھتے اور اس پیسے کو اپنی ذات میں خرچ کرتے۔

اس طریقے سے ان کے دور میں عام وخاص کے ساتھ معاملہ یکساں تھا حتی کہ ایک جرم میں عالمگیر نے اپنے لخت جگر نور نظر کے پاؤں میں بیڑی ڈال کر جیل میں رکھا یہ تھی اسلامی حکومت!

بالآخر عالمگیر نے اپنے وفات کے وقت تمام لوگوں سے یہ نصیحت کر گئے کہ قوم کا مال ہرگز نہ کھانا چونکہ اسکے اندر فائدہ سے زیادہ نقصان ہے نیز فرمایا کہ جب ہمیں کفن دینا تو میرے روپے پیسے سے اور عوام الناس کے روپے سے قطعی طور پر ہمارے کفن دفن کا انتظام نہ کرنا بہر حال اسلامی حکومت میں

☆ نہ کوئی فتنہ وفساد ہے۔

☆ اور نہ کوئی ظلم وتشدد ہے۔

☆ نہ کوئی زور زبردستی ہے۔

بلکہ صلہ رحمی اور خیر خواہی کی تعلیم، اور محبت والفت کا سبق، اتحاد واتفاق کی ترغیب ہے۔

لیکن مخالفین نے اسلام کو بدنام کرنے کے لئے یہ کہا کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا ہے لا حول ولا قوۃ یہ کس نے کہا کہ اسلام تلوار

کے ذریعہ پھیلا ہے بلکہ اسلام تو خیر خواہی اور صلہ رحمی کے ذریعہ پھیلا ہے
اور اس مذہب کے اندر اسقدر خیر خواہی اور صلہ رحمی ھیکہ دوسرے مذہب
میں اسکی بو بھی نہیں کیوں کہ

☆انسان اور انسانیت کا احترام صرف اسلام نے سکھایا۔

☆انسان بنانے کا سلیقہ اسلام نے سکھایا۔

☆انسان کو دھشت گردی اور خون سے اسلام نے نکالا۔

☆انسان کو امن وسکون کی تعلیم اسلام نے دیا۔

☆انسان کو صلہ رحمی کا حکم اسلام نے دیا۔

اور کسی کو کسی پر فضلیت نہیں جیسا کہ باری تعالیٰ نے انسانوں
کے دلوں کی پیاس کو بجھایا ہے" لقد خلقنا الانسان فی احسن
تقویم" کہ انسان کو باری تعالیٰ نے اچھے ڈھانچے میں ڈھالا ہے خواہ
حکومت ہند ہوں، خواہ حکومت امریکہ ہوں، خواہ اسرائیلی ہوں، خواہ
حکومت افغان ہوں، خواہ حکومت لندن پاکستان!۔

آیت مذکورہ کے اندر باری تعالیٰ نے انسان کا لفظ استعمال فرمایا
ہے جو کہ تمام انسان خواہ ہندو ہو یا مسلم ہر ایک کی عظمت وعزت پر دال ہے
دیکھو قرآن نے تمام لوگوں کو احسن سے تعبیر کیا ہے مگر پھر بھی یہ کہتے ہو کہ
قرآن وحدیث کے ماننے والے دہشت گرد ہیں۔ نیز کیا تمہارے رامائن

بھی انسان کو اس عظمت سے نوازا ہے ہرگز نہیں۔

اسی طریقے سے حضرت حق جل مجدہٗ نے انسان کو خلافت دی اور خلافت اعزاز و اکرام کے لئے آتا ہے گویا کہ باری تعالیٰ نے ایک عظیم عظمت و رفعت سے انسان کو اعزاز بخشا ہے لیکن ظالموں نے انسان کے جملہ حقوق کو پامال کیا، انسان کو دہشت گرد ٹھہرایا، انسان پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھایا، انسان کو نظر آتش کیا، انسان کو نظر بارود کیا لیکن مذہب اسلام نے اعزاز و اکرام سے نوازا۔

☆خواہ مرد ہوں یا عورت۔

☆غریب ہوں یا امیر۔

☆بادشاہ یا رعایاں۔

☆عالم ہو یا جاہل (یعنی معاملات میں)۔

☆جوان ہو یا بچہ۔

☆ضعیف ہو یا اضعف۔

ہر ایک کے ساتھ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم اور انی جاعلٌ فی الارض خلقه کا برتاؤ کیا۔

شعر

یہ مذہب اسلام محبوب ہے بد نام و ناکام نہیں
اس دین کو ہر ایک نے پسند کیا ہے دہشت گرد نہیں

Scanned by CamScanner

نوجوانان اسلام! اتنے ہی پہ بس نہیں بلکہ یہ مذہب عدل وانصاف کی بھی تعلیم دیتا ہے چنانچہ ارشاد باری ہے یا یھا الذین آمنو کونوا قوامین بالقسط کہ اے ایمان والو عدل وانصاف قائم کرو نیز عدل وانصاف صرف اہل ایمان کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر عام وخاص کیلئے ہے، خواہ ہندو ہو یا مسلم، یہودی ہو یا نصرانی، فاسق ہو یا فاجر عابد ہو یا عاصی۔

ہر ایک کے ساتھ عدل وانصاف کا معاملہ کیا جائے۔ عدل وانصاف کی مثالیں اسلام میں بکثرت موجود ہیں جسے مورخین سنہرے حرفوں میں قلم بند کرتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لخت جگر نے غلطی کی جسکی خبر عمر فاروقؓ کو ہوئی تو آپؓ نے غضبناک ہو کر فرمایا کہ بلاؤ ابوشحمہؓ کو کہاں ہیں؟ چنانچہ حضرت عمرؓ خود گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ ابوشحمہ کھانا تناول فرمار ہے ہیں۔ پس آپؓ نے فرمایا کہ بیٹا

☆ یہ آخری لمحہ ہے۔

☆ آخری ساعت ہے۔

☆ آخری گھڑی ہے۔

☆ آخری وقت ہے۔

Scanned by CamScanner

اور آخری لقمہ ہے لہٰذا جتنی خواہش ہے، کھالو جب یہ کلمات حضرت ابو شحمہؓ کی والدہ سنیں تو فرمائیں کہ اے امیر المومنین اس لخت جگر سے کون سی غلطی ہوگئی ھیکہ اسے اتنی بڑی سزا ملیگی تو آپؓ نے فرمایا کہ یہ ایک ایسی غلطی کی ھیکہ اسے ۸۰ یا ۱۰۰ درّے لگیں گے پس ان کی والدہ رونے لگیں اور بولیں کہ اے امیر المومنین یہ ہمارا اور آپؓ کا لخت جگر ہے نور نظر ہے، آنکھوں کی ٹھنڈک ہے دل ربا ہے، اسے معاف کر دیجئے اور اس معافی کے بدلے جو کفارہ متعین کریں ہم ادا کرنے کیلئے تیار ہیں۔

لیکن امیر المؤمنین، حکومت وقت حضرت سیدنا عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اے ابو شحمہؓ کی والدہ اگر میں نے اسکی سزا کے وقت کچھ رعایت کیا تو عند اللہ ابو شحمہؓ کی گرفت کے ساتھ ساتھ میری بھی گرفت ہوگی اور یایھا الذین آمنوا کونوا قوّامین بالقسط کے خلاف لازم آیگا لہٰذا میرا فیصلہ

☆ قرآن کے آئینے میں ہوگا۔

☆ احادیث کے آئینے میں ہوگا۔

☆ اقوال صحابہؓ کے آئینے میں ہوگا۔

بالآخر آپؓ قرآن وحدیث کے مدنظر کسی خادم کو یہ حکم دیا کہ ۸۰/ یا ۱۰۰ درّے ابو شحمہؓ کو لگایا جائے۔ چنانچہ یہ خادم حکومتِ وقت کے حکم کی

Scanned by CamScanner

تعمیل کرتے ہوئے حضرت ابوشحمہؓ کو درے لگانے شروع کیا، پس متعینہ درے لگنے سے پہلے پہلے وہ اللہ کے پیارے ہوگئے (انا للّٰہ وانّا الیہ راجعون) لیکن حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ان کی موت ہو یا نہ ہو جتنے درے متعین ہیں وہ مارو لہٰذا ان کی موت کے بعد بھی متعین شدہ درّے لگے۔ بہرحال یہ ہے اسلام کا عدل وانصاف، بھلا بتائیں کہ اس دور حاضر کے اندر کوئی اسکی مثال پیش کرسکتا ہے

☆ ہرگز نہیں۔

☆ آج عصبیت کی دنیا ہے۔

☆ عصبیت کی نگاہیں ہیں۔

لیکن شریعت محمدیہ نے تمام عصبیتوں کو ختم کرتے ہوئے فرمایا

لاتثریب علیکم الیوم۔

پس عرض یہ کرنا ھیکہ کوئی اہل عقل، دانشمند ثابت نہیں کرسکتا کہ مذہب اسلام دہشت گرد ہے بلکہ ہر ایک نے تسلیم کیا ہے کہ اسلام امن پرستی کی دعوت دیتا ہے چنانچہ خود حکومت وقت مسٹر اٹل بہاری واجپئی نے اپنی باتوں کے درمیان آگرہ کے اندر یہ کہا تھا کہ "اسلام امن پرست مذہب ہے اسے کوئی بدنام نہیں کرسکتا" بہرحال ان تمام کلمات سے یہ ثابت ہوا کہ اسلام امن پرست مذہب اور اسے دہشت گرد کہنے والا خود سب سے بڑا دہشت گرد ہے۔

Scanned by CamScanner

مظلومین گجرات کی فریادیں

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ شرف المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین اما بعد
قال اللّٰہ تعالیٰ فی القرآن المجید ان اللّٰہ لا یغیر بقومٍ حتّٰی یغیر واامابانفسھم.

سامعین کرام وگلشن اسلامیہ کے شگفتہ پھولو! آج احقر جس موضوع پر گفتگو کرنا چاہتا ہے اس موضوع سے قبل ہی آنکھوں سے آنسو جاری اور زبان لرزہ براندام ہے کہ آخراس موضوع پر کس لہجہ، اورزبان کھولوں کیوں کہ اس کے تحت ایک طرف ظلم وتشدد کا ہمالیہ پہاڑ نظر آتا ہے تو دوسری طرف عصمت دری اورخون ریزی کے انبار دیکھائی دیتے ہیں خیر اس موضوع کو ہم اورآپ ''مظلومین گجرات کی فریادیں'' کے اسم سے موسوم کرتے ہیں،

بہرحال گجرات کے جملہ حالات پر مطلع ہونے کے بعد دنیا جملہ ہر ہراہل عقل اوردانشمند آہ وبکا اوراف اف کی صدائیں بلند کرتا ہے، اور خون کے آنسوں سے دامن لبریز ہوجاتا ہے لیکن بعض ایسے فرقہ پرست

Scanned by CamScanner

اور دہشت پسند آدمی (ھندو) ہیں کہ ان واقعات پر متنبہ ہونے کے بعد خوشی و مسرّت کی شہنائیاں بجاتے ہیں، بہر کیف یہ ایک ایسا عظیم حادثہ ہوا کہ اس حادثے میں ہونے والے ہر ہر عمل کو الگ الگ عنوان دیا جاسکتا ہے لیکن وقت اسکی اجازت نہیں دیتا، چنانچہ گجرات احمد آباد و گودھرا کے اندر جو ظلم کی آتش بھڑکی تھی اور شعلے عیاں ہوئے تھے سوا یسے مظالم قارون، ہامان، شدّاد، فرعون، ابی بن خلف، نے بھی نہ کیا تھا مگر دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد ملعون نریندر مودی نے کیا اور اپنے عہدے کا غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے مسلمانان گجرات پر ظلم و تشدد کا پہاڑ ڈھایا۔

جنکی مثالیں با حوالہ بیان کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں (۱) گجراتی ایک خاتون کہتی ہیں کہ ہندو دہشت گرد ہمارے گنگوتری سوسائٹی کو چھوڑنے پر مجبور ہونے کے بعد جلتے ہوئے ٹائروں کے ساتھ ہمارا پیچھا کرنے لگا، پھر انہوں نے بہت سی لڑکیوں کی عصمت دری کی ہم نے تقریباً ۸۔۱۰ عصمتیں لٹتی دیکھیں۔ہم نے مہر النساء کو برہنہ کرتے دیکھا وہ اپنے کپڑے اتارے جاتے تھے اور لڑکیوں کو اشارے کرتے پھر انہوں نے وہیں سڑک پر ان کی عزتیں لوٹی پھر انہیں جلا دیا گیا۔

(کلثوم بی بی شاہ کیمپ مارچ ۲۷)

(۲) گجراتی ایک شخص عبدل عثمان کا کہنا ھیکہ "میں نے گڈو چارا دہشت

گرد کو فرزانہ کی عصمت دری کرتے دیکھا۔ فرزانہ لگ بھگ ۱۳ سال کی تھی۔ پھر انہوں نے فرزانہ کے پیٹ میں سریا گھسایا اور اسے زندہ جلا دیا گیا۔ ۱۲ سالہ نور جہاں لڑکی کی بھی عصمت دری کی گئی۔'' عصمت دری کرنے والے تھے گڈو، سریش، نریش، چارا اور ہریا نے اسٹیٹ ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ میں کام کرنے والے بھوانی سنگھ نے پانچ آدمیوں اور ایک لڑکے کو قتل کرتے دیکھا اسی طرح وہ چارہ نگر اور کبیر نگر سے آنے والی بھیڑ نے ۶ بجے شام کو لوگوں کو جلانا شروع کیا بھیڑ نے علاقے کی سبھی لڑکیوں کو برہنہ کیا ان میں میری ۲۲ سالہ لڑکی بھی تھی انہوں نے ان سب کی عصمت دری کی میری لڑکی مگنی ہو چکی تھی میرے خاندان کے ۱۷ افراد کو جلایا گیا جن میں میری بیوی، میرے ۳ لڑکے اور ۳ لڑکیاں تھیں ۲ لڑکیوں کی عمریں ۱۲ اور چودہ سال تھیں میری سب سے بڑی لڑکی جس نے بعد میں سول اسپتال میں دم توڑا مجھے بتایا کہ اسکی عصمت دری کرنے والے نیکر پہنے ہوئے تھے انہوں نے اس کے سر پر وار کیا اور پھر اسے جلا دیا۔

(عبدل عثمان)

(۳) سلطانہ نامی ایک خاتون کہتی ہیں کہ ''میں اپنے فیضان کو لئے ہوئے بھاگ رہی تھی لوگوں نے مجھے پیچھے سے پکڑا اور زمین پر پٹخ دیا فیضان میری باھوں سے گر کر روتا رہا انہوں نے مجھے برہنہ کیا باری باری کر کے انہوں

Scanned by CamScanner

نے میری عصمت دری کی اس دوران میں اپنے بچے کے رونے کی آواز سنی
اور عصمت دری کرنے والوں میں تین تک گنتی یاد ہے لیکن اسکے بعد کی گنتی
یاد نہیں۔ پھر انہوں نے ایک تیز ہتھیار سے میرا پیر کاٹ دیا اور اسی حالات
میں مجھے وہاں چھوڑ دیا، (سلطانی کلول کیمپ)

(۴) اسی طرح ایک اور خاتونِ گجرات کہتی ہیں کہ "بھیڑ (شر پسند) نے
میرے شوہر کو پکڑ لیا اور ان کے سر پر دو مرتبہ تلوار سے وار کیا۔ پھو انہوں
نے اسکی آنکھوں میں پیٹرول جھونکا اور اسے جلا دیا۔ میری نند کو برہنہ
کر کے عصمت دری کی گئی اسکی گود میں تین مہینے کا بچہ تھا پھر انہوں نے اس
پر پیٹرول ڈال دیا۔ بچے کو اسکی گود سے چھین کر آگ میں پھینک دیا گیا
میرے دیور کے سر پر بھی تلوار کا وار کر کے اسے آگ میں پھینک دیا گیا۔
اس وقت ہم مکان کی راہ داری میں چھپی ہوئیں تھیں میری ساس سیڑھیاں
نہیں چڑھ سکتی تھیں وہ اپنے چار سالہ نواسے کے ساتھ گراؤنڈ پر تھیں انہوں
نے ان سے کہا کہ سارے پیسے اور زیورات لے لیں مگر بچوں کی جان بخشی
دیں انہوں نے ساری نقدی اور زیورات لے لیا پھر بچوں کو پیٹرول
چھڑک کر جلا دیا میری ساس کی بھی عصمت دری کی گئی پولیس موقع پر موجود
تھی مگر فسادیوں کی مدد کر رہی تھی۔ نیز اسی خاتون کا کہنا ہے دو دن تک یہ
بری بازار گرم رہا اور ان ملعونین نے تین مل کر باری باری میری عصمت

دری کی میں لگا تار چیخ رہی تھی انہوں نے مجھے مارا اور مردہ سمجھ کر چھوڑ دیا جب مجھے ہوش آیا میں اکیلی تھی چاروں طرف میرے گھر والے، میری بچی اور نوزائدہ کی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ ان کی لاشوں پر وہ پتھر پڑے تھے جنہیں مار مار کر انہیں ہلاک کیا گیا تھا میں ساری رات اور اگلے دن کے بیشتر حصّے تک پڑی رہی لیکن جو کچھ انہوں نے میری نند کوثر بانو کے ساتھ کیا وہ انتہائی خوف ناک اور بے رحمانہ تھا وہ نویں مہینے کی حاملہ تھی انہوں نے اسکا پیٹ چاک کیا، تلوار سے بچہ پیٹ سے نکالا اور اسے دھکتی آگ میں پھینک دیا پھر انہوں نے اسے بھی جلا دیا۔

حاضرین کرام! یہ کون سا ظلم ہے گجرات میں تشدد کی لہر اچانک بھڑک اٹھنے والے فرقہ وارانہ فساد نہیں تھے بلکہ یہ حکومت کی شہ اور سرپرستی میں یک طرفہ قتل عام اور بربریت کی کارروئی تھی بہت سے صحافیوں اور کالم نویسوں نے اسے نسل کشی بھی ثابت نہیں کیا ہے میں نے ایک مشہور و مقبول عالم دین کی زبان سے سنا کہ انہوں نے شنکر آچاریہ سے سوال کیا تھا کہ ۲۰ ر کروڑ مسلمانوں کو کیا ھندوستان میں ختم کر سکتے ہیں؟ حالیہ دور میں ایک کالم نویس نے اپنے کالم میں بھی ہندو فرقہ پرستوں سے یہ سوال کیا تھا کہ سبھی ہندوستانی مسلمانوں کو ختم کر دینا ممکن ہے؟ ظاہر ھیکہ بدترین فرقہ پرست عناصر کی انتہائی تمناؤں کے باوجود یہ ممکن نہیں ہے۔ لیکن اگر غور

Scanned by CamScanner

کریں تو اندازہ ہوگا کہ گجرات کے یک طرفہ فساد میں ہلاک شدگان کی تعداد ماضی میں ہونے والے دیگر کئی فسادات سے کئی گنا کم ہے۔ لیکن اگر جمشید پور میں ۸ روز کے اندر اس سے کئی گنا زیادہ مسلمان کا قتل عام ہوا لاشوں کی گنتی ۲۔۴ ہزار تک محدود رہ جانا ممکن نہیں اگر نسل کشی ہی مقصود ہوتی تو ۲۔۳ لاکھ سروں کے سہرے دو مہینے میں قاتلوں کے سر بندھ جاتے کچھ شکل نہ تھا۔

یقیناً یہ نسل کشی کی کوشش نہیں تھی نہ تو یہ اچانک اٹھنے والا فساد تھا نہ سہارا راشٹر کی طرح مسلمانوں کو سبق سکھا دینے کی کوشش تھی اور نہ نسل کشی تھی تو پھر یہ کیا تھا اسے سمجھنے کیلئے हिन्दुत्व کے روپ کو تاریخ کی روشنی میں سمجھنا ضروری ہے مارچ ۲۰۰۲ء میں جب کہ ہندوؤں کی قیادت میں گجرات میں قتل و دہشت کا بازار گرم تھا۔

وزیر اعظم نے صفائی بیان کی تھی کہ اسلام کے نام پر دہشت گردی یقیناً قابل مذمت ہے وہ اسلام کا چہرہ ہے ہی نہیں بلکہ ایک نقاب ہے ہندوازم کے بھی اس طرح دو روپ ہیں سوامی رام کرشن، یا پرم ہنس اور سوامی رام ترتھ کے نظریات سے اختلاف رکھتے ہوئے بھی میرے دل میں ان کیلئے محبت و احترام کے جذبات ہیں لیکن ان کے ھندوازم اور آر ایس ایس و وی ایچ پی کے ہندتو میں زمین و آسمان کا فرق ہے ہندوازم کی

آدارتا وسیع النظری کے دعویٰ بچپن سے سنتے آرہے ہیں وہ سوامی رام کرشن پرم ہنس کا ھندازم ہے جنہوں نے قابل نفرت لوگوں سے بھی محبت کی تھی اس ادارتا اور اعلیٰ ظرفی کی یقیناً دنیائے مذاہب میں کوئی مثال نہیں ہے وہ سوامی رام ترتھ کا ہندوازم ہے۔

جن کی تعریف میں علامہ اقبال نے اشعار کہے اور جب ان کے سنیاس لینے پر لوگوں نے کہا کہ ان کا دماغ چل گیا ہے تو اقبال نے کہا کہ اگر ڈاکٹر رام کا دماغ چل گیا ہے تو کوئی ذی ہوش نہیں ہے لیکن ہندوازم کا ایک روپ ہندتو ہے جس نے ہزاروں سال تک ملک کے ایک بڑی آبادی کے ساتھ جانوروں سے بدتر سلوک روا رکھا ہے اور یہ روپ نازی ازم سے کہیں زیادہ بھیانک ہے نازی یہودی سے جینے کا حق چھین لینا چاہتے تھے ان کی نسل کشی کرر ہے تھے لیکن ہندتو ان کی نسل کو ختم نہیں کرنا چاہتا بلکہ انہیں غلام بنا کر رکھنا چاہتا ہے ان کے ساتھ ان منت سوز مظالم کو قانون ودھرم کا درجہ ادا کرتا ہے اور وہ انہیں زندہ رکھنا چاہتا ہے لیکن حقیر ترین کیڑوں مکوڑوں اور کچھوں سے حقیر تر درجہ پر وہ ان کے قلوب میں اس درجہ دہشت بیٹھا دینا چاہتا ہے کہ ان کے آئندہ نسلوں تک کے لاشعور سے بھی یہ احساس فنا ہو جائے کہ وہ بھی انسان پیدا ہوئے تھے ہندوازم کی یہ تاریخ روپ نازی ازم سے زیادہ بھیانک ہے اور گجرات کی ھندتو لیبسو ریڑی

(تجربہ گاہ) میں وی ایچ پی ہندوازم کے اس روپ کا تجربہ کرر ہے ہیں نریندر مودی حکومت کے بیقرار رکھنے پر سنگھ پریوار صرف اس لئے ہی مطمئن نہیں تھا کہ چھوٹے سردار کی سربراہی میں ہندو ووٹ مستحکم ہو جائیگا یہ بہت معمولی ٹارگٹ؟ ھندتو کے علم برداروں کے عزائم اس سے کہیں بلند ہیں۔ جو تجربہ سنگھ پر چارک نے وہاں شروع کیا اسکے حتمی نتیجے تک پہنچنے سے قبل اسے ادھورا کیسے چھوڑ دیا جاتا؟۔

یہ نظریاتی بات ہے۔ایک مشن کا معاملہ ہے۔سیاسی بقا یا وقار کا مسئلہ ہرگز نہیں ہے۔ہندتو کے ذمہ دار اپنے مشن میں اس نا قابل یقین حد تک کامیابیاں حاصل کر چکے ہیں کہ اب وہاں صرف نوجوانی کی حدود میں قدم رکھنے والے بچے سڑکوں پر برسرعام زنا بالجبر کرنے کے بعد ۱۲۔۱۳ سالہ بچیوں کے پیٹ میں سریا گھسا کر خوش نہیں ہوتے۔اب وہاں کی خواتین بھی خونی کھیلوں کی رسیاں ہوگئیں ہیں۔نفرت کا نام نہ جاننے والے سادہ لوح اور مہمان نواز قبائلی وحشیوں سے بدتر ہو گئے ہیں۔

ہندوستان ٹائمز کے ''ونے منین'' کی چشم دید گواہی کے الفاظ درج ذیل ہیں کہ وہ کچھ بچے قریبی کالونی میں خاموشی سے گھس گئے اور دوسرے فرقہ کے لوگوں کے گھروں میں آگ لگا دی ٹھیک اس وقت تقریباً ہم آہنگی کے ساتھ عورتوں کا ایک زبردست ہجوم سڑکوں پر پھیل گیا اور بی

Scanned by CamScanner

ایس ایف جوانوں کی پیش قدمی روک دی انہوں نے جوانوں کو بدترین گالیاں دیتے ہوئے چیخ چیخ کر طعنے دیئے کہ دوسرے فرقے کے لوگوں پر فائرنگ کرنے کا ان میں حوصلہ نہیں ہے۔

ہمیں جلدھی اندازہ ہوگیا کہ اس طرح ان کی توجہ مبذول کرانے سے دو مقصد حل ہوئے۔ پولیس کے پہنچنے سے قبل ان لڑکوں کو بھاگ کر اپنے اپنے گھروں میں واپس آنے میں مدد ملی۔ اور اس سے کالی قمیص میں ملبوس ایک درمیانی عمر کے آدمی کو بھی یا ما موٹر سائیکل پر تین لڑکوں کے ساتھ نکل جانے میں مدد ملی جو ایسا لگتا تھا کہ حملے کے مربوط و منظّم کر رہا تھا (و نے منین، ہندوستان ٹائمز، ۶ مئی ۲۰۰۲ء) ہندوستان ٹائمز ۶ رمئی کے شمارہ میں چندر کانت نائیڈو کی وہ رپورٹ بھی ہے جس میں پچھلے ایک طویل عرصے سے قبائیلوں کے دلوں میں تعب بھرنے اور انہیں بھڑکانے کی تفصیلات ہیں۔

جہاں صنف نازک کی ایک پوری بھیڑ بچوں کے ذریعہ آگ لگانے کے واقعات کی حمایت میں عملاً سڑکوں پر نکل آئے وہاں حالات اب کبھی بھی نارمل ہونا کسی معجزہ سے کم نہیں ہوگا ہندو مسلم تفریق ابھی گجرات میں چاہے مکمل نہ ہو لیکن جتنی ہو چکی وہ بہت پائیدار ہے وہاں ہندوازم کے اداروپ کے حامی بھی ہیں۔ لیکن وہ بھی اتنے خوف زدہ ہیں

کہ اپنے گھروں کی چہار دیواری میں بھی شانتی لفظ کو زبان پر لانے سے ڈرتے ہیں۔

یہ تیسرا پہلو تھا جس کے لحاظ سے گجرات کے فسادات منفرد تھے۔ اس میں کچھ شک نہیں ھیکہ ہندتو کے علم برداروں کے ارادے تجربے کو تجربہ تک محدود رکھنے کے نہیں ہیں۔وہ ایک ایسا راشٹر چاہتے ہیں جہاں گجرات ماڈل اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ نافذ ہو۔

اسے وہ رام راجیہ کہتے ہیں۔ گجرات میں رام راجیہ کے ابتدائی مراحل تک پہنچنے میں انہیں ۵۵ سال لگے۔راشٹر کیلئے وہ صبر آزما خاموش تیاریاں جاری رکھنے کا حوصلہ رکھتے ہیں اب سے ۵،۱۰ سال بعد کون جانے کب کسی ایک یا ایک سے زیادہ صوبوں میں رام راجیہ کیلئے فضا ہموار ہو جائے۔فاشزم ایک صوبے تک محدود کبھی نہ رہنا چاہے گا۔

یہ رات اپنے جرائم کے واسطے کم ہے
اب آفتاب کو دن میں غروب کرنا ہے

نوجوان اسلام! یہ گجرات کے حالات کی ایک جھلک تھی ورنہ مکمل تفاصیل کا بیان ہو تو واقعتاً لوگوں کے ہاڈ اٹیک کر جائینگے بہر حال ایسے ایسے نازک اور خطرناک موڑ میں ہمیں اپنے آپ کو سنبھلنا اور تیار کرنا ہے کیوں آج حکومت نے گجرات کے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے کل ہو کرم یقیناً

Scanned by CamScanner

دوسرے اور تیسرے صوبوں کے ساتھ ایسے ایسے معاملات کریں گے۔ جسکی بناء پر ہماری رسوائیاں ہوں گی، اسلام کی روح نکلیں گی، اور قرآن کریم کی وہ آیات وجاهد في سبيل الله (اور دوسری آیت) وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنن ختم ہوتی چلی جائینگی لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم مستقبل وحال کیلئے تیار رہیں۔

☆ نیز گجرات کے حالات سننے کے بعد۔

☆ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

☆ جوانی کی طاقت تلوا سے دماغ پر جاتی ہے۔

☆ کہ کاش ہمارے اندر اتحاد واتفاق ہوتی۔

☆ کاش ہمارے اندر محبت والفت کی بو ہوتی۔

☆ کاش ہمارے اندر وجاهدوا في سبيل الله کا جھلک ہوتا۔

☆ کاش ہم واعتصموا بحبل الله پر عمل کرتے۔

☆ کاش ہم فاقتلوا المشركين پر عمل پیرا ہوتے۔

پس سامعین! اب بھی وعدہ کریں کہ ہم ان تمام باتوں پر عمل کریں گے اگر ہم نے ان مذکورہ باتوں پر عمل نہ کیا تو یقین جانئے کہ

☆ کھلے عام ہماری اور آپ کی عزتوں کو سلب کیا جائیگا۔

☆ ماں اور بہنوں کو برہنہ کیا جائیگا۔

Scanned by CamScanner

☆ بیوی اور لڑکیوں کی ساتھ عصمت دری کی جائیگی۔

☆ حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کر بچے نکالے جائینگے۔

☆ ہم اور آپ نذر آتش ہوں گے۔

☆ ہم اور آپ نذر توپ و بندوق ہوں گے۔

اور یہ بات کہنے کی نہیں ہے بلکہ ایسے ایسے باتوں حکومت نے گجرات کے ساتھ کر چکی ہے لہٰذا ہمیں تیار ہونا لازم وضروری ہے اور اب

☆ اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔

☆ آگ کا جواب بارود سے دیں گے۔

☆ گولی و بندوق کا جواب مشین گن سے دیں گے۔

☆ عصمت دری کا جواب رسوائی سے دیں گے۔

☆ تھری نٹ کا جواب توپ سے دیں گے (انشاءاللہ)۔

نیز یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ گجرات کے اندر جو بھی معاملہ ہوا تھا یہ دراصل حکومت کی ناپاک سازش تھی اور یہ معاملہ کبھی نہ کبھی چند ہی دنوں کے بعد ہو کر ہی رہتا چونکہ وزیر اعلیٰ ملعون نریندر مودی تقریباً اس دہشت گردی کو پھیلانے کیلئے ۲۰ سال پہلے ہی منصوبہ بندی کر چکا تھا کہ مسلمانان گجرات کو تباہ و برباد کرنا ہے چنانچہ ۵ سال قبل سہارا اخبار نے یہ خبر شائع کیا تھا کہ گجرات حکومت مسلمانوں کے خلاف ناپاک سازش کر رہی ہے مگر

مسلمانان گجرات نے اس پر کچھ دھیان نہ دیا جسکے نتیجے میں مذکورہ تمام فسادات ہوئے نیز وشو ہندو پریشد کا منصوبہ ہے کہ ہندوستان سے مسلمانوں کو بھگانا ہے اور اگر نہیں بھاگتے ہیں تو انہیں گولیوں اور آتشوں کا نشانہ بنانا ہے، لہٰذا جملہ باشندگان ہند سے گذارش کی جاتی ھیکہ آپ بھی اپنے آپکو تیار رکھیں۔ اور ان منصوبہ بندی کرنے والوں سے میں یہ کہدینا چاہتا ہوں کہ تمہارے عزائم سے اسلام کا کچھ نہیں بگڑے گا بلکہ ان تمام فسادات سے اسلام اور مضبوط و مستحکم ہوتا ہے چنانچہ کسی شاعر نے کیا ہی خوب کیا ہے۔

اسلام وہ پودا ہے کاٹو تو ہرا ہوگا
تم جتنا ہی تراشو گے وہ اور بڑا ہوگا

سامعین کرام!

ان تمام خرافات وفسادات کے باوجود مذہب اسلام کو کہا جارہا ہے کہ دہشت گرد ہے! جناب والا اگر صحیح نظر کے ساتھ دیکھا جائے تو انصاف پسند اور اہلِ عقل حضرات یہی کہیں گے کہ اگر دنیا کا کوئی دہشت گرد ہے تو نریندر مودی چونکہ انہوں نے اپنے مشورے اور ایماوحکم کے ذریعہ

☆قتل عام کیا

☆عورتوں کی عزّتوں کو سلب کیا

Scanned by CamScanner

☆ حاملہ عورتوں کے پیٹ سے بچہ کو نکال دیا۔

☆ عورتوں کو بیوہ کیا۔

☆ بچوں کو یتیم کیا۔

اب بھلا بتائیں کہ کون دہشت گرد ہے؟ برخلاف جہاد کے کہ اسکے اندر نہ عورتوں کو قتل کیا جاتا ہے، نہ بوڑھوں کو تکلیف دی جاتی ہے، اور نہ بچوں کو پریشان کیا جاتا ہے، ہاں جہاد کے ذریعہ صرف نوجوانوں کو گرفتار کر کے ان کے سامنے معبود حقیقی کی وحدانیت کو پیش کیا جاتا ہے جب اسکو تسلیم کر لیتے ہیں تو انہیں اعزاز واکرام کے ساتھ چھوڑ دیا جاتا ہے اور اگر تسلیم نہ کرتا ہے تو پھر اسکی سزا تلوار ہے نیز جملہ انسانیت کی فضیلت کے سلسلے میں خود قرآن کریم نے فیصلہ کیا **لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم**۔

بہر حال گجرت کے اندر جو ہوا سو ہوا مگر اب بھی ہمیں سنبھلنا ہے اور اپنے آپ کو سنبھالنے کا طریقہ یہ ھیکہ مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کریں۔

(۱) ''حفاظتِ خود اختیاری'' کے مختلف طریقوں کو قبل از وقت روبعمل لائیں۔

(۲) خواتین اور بچوں کو بھی حفاظت خود اختیاری کے طریقے سکھائیں

(۳) قانونی دائرے میں لائسنس یافتہ ہتھیار رکھیں۔

Scanned by CamScanner

(۴) بہادری کی تعلیم دیں، موت کے خوف کو دلوں سے نکال دیں اور شر پسندوں کے حملوں کے وقت حواس مجتمع رکھنے کی ترغیب دیں۔

(۵) مکانوں اور دکانوں میں جدید تکنیک استعمال کریں۔ خاص طور پر کھڑکیاں دروازے لوہے کو مضبوط اور محفوظ بنائیں۔

(۷) مسلم اکثریت علاقوں میں مستقل طور پر منتقل ہو جائیں۔

(۸) ایک فرقہ کی آبادی بسائیں تاکہ مسلم اکثریتی علاقہ بن کر محفوظ رہ سکیں۔

(۹) ردعمل کی نفسیات سے بچتے ہوئے ظلم کا مقابلہ کریں لیکن ظلم کے جواب میں ظلم نہ کریں۔

(۱۰) اشتعال انگیزی سے بچیں۔ صبر و ضبط اور تحمل سے کام لیں۔

(۱۱) مسلکی اختلافات ختم کر کے حقیقی اتحاد قائم کریں۔

(۱۲) مسلمانوں کی تعلیمی اور معاشی پسماندگی پر غور کر کے ان کا حل تلاش کریں۔

(۱۳) مسلم خواتین کے حقوق کی حفاظت اور ان کی تعلیم پر توجہ دیں۔

(۱۴) سیکولر اور سیاسی تنظیموں اور پارٹیوں کے سامنے واضح شرائط رکھیں۔

(۱۵) ذرائع ابلاغ کے استعمال اور اہمیت کو سمجھیں۔

(۱۶) مسلم تنظیمیں شر پسند تنظیموں اور فسادات کے مجرمین کے خلاف سپریم

Scanned by CamScanner

کورٹ میں مقدمات قائم کریں۔

(۱۷) اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن سے رجوع کریں۔

(۱۸) بین الاقوامی عدالتِ فوجداری (جو اسی سال جولائی ۲۰۰۲ء میں قائم ہورہی ہے) میں مقدمات دائر کریں۔

(۱۹) مسلم دانش وراس عنوان پر قلم اٹھائیں کہ "فسادات میں مسلمان کیسے محفوظ رہیں"

(۲۰) سنگھ پریوار کی پالیسیوں کو ناکام بنانے کیلئے حکمت عملیاں مرتب کر کے مضامین شائع کریں، سہ ماہی، جلسے منعقد کریں۔

(۲۱) فسادات کے اسباب اور اس کے حل پر ماہرین کے ذریعہ تفصیلی تحقیقی مطالعہ کروائیں

(۲۲) مسلمان ظلم وزیادتی کے خلاف انصاف پسند غیر مسلمین سے رابطہ رکھیں اور ان سے تعاون لیں۔

(۲۳) مسلمان غیر مسلمین کے مسائل میں بھی دلچسپی لیں۔

(۲۴) پورے ملک میں سیکولر غیر مسلموں کو ساتھ لے کر امن کمیٹیاں بنائیں

(۲۵) ہمارے مذہبی ادارے مساجد اور تنظیمیں غیر مسلموں سے روابط رکھیں

Scanned by CamScanner

(۲۶) خدمت خلق کے ذریعہ میل جول کو بڑھاوا دیں

(۲۷) پولیس انتظامیہ وغیرہ سے روابط رکھیں

(۲۸) دعوت اسلام کا عمل تیز رو کر دیں اور ہندوؤں کے سامنے اسلام کے حقیقی رخ کو عملی اعتبار سے پیش کریں۔

(۲۹) اپنے خالق سے تعلق قائم کریں۔ظاہر و باطن کی اصلاح کریں

(۳۰) ان تمام چیزوں میں سب سے بڑی چیز یہ ھیکہ آپس میں بغض وحسد، اور عدوات کو دور کرتے ہوئے محبت والفت قائم کریں۔

عزیزان قوم! گجرات پرغم حالات پر تو اور کچھ کہنا تھا مگر دور حاضر کا خیال کرتے ہوئے انہی چند کلمات پر باتیں ختم کرتا ہوں۔

وما علینا الا البلاغ

☆☆☆

Scanned by CamScanner

دورِ حاضر قرآن کے آئینے میں

الحمد للّٰہ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد.

قال اللّٰہ تعالیٰ

لا تحسبوہُ شرّاً لکم بل ہو خیرٌ لکم

عزیزانِ قوم وبرادران سلام!

آج آپ دنیا کے جن جن گوشوں پر نظر ڈالیں گے ہر ایک جگہوں پر اسلام کی ظاہری شکست نظر آئیگی پس ان حالات سے اہلِ ایمان کو گھبرانا نہیں چاہئے، کیوں کہ یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ پرانی بات ہے، جیسا کہ احادیث نبویہ وآیات قرآنیہ اس بات پر شاہد ہیں کہ حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کی قوم نے آپ کی ایک نہ مانی اور ہمہ وقت اسلام کی مخالفت کرنے کے درپے رہے اسی طرح دنیا کے اندر جتنے انبیاء کرام تشریف لائے ہیں ہر ایک کے ساتھ بغض وعداوت کا معاملہ کیا گیا حتی کہ حضور اکرم کو کئی کئی غزوات میں شکست بھی ہوئی تھی پھر بھی آپ ﷺ بلند حوصلہ، مستحکم نیت کیساتھ اسلام کی دعوت دیتے رہے پس یہی مثال اس دور حاضر کے مطابق ہمارے لئے ہے کہ اگر آج ہماری شکست ہے تو کل ہوکر انشاء اللہ اسلام کا

Scanned by CamScanner

جھنڈا دنیا کے چپے چپے میں لہرے گا جیسا کہ اس بات کی خوش خبری خود رب کائنات حضرت حق جل مجدہٗ نے دی ہے وانتم الاعلون ان کنتم مومنین کہ تمہیں لوگ سربلند رہو گے بشرطیکہ سچے اور پکے مؤمنین میں سے ہو نیز غیب کی باتوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جب ایسا ہے تو یہ یقینی بات ھیکہ ایسا ہوسکتا ہے ہم انسانوں کو جو کچھ ہزیمت شکست کی شکل میں نظر آرہی ہے وہ فتح مندی وکامرانی کی صورت میں بلاتبدیلی ہوکر نظر آئی گئی اور جو چیز فی الحال شر نظر آرہی ہے وانجام کے اعتبار سے خیر ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُم۔

تم اس کو اپنے حق میں برا نہ سمجھو بل کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔

(النور پ ۱۱)

اس آیت میں ایک خاص واقعے کی طرف اشارہ ہے۔ جسمیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر سنہ ۶ ھ میں غزوۂ بنی مصطلق سے مدینہ واپس ہوتے وقت ایک منزل پر انکا ایک قافلہ ٹھہر گیا تھا اور قضائے حاجت میں جانے کی وجہ سے جنگل میں ان کا ہار گم ہوگیا اسکی تلاش میں، دیر لگ جانے کی وجہ سے حضرت عائشہ جنگل سے واپس آئیں تو قافلے کے روانہ ہوجانے کی وجہ سے وہ وہیں رگ گئیں رات کا وقت ہونے کی وجہ سے نیند کا غلبہ ہوا تو وہیں لیٹ گئیں ایک صحابی کو گرے پڑے کی خبر کے

لئے قافلے کے پیچھے چلا کرتے تھے صبح کو وہاں پہنچے تو حضرت عائشہ کو دیکھ کر چونک پڑے اور حضرت عائشہؓ کو اونٹ پر بٹھا کر دوپہر کو قافلے سے جا ملے اور خبیث و بد باطن منافق عبداللہ بن ابی نے نہایت نازیبا تہمت لگائی اور بعض مسلمانوں نے بھی اس تہمت کو سادگی میں سچ سمجھ لیا حضور ﷺ کو اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کے گھرانے اور تمام مسلمانوں کو اس تہمت کا ناقابل بیان صدمہ تھا۔ قرآن پاک کی آیت (اور اس سے قبل اور بعد کی آیتیں) اسی موقع سے نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کو تسلی دی گئی ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ اس تہمت اور اس کی تشہیر وغیرہ کو اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

بعض خطاب ان مسلمانوں کی تسلی کے لئے ہے جنہیں اس واقعہ سے صدمہ پہنچا تھا بالخصوص عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ان کے گھرانہ کو ظاہر ہے وہ سخت غم زدہ اور پریشان تھی۔ یعنی گویا بظاہر یہ چرچہ بہت مکروہ تکلیف اور ناخوش گوار تھا۔ لیکن فی الحقیقت تمہارے لئے اسکی تہہ میں بڑی بہتری چھپی ہوئی تھی۔ آخر اتنی مدت تک ایسے جگر خراش حملوں اور ایذاؤں پر صبر کرنا کیا خالی جا سکتا ہے؟ کیا یہ شرف کم ہے کہ خود حق تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ان کی برأت اتاری اور دشمنوں کو رسوا کیا اور قیامت تک

Scanned by CamScanner

کے لئے ان کا ذکر خیر قرآن پڑھنے والوں کی زبان پر جاری کر دیا اور مسلمانوں کو پیغمبر علیہ السلام کی ازواج و اہل بیت کا حق پہچاننے کیلئے ایسا سبق دیا کہ کبھی فراموش نہ ہو سکے۔

فللّٰہ الحمد علیٰ ذٰلک ۔الغرض اس آیت نے مسلمانوں کو یہ سبق دیا ہے کہ شر سے خیر برآمد ہوسکتا ہے لہٰذا شر کے ظاہر پر نظر کر کے رنجیدہ خاطر نہ ہونا چاہئے اگر اللہ کے ساتھ معاملہ درست ہے تو صبر کرنا چاہئے انشاء اللہ اس شر کا انجام محض خیر ہوگا ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے عوض کے معاملے پر تعجب ہے کہ اس کے سارے معاملات بھلے ہیں! اگر اس کو بھلائی ہاتھ آئے اور اللہ کا شکر گزار ہو، تو یہ اس کیلئے بھلائی کا ذریعہ ہے اور اگر کوئی ناپسندیدہ بات پیش آئے اور صبر سے کام لے، تو اس کیلئے یہ بھی بھلائی ہے۔ مؤمن کے سوا کوئی ایسا نہیں جس کی ساری باتیں باعث بھلائی ہوں۔

(مسند احمد حدیث نمبر ۲۳۴۲)

پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ دنوں کو لوگوں کے درمیان ادلتا بدلتا رہتا ہے کبھی کسی کے مقابلے میں کسی کی مدد و حمایت کرتا ہے اور کبھی کسی کو دوسرے پر فتح یاب و غائب کرتا ہے۔ وہ کبھی دشمنوں کو مسلمانوں پر غلبہ دے دیتا ہے۔ لیکن حسنِ انجام مومنین کے ہاتھ آتا ہے۔ جنگ احد میں مسلمانوں کو فتح جو

Scanned by CamScanner

شکست میں تبدیل ہوئی اور اس کے نتیجے میں جن نقصانات سے دوچار ہونا پڑا اور ان کی وجہ سے مسلمانوں کو جو دلی اذیت ہوئی ان کے حوالے سے اللہ پاک نے دیگر آیتوں میں دیگر باتوں کو واضح کرتے ہوئے، ذیل کی آیت میں مسلمانوں کو اس طرح مخاطب کیا ہے۔

اِن یَمسَسکُم قَرحٌ فقد مسَّ القوم قَرحٌ مِثلُهٗ وتِلکَ الایّام نداولها بین الناس ولیعلَمَ اللّٰہ الذین آمنوا ویتّخذ منکم شُهَدَاءَ واللّٰهُ لا یُحِبُّ الظّٰلِمِینَ وَلیمحّصَ الّذینَ آمنوا ویمحَق الکٰفِرِینَ۔ (آل عمران ۱۴۰_۱۴۱)

اگر پہنچا تم کو زخم تو پہنچ چکا ہے ان کو بھی زخم ایسا ہی اور یہ دن بدلتے رہتے ہیں ہم ان کو لوگوں میں اور اس لئے کہ معلوم کرے اللہ جن کو ایمان ہے اور کرے کم سے شہید اور اللہ کو ظلم کرانے والوں سے محبت نہیں اور سو اس واسطے کہ پاک صاف کرے اللہ ایمان والوں کو اور ہزیمت کی جو ظاہری شکل آج اسلام پسندوں کو اٹھانی پڑی ہے اور جس طرح ان کے دل کو ٹھیس لگ رہے ہیں اور دشمنان اسلام اور منافقین وقت جس طرح انہیں طعنے دے رہے ہیں اور گویا ان حال سے (بل کہ امریکہ اور یورپی میڈیا نے زبان قال سے بھی) یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر تمہارا دین سچا ہوتا اور اسکی پیروی اور اسکے فہم وتنقید میں تم راہ راست پر ہوتے تو تمہیں کامیابی ملتی،

Scanned by CamScanner

لیکن دیکھا یہ جارہا ہے کہ جنہیں اللہ کے دشمن کہہ رہے ہو وہی کامیاب ہیں اور تمہیں سر چھپانے کی جگہ بھی نہیں مل پارہی ہے! بہر حال علامہ عثمانی مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

مسلمانوں کو جنگ احد میں جو شدید نقصان اٹھانا پڑ رہا تھا۔ اس سے سخت شکستہ خاطر تھے مزید برآں منافقین اور دشمنوں کے طعنے سن کر اور زیادہ اذیت پہنچیں تھی، کیوں کہ منافقین کہتے تھے کہ محمد (ﷺ) سچے پیغمبر ہوتے تو یہ نقصانات کیوں پہنچی یا تھوڑی دیر کے لئے بھی عارض ہزیمت کیوں پیش آئی۔

محترم حضرات! حق تعالیٰ نے اس آیت میں مسلمانوں کو تسلی دی ھیکہ اگر اس لڑائی میں تم کو زخم پہنچا یا تکلیف اٹھانی پڑی تو اس طرح کے حوادث فریق مقابل کو پیش آچکے ہیں۔ احد میں تمہارے پچھلے آدمی شہید اور بہت سے زخمی ہوئے تو ایک سال پہلے بدر میں انکے افراد جہنم رسید اور بہت سے زخمی ہو چکے ہیں اور خود اس میں بھی ابتداء ان کے بہت آدمی مقتول و مجروح ہوئے جیسا کہ ولقد صدقکم اللہ وعدہ اذ تحسونہم باذنہ کے الفاظ سے ظاہر ہے پھر بدر میں ان کے ستر آدمی ذلت کے ساتھ قید ہوگا تمہارے ایک فرد نے بھی یہ ذلت قبول نہ کی۔ بہر حال اپنے نقصان کا ان کے نقصان سے مقابلہ کرو۔ تو غم و افسوس کا کوئی

موقع نہیں، باقی ہماری عادت ہمیشہ یہ رہی ہے کہ، سختی نرمی، دکھ، سکھ، تکلیف، راحت کے دنوں کو لوگوں میں ادل بدل کرتے رہتے ہیں جس میں بہت سی حکمتیں مضمر ہیں۔ پھر جب وہ دکھ اٹھا کر باطل کی حمایت میں ہمت نہیں ہارے، تو تم حق کی حمایت میں کیوں ہمت ہار سکتے ؟ یعنی سچے ایمان والوں کو منافقوں سے الگ کر دے، دونوں کا رنگ صاف صاف اور جدا جدا نظر آنے لگے (اور اللہ محبت نہیں کرتا ظلم کرنے والوں سے) ظالمین سے مراد اگر مشرکین میں جو احد میں فریق مقابل تھے، تو یہ مطلب ہوگا کہ ان کے عارضی کام پانے کا سبب، یہ نہیں کہ خدا ان سے محبت کرتا ہے، بلکہ دوسرے اسباب میں اور منافقین مراد ہوں، جو عین موقع پر مسلمانوں سے الگ ہوئے تھے، تو یہ بتلا دیا کہ خدا کے نزدیک مبغوض تھے، اس لئے ایمان وشہادت کے مقام سے انہیں دور پھینک دیا گیا (اور سو اس واسطے کہ پاک وصاف کرے اللہ ایمان والوں کو اور مٹا دیوے کافروں کو) یعنی فتح وشکست بدلتی چیز ہے اور مسلمانوں کو شہادت کا مقام بلند عطا فرمانا تھا۔ مومن ومنافق کا پرکھنا، مسلمانوں کو سدھارنا، یا ذنوب سے پاک کرنا اور کافروں کو آہستہ آہستہ مٹا دینا منظور تھا کہ جب وہ اپنے عارضی غلبہ اور وقتی کامیابی پر مسرور مغرور ہو کر، کفر وطغیان میں بیش از بیش غلو کریں گے، خدا کے قہر وغضب کے اور زیادہ مستحق ہوں گے اس واسطے یہ

عارضی ہزیمت مسلمانوں کو ہوئی۔

☆اور یہی عارضی ہزیمت افغان والوں کے ساتھ ہوئی۔

☆یہی عارضی شکست گجرات والوں کے ساتھ ہوئی۔

☆یہی عارضی مایوسی فلسطین والوں کے ساتھ ہوئی۔

☆یہی عارضی ناکامی جمشید پروایودھیا والوں کے ساتھ ہوئی۔

پس اصل کامیابی اور انا فتحنالک فتحامبینا کا جھنڈا مستقبل میں لہریگا انشاء اللہ

سامعین کرام! آپ کے ذہنوں میں یہ بات گردش کررہی ہوگی کہ آخر باری تعالیٰ کفار و مشرکین، باغیان اسلام، باغبان دینی محمدی کی عارضی فتح کیوں دیتے ہیں؟ پس کافروں اور منافقوں کو ڈھیل دیا جانا، محض اللہ کی حکمت ہے، نیز واقعی اللہ تعالیٰ کبھی بھی کافروں سے راضی نہیں ہوسکتا، اسلئے وہ کسی مصلحت سے اگرانہیں مسلمانوں پر غلبہ دے دے، تو یہ وقتی غلبہ ہوگا اور آخرت میں تو کافروں اور منافقوں کا ٹھکانا جہنم ہے ہی۔ کافروں کو اپنی وقتی کامیابی پر ناچنے گانے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ یہ محض اسلئے ہے تاکہ ان کی سرکشی میں اوراضافہ ہو، اور بالآخر وہ خدائے قہار کے مزید غیظ وغضب کا شکار ہوں اور آخرت میں رسوا کن عذاب کے مستحق ہوں۔

ولا یحسبنَ الذین کفروا انما نملی لھم خیر لّانفسھم انما نملی لھم لیزداوا اثما ولھم عذاب مّھین۔

اور یہ نہ سمجھیں کافر کہ ہم جو مہلت دیتے ہیں ان کو کچھ بھلا ہے ان کے حق میں ہم تو مہلت دیتے ہیں ان کو تا کہ ترقی کریں وہ گناہ میں اور ان کیلئے عذاب ہے خوار کرنے والا۔ (آل عمران)

یعنی ظاہری فتح وکامرانی کی شکل میں یا لمبی عمروں میں اور خوش حالی اور دولت وثروت کی شکل میں جو ڈھیل کافروں اور منافقوں کو ملا کرتی ہیں تو انہیں خیال گذرتا ہے کہ ہم اگر مغضوب اور راندہ درگار ہوتے (جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں) تو ہم کو اتنی فراخی وخوش حالی ومہلت کیوں دی جاتی اور مسلمانوں کے مقابلے میں ہمیں جیت کیوں نصیب ہوتی واضح رہے کہ یہ مہلت دنیا ان کے حق میں کچھ بھلی بات نہیں کیوں کہ انہی مہلت دینے کا نتیجہ صرف یہ ہوگا کہ جن کو گناہ سمیت کفر پر مرنا ہے اور خوش حال وفراوانی اور کامیابی کے ظاہری نقشوں کو دیکھ کر اپنی آزادی اور اختیار سے جی بھر کر ارمان نکالیں اور گناہوں کا ذخیرہ فراہم کرلیں۔ وہ اس خوش فہمی میں مبتلا رہیں کہ ہم تو بڑی عزت اور شان وشوکت میں ہیں حالانکہ ذلیل وخوار کرنے والا عذاب ان کے لئے تیار ہے لہٰذا سوچ لیں کہ مہلت دنیا ان کے حق میں بھلا ہوا یا برا تفسیر عثمانی تبدیلی کے ساتھ قرآن پاک میں

Scanned by CamScanner

مسلمانوں کو صاف لفظوں میں یہ بتلا دیا ھیکہ ہم فتح ونصرت کو کبھی بھی ماضی میں بھی اپنی حکومتوں و مصلحت کے تحت کچھ وقتوں کیلئے انبیاء ورسل اور ان کے ماننے والوں سے ٹالتے رہے ہیں حتیٰ کہ وقت کے انبیاء ورسل کی مایوسانہ کیفیت اپنے عروج کو پہونچ جاتی تھی قرآن پاک نے اس صورت حال کی اس طرح بلیغ تصویر کھینچی ہے حتّیٰ اذا استائیس الرسل وظنّوا انهم قد كذبوا جاء هم نصرنا فنجی من نشاء ولا يرد باسنا عن القوم المجرمين (یوسف) یہاں تک کہ جب ناامید ہونے لگے اور خیال کرنے لگے کہ ان سے جھوٹ کہا گیا تھا، پہونچی ان کو ہماری مدد پھر بچا دیا جن کو ہم نے چاہا اور پھرتا نہیں عذاب ہماری قوم گنہگار ہے، دوسری آیت میں ارشاد ہے ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولمّا يأتكم مثل الذين خلوا من قبلكم مستهم الباساءُ والضرّاء وزلزلوا حتى يقول الرّسول والذين آمنوا معه متىٰ نصر الله الا انّ نصر الله قريب۔

کیا تم کو یہ خیال ہے کہ جنت میں چلے جاؤ گے، حالانکہ تم پر نہیں گذرے حالات ان لوگوں جیسے ہو چکے تم سے پہلے کہ پہنچیں ان کو سختی اور تکلیف اور جھڑ جھڑائے گئے یہاں تک کہ کہنے لگا رسول اور جو انکے ساتھ ایمان لائے تھے۔ کب آئیگی اللہ کی مدد سن رکھو اللہ کی مدد قریب ہے۔

Scanned by CamScanner

یعنی مہلت دیئے جانے اور عذاب میں تاخیر کی وجہ سے ان قوموں کو بھی دھوکہ ہوا تھا اور ان کے حوصلے بڑھ گئے تھے۔ علامہ عثمانیؒ فرماتے ہیں۔

یعنی تاخیر عذاب سے دھوکہ مت کھاؤ پہلی قوموں کو بھی مہلتیں دی گئیں اور عذاب آنے میں اتنی دیر ہوئی کہ شریک مشکرین بالکل بےفکر ہوئے بیش از بیش شرارتیں کرنے لگے یہ حالات دیکھ کر پیغمبروں کو انکے ایمان لانے کے کی کوئی امید نہ رہی، اور ادھر خدا کی طرف سے ان کو ڈھیل اس قدر دی گئی کہ مدّت دراز تک عذاب کے کچھ آثار نظر نہ آتے تھے، غرض دونوں طرف کے حالات وآثار پیغمبروں کے لئے عبرت انگیز تھے۔ یہ منظر دیکھ کر کفار نے خیال کرلیا کہ انبیاء سے دو وعدے ان کی نصرت اور ہماری ہلاکت کیلیئے کیئے گئے تھے۔ سب جھوٹی باتیں ہیں۔

عذاب وغیرہ کا ڈھکوسلہ صرف ڈرانے کے واسطے تھا۔ کچھ بعید نہیں کہ اس سے مایوسی کن اضطراب انگیز حالت میں انبیاء کے قلوب میں بھی یہ خیالات آنے لگے ہوں ک وعدۂ عذاب کو جس رنگ میں ہم نے سمجھا تھا۔ وہ صحیح نہ تھا یا وساوس وخطرات کے درجہ میں بے اختیار یہ وہم گزرنے لگے ہوں کہ ہماری توبہ اور منکرین کی ہلاکت کے جو وعدے کیئے گئے تھے۔ کیا وہ پورے کیئے جائینگے جیسے دوسری جگہ فرمایا وَزُلْزِلُوا حَتّٰی

یقول الرسُولُ والَّذِینَ آمنوا مَعَہٗ متی نَصرُاللّٰہ جب مجرمین کی بے خوفی اور انبیاء کی تشویش اس حد تک پہنچ گئی، اس وقت ناگہانی آسمانی مدد آئی۔ پھر جسکو خدا نے پایا یعنی فرمابردار مومنین کو محفوظ و مسنون رکھا اور مجرموں کی جڑ کاٹ دی یہاں خطرہ نہ گزرے کہ کیا ان سے بھی اللہ کی مدد سے مایوس ہوجایا کرتے تھے؟ اس سوال کا جواب علامہ عثمانیؒ نے اس طرح دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی غیر محدود رحمت و مہربانی سے مایوس ہونا کفر ہے۔ لیکن ظاہری حالات واسباب کے اعتبار سے ناامیدی کو نہیں یعنی یوں کہہ سکتے ہیں کے فلاں چیز کی طرف جہاں تک اسباب ظاہری کا تعلق ہے مایوس ہے لیکن حق تعالیٰ کی رحمت کاملہ سے مایوس نہیں حَتّٰـــی اِذا اِستَیئسَ الـرسل میں یہی مایوس مراد ہے جو ظاہری حالات وآثار کے اعتبار سے ہو رہا ہے نہ کہ پیغمبر خدا کی رحمت سے کب مایوس ہوسکتے ہیں۔ (لیکن ہم مسلمان عجلت پسند ہیں)

(زُلزِلُوا) کی قرآنی تعبیر کتنی ہمہ گیر، بلیغ اور خوف وامتحان کی اس زبردست کیفیت کو اجاگر کرتی ہے جس سے مسلمانوں اور خود انبیاء کو سابقہ پڑتھا۔ آج اگر مسلمانوں پر مشکل وقت آپڑا اگر دین کے نام لینے کی وجہ سے کفر وطاغوت کی تمام ترقی یافتہ طاقتوں کے ذریعہ پیچھا کیا جارہا ہے دوڑایا جارہا ہے انکے گرد جاسوس لگائے جارہے ہیں اور ان کی زندگی

Scanned by CamScanner

عزت اور انسانی حرمت کو نئے نئے طریقوں سے پامال کیا جارہا ہے تو چنداں جائے تعجب نہیں کہ یہ تو ایمان کی پختگی اور اسلامی احکام پر سختی سے قائم رہنے کا وہ "ٹیکس" ہے جو وفا کیش۔

حدیث صحیح میں ایک صحابیؓ سے مروی ہیکہ

کہ قلنا یارسول اللّٰہ الا تستمر لنا الا تدمو اللّٰہ لنا؟

فقال انّ من کان قبلکم کان احدکم یوضع المنشار علی مفرق راسہ الخ۔

ہم صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ ہمارے لئے اللہ سے نصرت کی دعا کیوں نہیں مانگتے؟

آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلی امتوں میں یہ ہوا کہ ان میں سے کسی کے بیچ سر پر آرا رکھ کر قدم تک دو حصوں میں چیر دیا گیا لیکن اسکی وجہ سے وہ دین سے نہیں پھرا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اللہ اس دین کو اتنا مکمل کر دیگا کہ ایک سوار "صنعاء" سے "حضرموت" (یہ دونوں جگہیں یمن میں ہیں) تک اس طرح بے خوف سفر کریگا کہ اسکو خدا کے سوا اور اپنی بکریوں کے سلسلے میں بھیڑیئے کے سوا کسی چیز کا خوف نہ ہوگا۔ لیکن تم لوگ عجلت پسند ہو۔ لہٰذا ہم مسلمانوں کو عجلت اور بے صبری سے کام نہیں لینا چاہئے اور یقین رکھنا چاہئے کہ اللہ کا وعدہ برحق ہے اور سچے رسول کی پیشن گوئی

Scanned by CamScanner

سچی ہے اللہ اس دین کو، دین پسندوں کو، دین کی نصرت کرنے والوں کو ضرور غلبہ دیگا، اہل ایمان کو عزت دیگا، دین کا کلمہ بلند کریگا، کافروں، منافقوں، اور یہود ونصاریٰ ومشرکین وملحدین کو ذلیل وخوار کریگا یہ اس کا اٹل فیصلہ، ناقابل تنسیخ تقدیر، لکھا ہوا وعدہ، اور اس کا وعدہ کہ وہ قولِ برحق ہے اور اللہ سے زیادہ بات کا پکا اور وعدے کا سچا بھلا کون ہوگا؟ فتح اور شکست وغلبہ اور جیت کا معاملہ دفعہ انسانوں کیلئے ابہام آمیز غیر واضح اور ناقابل فہم ہوتا ہے بعض دفع جو چیز ''فتح مبین'' نظر آتی ہے وہ ذلت آمیز شکست رسوا کن ہزیمت اور مٹی میں جلا دینے والی پستی ہوتی ہے، جب کہ وہ جو صورت حال ہزیمت نظر آتی ہے وہ زبردست فتح اور قابل افتخار کامیابی ہوتی ہے۔ انجام کار کو اللہ کے سوا کون جانتا ہے؟ وہی خالق خیر اور خالق شر ہے۔ لہٰذا کبھی چیز شر کے نقشے میں موجود ہوتا ہے، جب کہ خیر نظر آنے والی بات شر محض کا یقینی پیش خیمہ ہوتی ہے، اعتبار انجام کار کا ہے۔

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے فعسیٰ ان تکرھوا شیأ ویجعل اللہ فیہ خیراً کثیراً، تو شاید تم کو پسند نہ آوے ایک چیز اور اللہ نے رکھی ہو اور اس میں بہت خوبی نیز ارشاد باری ہے وعسیٰ ان تکرھوا سیئاً وّ ھو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیأ وھو شرّ لکم واللّٰہ یعلم وانتم لاتعلمون۔

اور شاید کہ تم بری لگے ایک چیز اور وہ بہتر ہو تمہارے حق میں اور شاید تم کو بھلی لگے ایک چیز اور وہ بری ہو تمہارے حق میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

سچ ہے کہ اللہ جانتا ہے ہم نہیں جانتے۔ لہٰذا وہ عواقب سے ہماری بنسب زیادہ واقف ہیں اور دنیا و آخرت میں ہماری اصلاح و فلاح کی باتوں کی زیادہ خبر رکھتے ہیں، ہمیں اسکے وعدے پر یقین کرنا چاہئے تا کہ ہم دنیا و آخرت کی کامرانیوں سے ہم کنار ہوں

مصیبت جھیلنا اور غموں میں مسکرانا میری فطرت ہے
ابھی تو زمانے کو صبر ایوبی دیکھانا

والحمد للہ رب العٰلمین

☆☆☆

Scanned by CamScanner

مظلومین افغانستان کی آواز

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین امابعد بقولہٖ تعالیٰ

وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا.

سامعین کرام واہل اسلام!

ابھی احقر جس عنوان پر گفتگو کرنا چاہتا ہے، وہ عنوان حقیقتاً ایک طرف دلوں کو لرزا دینے والا ہے تو دوسری طرف آنکھوں سے آنسو کے بجائے خون کی دھاریوں میں سمو دینے والا ہے۔ اس طرح ایک طرف اس عنوان سے واقف ہونے کے بعد جوش جہاد پیدا ہوتی ہے تو دوسری طرف حفاظت شریعت کی فکر لاحق ہوتی ہے۔

پس اس عنوان کو ہم اور آپ حضرات ''مظلومین افغانستان کی آواز'' کے اسم سے موسوم کرتے ہیں۔

بہرحال افغانستان کے خطرناک حادثات جو لاحق ہوئے ہیں سو دراصل اسرائیلوں کی ناپاک سازش تھی اور آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ اسرائیل ازل ہی سے اسلام کا جانی دشمن رہا ہے پس انہوں نے اپنی عداوت وبغاوت

Scanned by CamScanner

حسد وکینہ، بغض ونفرت کا اظہار دور جدید میں افغانستان کے حادثے کی شکل میں کیا اور حکومت امریکہ نے اسلام کی بیخ کنی کرنے میں تن من دھن کی بازی لگادی لیکن ایسے مواقع پر میں عام طور پر کہا کرتا ہوں۔

اسلام وہ پودا ہے کاٹو تو ھرا ہوگا
تم جتنا ہی تراشوگے وہ اور بڑا ہوگا

☆ کہ اسلام کی مخالفت۔

☆ قرآن کی مخالفت۔

☆ اہلِ ایمان کی مخالفت۔

☆ وحدانیت کی مخالفت۔

رسالت ونبوت کی مخالفت کرنے والے لاتعداد پیدا ہوتے رہے، مگر مذہب اسلام پر کچھ حرف نہ آیا اور نہ آئیگا۔

نیز ابتدائی زمانہ یعنی سید آدم علیہ السلام سے لیکر آخری نبی احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک **لا تعدوا لا تحصی** کے مصداق انبیاء کرام آتے رہے اور ہر ایک کی مخالفت کی گئی۔ کسی کو قتل کی دھمکی دی گئی تو کسی کو ساحر، و جادوگر ، پاگل و دیوانہ کہا گیا مگر پھر بھی انبیاء کرام کے مشن کا کچھ بگڑا نہیں۔ اسی طرح آج بھی اہل اسلام کے ساتھ طرح طرح کی ناپاک سازشیں کی جارہی ہیں کبھی افغانستان پر حملہ ہوتا ہے تو کبھی فلسطین کے مسلموں کو تہہ وبالا کرنے

Scanned by CamScanner

میں لگے رہتے ہیں، اور کبھی باشندگان گجرات کی عزت وآبرو مال ودولت پر حملہ کرتا ہے تو کبھی جمشید پور کے مسلمانوں کو نظر بندوق وبارود کیا جاتا ہے اور کبھی ایودھیا کے مساجد کو توڑ پھوڑ کرتا ہے، دوسری بات یہ ھیکہ اس دور حاضر کے اندر اگر ہندوؤں کے پاس مال ودولت کی ریل پیل ہوتی ہے اور کوٹھے درکوٹھے تیار ہوتے ہیں تو اسکی تفتیس وتحقیق نہیں۔

☆ ھندو ظلم کرتا ہے تو کوئی پوچھتا نہیں۔

☆ ھندو چوری ڈکیتی کرتا ہے تو کوئی انکواری نہیں۔

☆ ھندو زنا کرتا ہے تو کوئی سزا نہیں۔

☆ ھندو دوسروں کی عزتوں آبرو پر حملہ کرتا ہے تو کوئی عقاب نہیں۔

اہلِ ایمان کچھ کرے یا نہیں کرے ہر صورت میں ذلّت ورسوائی اور طرح طرح کی اذیتیں دیں جاتی ہیں جو کہ نا قابل برداشت ہیں۔

اور مزید تعجب تو اس بات پہ ھیکہ مدارس ہند، ہوں یا مدارس افغانستان، اگر ان مدرسوں کو کوئی ترقی ہوتی ہے تو فوراً حکومت کی طرف سے جانچ شروع ہوجاتی ہے۔ جناب والا! میں سوال کرنا چاہتا ہوں اگر مدارس اسلامیہ دہشت گردی کا اڈا ہے تو تمہیں آزادی کس نے دلائی ہے تمہیں غلامیوں کی زنجیر سے نجات کس نے دلائی، تمہیں عزّت وعظمت سے کس نے پر امن کیا، پس یہی کہا جائیگا کہ ان تمام امور میں مدارس

Scanned by CamScanner

اسلامیہ کا کافی رول رہا ہے۔ پس ہر ہر فرد و بشر خواہ دنیا کے کسی بھی گوشے کا رہنے والا ہو ان کو یہ حق حاصل ہے کہ مدارس اسلامیہ کی حمایت کرے کیوں کہ ان کی نسبت آقائے نامدار حضور اکرمؐ سے جوڑا ہوا ہے، پس جس طرح ان کے دین کی بقاء کیلئے جانی و مالی قربانیاں پیش کرنا جملہ مؤمنین پر لازم ہے پس اسی طرح مدارس اسلامیہ کی بقاء کیلئے خرچ کرنا ضروری ہے۔ لہٰذا اگر کوئی غیر ممالک کے مسلم مدد کرتے ہیں تو یہ بات قابل تحسین ہے ان کی تحقیق و تفتیش کرنا غیر دانشمندی کی بات ہے۔

محترم حضرات! باتیں طویل ہو رہی ہیں عرض یہ کرنا ھیکہ دنیا کا کوئی بھی مسلک خواہ مسلک اہلِ اسلام ہو یا ہندو دھرم یا مسلک اسرائیلی۔ ہر مذہب کے اندر جھوٹ، بہتان تراشی، غلط الزام (ان کے علاوہ اور بہت ساری چیزیں) ناجائز ہیں لیکن ان باتوں کے باوجود حکومت امریکہ (بوش) نے اسامہ بن لادن پر، بہتان و کذب بیانی کے ذریعہ یہ غلط الزام ڈالا جبکہ اسامہ بن لادن نے حکومت امریکہ کو چیلنج کیا تھا کہ امریکی بلڈنگ ٹوٹنے میں اگر میرا ہاتھ ہے تو ثبوت لاؤ؟ پھر میں مجرم ہوں لیکن باغیان اسلام یہ ثبوت لانے سے قاصر و عاجز رہے اور بغیر کسی ثبوت کے افغانستان کے

☆ امیر و غریب۔

☆عورت و مرد۔

☆لڑکے و لڑکی۔

☆بچے، بہو، بوڑھے۔

☆جوان و اطفال۔

☆مسلم و ہند۔

☆یہود و نصرا۔

ہر ایک فرد و بشر کو اس قدر دردناک تکلیفیں دیں گئی کہ ننھے منھے بچے بھوک و پیاس میں الجھ کر موت کے گھات اتر گئے۔

پس یہ تمام دہشت گردی امریکہ کی حکومت کی تھی اور ان مذکورہ دہشت گردی کے علاوہ اور کیا ہوسکتا ہے! اب میں پوچھتا ہوں کہ دہشت گرد کون ہے، دہشت پسند کون ہے، آتا نگ واد کون ہے، شر پسند کون ہے؟ اگر دہشت گرد اور انکا بانی دنیا کے اندر ہے تو غیر مسلم اور حکومت امریکہ!۔

دوسری بات یہ ھیکہ اسامہ بن لادن نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر تمہارے اندر طاقت و قوت ہے تو ہمارا تعاقب کرو اور بچے بوڑھے باشندگانِ افغانستان کو چھوڑ دو لیکن انہوں افغانستان کے اندر خون ریزی اور دہشت گردی پھیلاتے ہوئے ہوائی حملہ کیا جس کے اندر کافی انسانوں

جانوروں اور شجر و حجر کی جانیں نکلیں مثلاً

☆ عورتیں بیوہ ہوئیں۔

☆ بچے یتیم ہوئے۔

☆ لڑکیوں نے گھٹ گھٹ کر دم توڑا۔

☆ بوڑھے نظر خاک ہوئے۔

☆ جوان نشانۂ بم و بندوق ہوئے۔

پس ان تمام دہشت گردی خرافات پسندی، فسادات سازی، کے باوجود مسلمانان افغان اور جملہ اہلِ اسلام کو کہا جا رہا ہے کہ وہ دہشت گرد ہیں۔

جناب والا؟ میں پوچھنا چاہتا ہوں ان امریکہ دہشت گردوں سے کہ آپ سیدنا آدمؑ سے لیکر آخری نبی حضور اکرم ﷺ تک ایک بھی مثال پیش کر دیں کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ اسلام دہشت گرد ہے، مگر یہ مثال کبھی بھی نہیں مل سکتی اور دنیا کے اندر جو بھی انبیاء اکرامؑ تشریف فرما ہوئے ہر ایک سے صلہ رحمی، دل جوئی، محبت پسندی، تعلق سازی کی دعوت دی ان میں سے کسی نے بھی جان و مال، عزّت و آبرو، طاقت وقوت، پر حملہ نہ کیا اور نہ حملہ کرنے کی تعلیم دی بلکہ قرآن کریم نے دنیا کے اندر بھیجے ہوئے تمام انسان خواہ باشندگان افغان ہو یا گجرات، ہر ایک کیلئے کہا گیا لقد خلقنا

Scanned by CamScanner

الانسان فی احسن تقویم کہ ہم نے انسان کو ایک اچھے اور بہترین موتیوں کی لڑی میں پیرویا ہے نیز جس وقت حضور اکرمؐ کی بعثت ہوئی تھی تو دنیا کے چپہ چپہ، گوشہ گوشہ میں ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے جارہے تھے مگر آپؐ کی بعثت کے فوراً بعد ہی تمام مظالم ھباً منثورا ہو گئے نیز حضور اکرمؐ کے اخلاق، کردار افعال، کو دیکھ کر بلا تکلف ھندؤوں نے ایمان لایا، اور مخالفین کے ایمان لانین کے دوسرے اسباب یہ بھی تھے کہ محمد عربیؐ کا لایا ہوا۔ دین نے، ظلم وستم، زور زبردستی، کو ختم کرتے ہوئے عدل وانصاف، و محبت، والفت، تقویٰ و پرہیزگاری، قائم کیا چنانچہ قرآن مجید ان تمام چیزوں کا نقشہ کیا ہی خوب کھینچا ہے

☆لا اکراہ فی الدین.

☆لا یکلف اللّٰہ نفسا الاّ وسعھا.

☆یا یھا الذین آمنو کونو قوّامین بالقسط.

☆انما المؤمنون اخوۃ.

☆یایھا الناس اتّقوا ربّکم الذی.

☆لا یغتب بعضکم بعضا

اتنے ہی پہ بس نہیں بلکہ جب ہندوستان کے اندر گاندھی کی حکومت ہوئی اور گاندھی نے اسلام پر کچھ مطالعہ کیا، آقائے رحمت تاجدار

Scanned by CamScanner

بطحی ﷺ کے اخلاق جانا، قرآن کریم کے درروعزر کو پرکھا، پس ان تمام مراحل طے کرنے کے بعد گاندھی جی کے دل میں بات آئی کہ واقعی اسلام ایک اچھا مذہب چنانچہ انہوں ہندوستان کے معروف ومشہور عالم دین مجاہد جنگ آزادی، عارف باللہ حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ نوراللہ مرقدہٗ (بانی جامعہ رحمانی خانقاہ مونگیر وندوۃ العلماء لکھنو) کے پاس پہونچے اور انہوں نے حضرتؒ کے پاس اسلام کی اچھائی اور حسن خوبی کو عیاں کیا اور کہا کہ ہمیں حضور اکرمؐ کے اخلاق وکردار کے مطالعہ سے یہ بات دلوں کے اندر مستحکم ہوگئی کہ اسلام دنیا کے تمام مذاہب سے اشرف واجمل ہے۔ اسکے بعد حضرت نے فرمایا کہ گاندھی جی ''کون سی بات آپ کو بری لگی کہ اب تک اسلام قبول نہ کیا'' حضرت مونگیریؒ کے اس جملے پر گاندھی کا چہرہ شرم سے لال ہوگیا اور سوچنے لگا کہ کاش ہم اسلام قبول کرلیتے۔

پس ان تمام خصائل وفضائل کے بعد کوئی بھی انصاف پسند، عقلمند، ودانش ور، حضرات یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسلام یا اسامہ بن لادن دہشت گرد ہیں اگر کوئی ایسا کہتا ہے تو ان کی خیانت اور عدم دیانت داری ہے۔ حضرات سامعین کرام! غیر مسلم ایک سوال کیا کرتا ہے کہ اگر اسلام میں دہشت گردی نہیں ہے تو پھر اہل ایمان جہاد کیوں کرتے ہیں؟ پس سوال کا جواب احقر ماقبل میں بھی دے چکا ہے کہ جہاد اس عمل وکردار کا نام نہیں

ہے جس عمل کو حکومت امریکہ اور حکومت گجرات نے اختیار کیا ہے بلکہ جہاد نام ہے بیماری اور مرض دور کرنے کا اسکی مثال یوں لیجئے اگر کسی کے جسم میں کینسر ہو گیا اور وہ ماہر ڈاکٹر کے پاس جائے اور ڈاکٹر صاحب اس کی آپریشن کرے تو ایسی صورت میں کیا آپ کہیں گے کہ اس مریض کے ساتھ ڈاکٹر نے دہشت گردی کی ہے، آپ کیا بلکہ دنیا کا کوئی بھی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ ڈاکٹر صاحب نے اس مریض کے حق میں برا کیا ہے، نیز اگر کوئی ایسا کہتا ہے تو وہ دنیا کا سب سے بڑا احمق اور دیوانہ ہے۔

لہٰذا یہی مثال جہاد کی ہے کہ اس کے ذریعہ ہم اہل اسلام پر اس بیماری کو دور کرتے ہیں جو لوگوں میں پھیلی ہوتی ہے اگر اس بیماری کو دفع نہ کیا جائے تو دھیرے دھیرے نجماً نجماً، تدریجاً تدریجاً، پورے معاشرے کو خراب کردیگی اور یاد رکھیں کہ ایسی ایسی بیماریوں کا آپریشن کرنے والے آج ہندوستان میں ہوتے تو

☆ گجرات کی بری حالت نہ ہوتی۔

☆ فلسطین میں لوگ رسوا نہ ہوتے۔

☆ جمشید پور میں قتل وقتال نہ ہوتا۔

☆ بابری مسجد شہید نہ ہوتی۔

اور میں یہ عرض کردینا چاہتا ہوں کہ اگر اسلام کو بدنام کیا گیا اور

مسلمانوں کو نظر آتش کیا گیا تو پھر یقین کیجئے کہ وجاھدوا فی سبیل اللہ کا منظر نظر آئیگا اور ہم لوگ وانتم الاعلون ان کنتم مومنین کے مصداق ہوں گے (انشاء اللہ)

اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اسامہ شہید ہو گیا ہرگز نہیں بلکہ عنقریب ایک وقت آنے والا ہے کہ اسامہ جیسا ہزاروں شیر پیدا ہوں گے اور امریکہ کا بدلہ لیکر چھوڑیگا اور جن جن لوگوں نے مسلمانوں کو رسوا کیا ہے اور کرنے کے درپے ہیں وہ بھی اس بات پر دھیان دیں کہ خدارا اب بھی اپنے عادات واعمال سے بعض آجائیں۔۔۔۔۔نیز آخر میں، میں جملہ غیر مسلموں کیلئے ایمان کی دعوت پیش کرتا ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

☆☆☆

ہماری رسوائی کیوں؟

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد وانتم الاعلون ان کنتم مومنین

صدق اللہ العظیم

گرامی قدر ساتھیو گلشن اسلامیہ کے ہونہار و فرزندو!

آج احقر الوریٰ جس موضوع پر روشنی ڈالنا چاہتا ہے نہایت ہی حیرت انگیز وافسوس ناک ہے۔ جسے ہم اور آپ حضرات "ہماری رسوائی کیوں" کے لقب سے ملقب کرتے ہیں اور دنیا کا کوئی بھی مخلوق ہو خواہ حضرت انسان ہوں یا حیواناتِ ناحق اور چرند و پرندے ہوں یا درندے و چوپائے۔ کوئی بھی جنس اپنی رسوائی کو برداشت نہیں کرسکتا۔ لیکن آج ہماری اور آپ کی رسوائی تو درکنار بلکہ

☆ قرآن کی رسوائی۔

☆ احادیث نبوی کی رسوائی۔

☆ اہل ایمان کی رسوائی۔

سراپا اسلام کی رسوائی ہو رہی ہے آخر ایسا کیوں؟ کیا ہم نے کبھی

سونچا، سمجھا، کبھی جلوت یا خلوت میں ان باتوں پر دھیان دیا، ہرگز نہیں، پس ہماری رسوائی کی وجہ ایمان کی کمزوری ہے اگر ہمارا ایمان پختہ اور مستحکم ہوجائے تو یقین جانئے کہ دنیا کی کوئی بھی سوپر پاور طاقت ہمیں کچھ نہیں کرسکتی، اور ہمارے ایمان کے اندر اس وقت قوّت وتاوانائی آئیگی۔ کہ ہم کذب بیان، بہتان تراشی، چغل خوری، زنا کاری، اور معصیات کو چھوڑتے ہوئے ہم اپنے اخلاق کردار، اعمال درست کریں اور ہمارا ہر ہر قول اور ہر ہر بات اللہ اور اسکے رسولؐ کے اوامر ونواہی کے مطابق ہو، اور جب ہمارے اندر یہ تمام باتیں ہوں گی تو یقین کیجئے کہ

☆ ہمارا ایمان مثل علماء کرام ہوگا۔

☆ ہمارا ایمان مثل ائمہ کرام ہوگا۔

☆ ہمارا ایمان مثل تابعین ہوگا۔

☆ ہمارا ایمان مثل تبع تابعین ہوگا۔

☆ ہمارا ایمان مثل صحابہ کرامؓ ہوگا۔

☆ ہمارا ایمان مثل انبیاء کرامؑ ہوگا۔

اور ایسے ایسے ایمان ویقین کے اندر مزہ چاشنی بلذّت بے نظیر و بے مثل ہوتی ہے نیز آپ کو غزوۂ بدر کا واقعہ معلوم ہوگا کہ صحابۂ کرام کی جماعت صرف ایک سو تیرہ تھی اور باغیانِ اسلام ایک ہزار سے زائد تھے

پھر بھی اہلِ حق کے سر بلند رہے اور فتح یابی حاصل ہوئی، اس مختصر واقعہ سے سبق یہ حاصل کرنا ہے کہ صحابہ کرامؓ کا ایمان ویقین مستحکم اور سنت کے اندر کوئی فساد و کھوٹ نہ تھی۔

لہٰذا اگر ایمان ان جیسا ہو جائے تو آج بھی

☆ اسلامی حکومت۔

☆ اسلامی سلطنت۔

☆ اسلامی ریاست۔

☆ اسلامی عظمت۔

☆ اسلامی رفعت۔

☆ اسلامی عزّت مل سکتی ہیں۔

بہر حال آج جو ہمیں طرح طرح کی اذیتیں دی جارہی ہیں اور رسوا کیا جارہا ہے سو یہ دراصل اللہ تعالیٰ کی جانچ اور امتحان ہے نیز جس طرح اسکول اور مدارس کے طلبہ جب کامیاب ہوتے ہیں تو اسے ترقی دی جاتی ہے اور عزت وعظمت سے نوازا جاتا ہے پس اس طرح اگر ہم ان تمام امتحانات میں کامیاب ہوگئے تو یقین جانئے کہ عنداللہ ہماری عظمت ورفعت ہوگی۔

سامعین کرام! میں نے دوران خطبہ کلام اللہ شریف کی تلاوت

Scanned by CamScanner

کی، جس کے اندر باری تعالیٰ نے فرمایا تم ہی لوگ (مؤمن) سربلند اور عظیم مرتبہ والے ہوگے جب باری تعالیٰ نے یہ سند بخش دی تو پھر ہماری رسوائی کیوں ہوتی ہے؟ چنانچہ قرآن کریم کی بشارت کے مطابق ہماری سلطنت وریاست، حکومت ہونی چاہئے لیکن آج معاملہ برعکس ہے کہ ہماری رسوائیاں ہی ہوتی ہیں، آخر ایسا کیوں۔ سامعین کرام آپ کو سوچنا چاہئے کہ باری تعالیٰ نے جہاں یہ بشارت دی (وانتم الاعلون) اسی جگے اگلے جز کے اندر یہ بھی فرمایا ان کنتم مؤمنین۔ کہ ہاں ہاں تم دنیا کے اندر یقیناً ضرور سر بلند ہوگے مگر ایک شرط کے ساتھ کہ تم سچے اور پکے مؤمن ہو۔ اور سچے وپکے مؤمن ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے ہر ہر لمحات ہر ہر قدم واقوال قرآن وآحادیث کے عین مطابق ہو، اسکے خلاف نہ ہو۔

مگر ہمارا حال یہ ہے کہ

☆ ذکر اللہ دوکان کے مصروفیات میں ختم۔

☆ نماز ٹیوی دیکھتے میں ختم۔

☆ صدقات فلم دیکھنے میں ختم۔

☆ زکوٰۃ سگریٹ پان میں ختم۔

☆ فطرات تمباکو میں ختم۔

Scanned by CamScanner

☆حج ریاء میں ختم۔

☆روزہ عیاشی میں ختم۔

کلمۂ طیبہ برائی چغل خوری، غیبت، فحش کلامی، مخالفت، گالی گلوچ میں ختم، اب بھلا بتلائیں کہ ہمارے پاس ایمان کہاں رہا، جب ہمارے پاس ایمان نہیں رہا تو پھر کیسے اور کیوں پکے اور سچے مؤمن ہوسکتے ہیں۔ نیز وانتم الاعلون مشروط کے درجے میں ہے اور وان کنتم مؤمنین شرط کے درجے میں۔ لہٰذا جب ہمارے پاس شرط نہ رہی تو پھر مشروط کیسے حاصل ہوسکتی ہے۔ پس مشروط یعنی سربلندی اسی وقت ہوسکتی ہے جب کہ ہم جملہ اوامر ونواہی پر عمل کرنے کی سعی وکوشش کریں۔

حضرات!

دورحاضر میں ہماری رسوائی نہیں ہے بلکہ یہ رسوائی ہماری بلندی کی علامت ہے کیوں کہ اس طرح کی رسوائی واذیتیں انبیاء کرامؑ وصحابہ کرامؓ کے ساتھ بھی ہوئی تھی لیکن اس کے باوجود وہ حضرات اپنے دین اپنے مشن کو جاری رکھا۔ چنانچہ آج ان باغیانِ اسلام کا نام لینے والا کوئی نہیں ہے مگر انبیاء کرام، صحابہ کرام کے نام لینے والے کثرت سے موجود ہی نہیں بلکہ جملہ اہلِ ایمان ان کے نام پر جان نثار کرنے کیلئے مستعد ہیں اور ان کے مشن ودین کی حفاظت کی ذمہ داری خود باری تعالیٰ نے لی ہے چنانچہ ارشاد

Scanned by CamScanner

باری ہے انا نحن نزلنا لذکر وانا له لحافظون۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر دنیا کے اندر ہماری رسوائی ہورہی ہے تو کوئی مضائقے کی بات نہیں کیوں کہ اس بات کی خبر خود تاجدار بطحی احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دے دی چنانچہ ارشاد ہے الدنیا سجن للمومن کہ دنیا اہلِ ایمان کیلئے جیل خانہ اور جیل کے اندر یقیناً تکلیف، پریشانی، اذیت، مشقت ہوتی ہیں لہٰذا اگر یہاں ہمیں بیتاب و پریشان کیا گیا تو کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہاں ان تمام مصائب کا بدلہ ہمیں آخرت میں ملیگا اور ہمارے لئے جنت الفردوس وجنت النعیم وجنت الماویٰ کے حورعین وغلمان اور طرح طرح کی اشیائیں تیار ہیں لیکن آخرت میں کفار و مشرکین کیلئے جہنم کی بالخصوص جب الحزن کی دھکتی ہوئی آگ جو کہ گجرات وامریکہ وفلسطین کی آگ سے کئی گنا زیادہ ہے اور ان جہنموں کے دربان بھی اتنے سخت ہیں کہ نریندر مودی، بش، اٹل بہاری کے دربان ان کے سامنے صفر ہے لہٰذا ایسے ایسے دربان اور دھکتی آگ میں ان کو داخل کیا جائیگا اور وہاں کسی کی ایک بھی نہ چلے گی یعنی اس عدالت عظمیٰ میں

☆ نہ اٹل کی اٹل گیری چلے گی۔

☆ نہ ایڈوانی کی سیاست چلے گی۔

☆ نہ چندر شیکھر کی بغاوت چلے گی۔

☆ نہ نرندر مودی کی عصبیت پسندی چلی گی۔

☆ نہ بش کی بوس گیری چلے گی۔

بلکہ وہاں اگر باری تعالیٰ کے علاوہ چلے گی تو بامر الٰہی علماء کی چلے گی، اسامہ بن لادن کی چلے گی ملا عمر کی چلے گی، طالبان کی چلے گی اور ہر ہر اس افراد کی چلے گی جو اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے وتن من دھن کی بازی لگائی ہو۔

☆☆☆

Scanned by CamScanner

مدارس اسلامیہ کی ضرورت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہٖ نستعین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ الکریم امابعد بقولہ تعالیٰ من یرد اللّٰہ بہٖ خیراً یفقھہ فی الدین .

امّت محمدیہ کے شگفتہ پھولو!

آج احقر جس عنوان پر گفتگو کرنا چاہتا ہے سو اس عنوان کی نسبت نہ صرف آقائے رحمت جناب محمد رسول اللہؐ سے جوڑا ہوا ہے بلکہ اس کی نسبت خود رب کائنات حضرت حق جل مجدہٗ سے ملا ہوا ہے چنانچہ اس عنوان کو ہم اور آپ حضرات ''مدارس اسلامیہ کی ضرورت'' کے لقب سے ملقب کرتے ہیں بہرحال مدرسہ کا وجود سب سے پہلے باری تعالیٰ نے رکھی اور معلم اوّل خود حضرت حق رہے اور متعلم اوّل حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام تھے چنانچہ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خود قرآن کریم کی آیت عیاں ہے آدم الاسماء کلھا۔ کہ باری تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو تمام دنیوی چیزوں کے نام سکھلائے۔

اس طرح ثانیاً مدرسے کا وجود تاجدار بطحیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

Scanned by CamScanner

کی ذات اقدس نے رکھی چنانچہ اصحاب صفہ کی شکل میں آپؐ نے درس وتدریس کا کام انجام دیا اس طرح ان مدارس اسلامیہ کا سلسلہ منتقل ہوکر ہم تک پہونچ گیا پس جن اداروں کی نسبت اتنی اونچی وارفع واعظم ہوا سے کون بدنام کرسکتا ہے؟ اگر کوئی ان پر انگشت نمائی کرتا ہے تو گویا اس نے اللہ اور اسکے رسولؐ کے اوائر ونواھی پر انگشت نمائی کی نیز اہلِ اسلام پر ایک اہم ذمہ داری ہے کہ اگر کوئی مدراس اسلامیہ کو بدنام کرنے کے درپے ہیں تو اسے چاہئے کہ ان کا تعاقب کرے کیوں کہ مدارس، اسلام پھیلانے اور اللہ تعالیٰ اور ان کے رسولؐ کے احکامات کے پہونچانے کا آلہ عظمیٰ ہے اور انہی مدارس اسلامیہ کے ذریعہ ہم قرآن واحادیث کو صحیح طریقے سے سکھ سکتے ہیں، اگر ہمارے اور آپ کے درمیان یہ مدراس نہ ہوتے تو یقین جانئیے کہ ہم

☆ اللہ کی معرفت سے نا آشنا رہتے۔

☆ رسول اللہؐ کے احکامات سے اندھار ہتے۔

☆ قرآن کریم کی آیات سے اعمیٰ وعجمی رہتے۔

☆ احادیث نبویؐ سے ناواقف رہتے۔

حتی کہ ہمیں ماں، بہن بھائی باپ کے درمیان تمیز کرنے بھی نہیں آتا بہر حال ان مدارس اسلامیہ کے ذریعہ ہمیں طرح طرح کے فائدے

Scanned by CamScanner

حاصل ہوتے ہیں مدارس اسلامیہ کے شگفتہ پھولوں کی ضرورت انسان کو ہر لمحہ، ہر وقت، ہر ساعت، پڑتی ہے مثلاً جب بچے پیدا ہوتے ہیں تو مولوی کی ضرورت پڑتی ہے ان کے ختنہ کے مسائل کی نوبت آتی ہے تو مولوی کی ضرورت پڑتی ہے موت اگر آئی تو مولوی کی ضرورت پڑتی ہے،۔ گویا کہ مکمل اسلامی تعلیمات اوران کی بقاء مدارس اسلامیہ کے تحفظ پر موقوف ہے اگر مدارس اسلامیہ ختم ہو جائے تو کل اللہ اور اسکے رسول کا نام لینے والا نہ ہوگا۔

پس باغیانِ اسلام جو مدارس کے ختم کرنے میں تن من دھن کی بازی لگا رہے ہیں سو ان کی صرف ایک خواہش ہے کہ اللہ اور اسکے رسول کا نام لینے والا کوئی نہ رہے۔ پس وہ اپنی اس خواہش کی تکمیل کیلئے یہی سوچتے ہیں کہ مدارس نہ رہے، لیکن ڈنکے کی چوٹ میں آج یہ کہدینا چاہتا ہوں کہ اس مذہب کی حفاظت کی ذمہ داری خود باری تعالیٰ نے لیا ہے چنانچہ ارشاد باری ہے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ اور جس چیز کی حفاظت کی ذمہ داری باری تعالیٰ نے لی اسے کوئی نہیں مٹا سکتا خواہ دنیا کی تمام سوپر پاور طاقت ایک طرف ہو جائے اور مذہب اسلام صرف تنہا ایک طرف ہو جائے ۔ خیر مذہبِ اسلام (مدارس اسلامیہ) کو ختم کرنے میں سب سے پہلے فرعون، ہامان، قارون، شداد، دست درازی کی تھی لیکن

Scanned by CamScanner

انکو مٹانے والے خود مٹ گئے کہ آج انکا کوئی نام لینے والا نہیں رہا، اور نہ رہیگا۔

نوجوانانِ اسلام! مدارس اسلامیہ کو بدنام کرنے کی ہر ایک باغیانِ اسلام نے کوشش کی اور کھلے عام اخباروں اور جلسوں کے ذریعہ افسران (غیر مسلم) نے یہ خبر شائع کیا کہ مدارس اسلامیہ دہشت گری کا اڈا ہے (نعوذ باللہ) جب یہ خبر عام ہوئی تو جانشیں حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد سالم صاحب القاسمی مہتمم وقف دار العلوم دیو بند اور جانشیں امیر شریعت مفکر اسلام محسن امت حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی (سجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر و سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ) نے ان غلط الزامات و بہتانات کے ھباءً منثورا کرنے میں تن من دھن کی بازی لگادی چنانچہ جب مدارس اسلامیہ کے خلاف وزارتی گروپ کی رپورٹ میں یہ کہا گیا تھا کہ ایسے ایسے ادارے آر۔ایس ایس اور دہشت گرد کے اڈے ہیں پس ایسے برے خیالات کے تعاقب کیلئے حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی اور دیگر بزرگانِ دین پارلیمنٹ تشریف لے گئے اور حضرت رحمانی مدظلہ العالی نے اپنے وفد کی ترجمانی کرتے ہوئے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی سے فرمایا کہ کارگل کے حادثہ کے بعد وزیر اعظم نے گروپ آف منسٹرس کی تعین کی تھی جس کا مقصد ملک کے داخلی حفاظتی انتظام کا جائزہ لینا اور اس پر

Scanned by CamScanner

مفصل رپورٹ دینا تھا مسلمانانِ ہند ملک کے داخلی حفاظتی انتظام کے متعلق خود بہت حساس ہیں اور وطن عزیز کی حفاظت کو مضبوط رکھنے کے اقدام کی نہ صرف تائد کرتے ہیں، بلکہ اس سلسلہ میں وہ ہمیشہ اپنی ذمہ داری انجام دیتے رہے ہیں۔ مولانا محمد ولی صاحب رحمانی نے فرمایا کہ اگر گروپ آف منسٹرس نے داخلی حفاظتی نظم کے متعلق ۱۳۵ صفحہ کی رپورٹ کے بعض پیراگراف میں مدارس اسلامیہ پر کسی تحقیق کے بغیر غیر واقعی ریمارکس درج کئے ہیں۔

مدارس کا رشتہ دہشت گردی اور آئی ایس آئی کی سرگرمیوں سے جوڑا گیا ہے اور غیر ملکی رابطہ کو واضح کیا ہے جسکا کوئی ثبوت آج تک نہیں پیش کیا گیا، افواہوں اور غیر مصدقہ بیانات وزراء کی رپورٹ کا حصہ بنادینا افسوس ناک ہے انہوں نے کہا کہ آزادی کی جنگ میں ۱۸۵۷ء سے لیکر ۱۹۴۷ء تک انیس ہزار علماء نے اس میں جان کی قربانی دی ہیں۔ مدارس نے آزادی کی فوج تیار کی ہے۔

آزادی کے بعد بھی یہ مدارس کمزوری مالی حالت کے باوجود علم کو پھیلانے اور اچھا انسان بننے کی تربیت دیتے رہے ہیں نوجوانِ طلبہ کی بے راہ روی کے عام رجحان کو دیکھا جائے تو یہ حیرت انگیز حقیقت سامنے آئی ہے کہ ملک میں ہزاروں مدارس ہیں مگر آزادی کے ترپین برس گذرنے کے بعد بھی پورے ملک ترپین طلبہ

مدارس کے خلاف کوئی کریمنل کیس کسی کورٹ میں نہیں چلا ہے۔ یہ مدرسہ والوں کو پریشان کیا جارہا ہے خاص طور پر ابھی پورے یوپی میں مدارس نشانہ پر ہیں، ابتک ایک دو مقامات پر مدرسوں کے طالب علم کے معاملہ کو پولیس کورٹ لے گئی اور کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ ان کے خلاف کوئی ثبوت وشہادت نہیں ہے اور کوئی کیس نہیں بنتا وزیر اعظم کے دریافت کرنے پر حضرت مولانا محمد ولی رحمانی نے بتایا کہ ایسا میرٹھ ضلع کے ہاپوڑ میں ہوا ہے۔ الہ آباد میں بھی ایک مدرسہ کے اساتذہ کے ساتھ پولیس نے بڑی زیادتی کی اور کسی بھی شہادت کے بغیر بے بنیاد شبہ کے تحت سخت اذیتیں دیں۔

اور اس طرح پولیس کے ظلم کے سلسلے جاری ہیں۔ مولانا رحمانی نے کہا کہ وزاتی گروپ کی رپورٹ کے مدارس سے متعلق حصے غیر واقعی اور اصلیت سے بالکل دور ہیں ذمہ داری کی غیر ذمہ داریوں کو دور کرنے کیلئے رپورٹ کے اس حصہ کا حذف کرنا ضروری ہے مولانا عبید اللہ خان اعظمی ایم پی نے کہا تھا کہ راجستھان اور گجرات کے دورہ کے موقع پر بعض افسروں نے مسجد مندر اور مدارس کی سرگرمیوں کے سلسلہ میں شبہ کا اظہار کیا تھا تو میں نے کہا تھا کہ ان پر نگاہ رکھی جائے مسلمانوں کے خلاف کوئی رپورٹ میرے علم میں نہیں ہے مدارس کا بہت اہم رول رہا ہے۔ یہ تعلیم اور تربیت کے مراکز ہیں۔

مولانا ولی رحمانی صاحب نے کہا جن مدارس کے بارے میں شکایت آتی ہے۔ انکی انکوائری پارلیمنٹ کی جوائنٹ کمیٹی کے ذریعہ کرالی جائے لیکن چند مدارس پر شبہ کی وجہ سے ملک کے تمام مدارس کے خلاف رائے قائم کرلنا ظلم ہے وزیر اعظم نے کہا کہ یہ رائے اچھی ہے۔

(بحوالہ روزنامہ اخبار مشرق دہلی ۲/۸/۲۰۰۲ اور دوسرے اخبارات)

وزراتی گروپ کی رپورٹ مدارس کے خلاف نہیں وزیر اعظم

وزیر اعظم اٹل بہاری باجپئی نے اس بات کی تردید کی ہے کہ ہندوستان کے مدارس اسلامیہ میں کوئی ملک مخالف سرگرمیاں نہ ہوئی ہے۔ وہ آج اپنی رہائش گاہ پر مسلم دانشوروں کے ایک وفد سے خطاب کررہے تھے۔ جوان سے ملنے آیا تھا اس وفد میں علماء دانشور اور دیگر شعبوں سے وابستہ اہم شخصیات شامل تھے۔ وفد کی قیادت کوئلہ کے وزیر مملکت جناب عمر فاروق بھی موجود تھے وزیر اعظم نے کہا کہ گذشتہ مسلم علماء کا ایک وفد ان سے ملا تھا اور شکایت کی تھی کہ وزراتی گروپ نے مدارس کے سلسلہ میں اپنی جو رپورٹ دی ہے اس میں مدارس کو ملک کی داخل سلامتی کیلئے، خطرناک بتایا گیا ہے کہ بہت سارے مدارس میں آئی ایس آئی کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس شکایت کے بعد انہوں نے یہ رپورٹ منگا کر اسکا مطالعہ کیا اس میں مدارس کے خلاف کوئی رپورٹ نہیں ہے وزیر اعظم

نے وزراتی گروپ کی رپورٹ کے اس حصّے کو پڑھ کر سنایا جو مدارس سے متعلق ہیں انہوں نے کہا کہ مدارس مذہبی وروحانی تعلیم کی آماجگاہ ہیں اور یہاں پر بچوں کی اخلاق اور روحانی تربیت کی جاتی ہیں۔ اتنے ہی پہ بس نہیں بلکہ آگے حکومت ہند نے یہ بھی کیا کہ مسلمانوں کو پاکستان کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی کی سرگرمیوں سے جوڑنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ہے کیوں کہ ان مدارس نے ہندوستان کی جنگ آزادی میں اہم رول ادا کیا ہے وزیراعظم نے رپورٹ پڑھ کر جو قصہ سنایا اس میں صاف صاف کہا گیا ہے کہ مدرسوں کو آئی ایس آئی کی سرگرمیوں سے جوڑنے والی رپورٹیں بے بنیاد ہیں۔

حکومت ہند کے ان بیانات کے بعد ترجمان علماء ہند مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی نے حکومت سے کہا کہ آپ کے بیان سے رپورٹ کا معاملہ تو صاف نہیں ہوتا۔

لکھی چیز کو باجپائی جی کے جملے مٹا نہیں سکتے، ہاں سچائی کو ان کی زبانی ایک بار پھر شرمسار ہونا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ آج یہ رپورٹ سفارش کے درجہ کی چیز ہے، جس طرح آل انڈیا مجلس مشاورت نے وہی موضوع پر نمائندہ کنونشن کیا اور حکومت و سونیا گاندھی مکمل بات چیت کی، اگر مسلم جماعتیں، مسلم تنظیمیں، علماء کرام، رہنمایان ملّت بروقت اس رپورٹ کے

خلاف آواز بلند متنبہ کریں اور کہ حکمت عملی نہیں اپنائیں گے تو یہی سازش

☆یہی زعم حکومت۔

☆یہی سیاست حکومت۔

☆یہی فکر حکومت۔

یہی گڑھی ہوئی غلط باتیں کل حکومت ہند کی پالیسی ہوگی، پھر سارے مدارس شبہ کے دائرہ میں ہوں گے اور بالآخر حکومت جملہ مدارس اسلامیہ کو ختم کرنے کے درپے ہوں گے۔

لہٰذا تمام اہلِ اسلام پر لازم وضروری ھیکہ جب کہیں ایسی ایسی باتیں درپیش ہوں تو ان کا تعاقب کریں۔

نوجوانانِ ملت!۔ اسلام اور دینی باتیں پھیلانے کا آلہ عظمیٰ مدارس اسلامیہ کی حفاظت ہمارا ایک دینی فریضہ ہے اور دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شیخ طریقت حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ العالی کے سایۂ عاطفت کو ہم لوگوں پر تادیر قائم رکھے (آمین)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امت مسلمہ آج کہاں کھڑی ہیں

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسّلام علیٰ
سیدنا ومولانا محمد خاتم النبین، وعلی الہ واصحابہ
اجمعین

وعلیٰ کل من اتبعھم باحسان الیٰ یوم الدین.

امابعد!

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے، آج کی گفتگو کا موضوع یہ ہے کہ:''اف امتِ مسلمہ کہاں کھڑی ہیں؟'' یہ ایک ایسا موضوع ہے جس کے بہت سے پہلو ہیں۔ امت مسلمہ سیاسی اعتبار سے کہاں کھڑی ہیں؟ معاشی اعتبار سے کہاں کھڑی ہیں؟ اخلاقی اعتبار سے کہاں کھڑی ہیں؟ غرض مختلف حیثیتوں سے اس سوال کو مختلف صورتیں دی جاسکتی ہیں۔ جن میں سے ہر ایک حیثیت مفصل گفتگو کی محتاج ہے، اور تمام حیثیتوں کا ایک نشست میں احاطہ مشکل ہے، لہٰذا میں اس وقت اس سوال کے صرف ایک پہلو پر مختصراً کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، اور وہ یہ کہ امتِ مسلمہ فکری اعتبار سے کہاں کھڑی ہے؟ آج جب ہم امت مسلمہ کی موجودہ حالت کا جائزہ

Scanned by CamScanner

لیتے ہیں تو دو قسم کے متضاد تاثرات ہمارے سامنے آتے ہیں۔ ایک تاثر یہ ہے کہ امت مسلمہ زوال اور انحطاط کا شکار ہے۔ چنانچہ آج کل امت مسلمہ کی زبوں حالی اور بدحالی کا تذکرہ زبان زد رہتا ہے۔ لیکن دوسری طرف اسی ماحول میں اسلامی بیداری عربی میں " الصحوۃ الاسلامیۃ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، کا تذکرہ بھی زور وشور کے ساتھ کیا جارہا ہے۔

پہلے تاثر کا خلاصہ یہ ہے کہ امت مسلمہ زوال پذیر ہے، اور زبوں حالی کا شکار ہے۔ اور دوسرے تاثر کا نتیجہ یہ ہے کہ امت مسلمہ کے ساتھ غیر معمولی توقعات اور امیدیں وابستہ کی جارہی ہیں، بعض اوقات پہلے تاثر سے مرعوب اور مغلوب ہو کر ہم مایوسی کے شکار ہونے لگتے ہیں۔ اور بعض اوقات دوسرے تاثر سے اثر لے کر ضرورت سے زیادہ توقعات اور امیدیں وابستہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

میری ناچیز گزارش یہ ہے کہ حق ان دونوں انتہاؤں کے درمیان ہے، یہ بھی اپنی جگہ درست ہے کہ ہم بحیثیت ایک امت کے زوال اور انحطاط کے شکار ہیں اور یہ بھی اپنی جگہ درست ہے کہ اسی زوال اور انحطاط کے دور میں ایک اسلامی بیداری کی لہر پورے عالم اسلام میں محسوس ہو رہی ہے۔ لیکن ہمیں نہ تو اتنا اور قنوطیت کا شکار ہونا چاہئے جو ہمیں بے عمل

Scanned by CamScanner

بنادے، اور نہ اسلامی بیداری کے محض عنوان اور اصطلاح سے متاثر ہوکر اس سے اتنی توقعات وابستہ کرنی چاہئیں کہ ہم اپنی اصلاح سے غافل ہوجائیں۔ بلکہ حق ان دونوں انتہاؤں کے درمیان ہے۔ اور اسی وجہ سے یہ موضوع بہت اہمیت رکھتا ہے کہ اس امت کو کہاں جانا ہے؟ اور کس طرح جانا ہے؟ اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے میں ان دونوں انتہاؤں سے قدرے ہٹ کر اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہوئے ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ الحمدللہ، اس بات کے باوجود کہ ہم بہت سے شبعوں اور زندگی کے گوشوں میں نہ صرف یہ کہ زوال کا شکار ہیں بلکہ زوال پذیر ہیں، یہ احساس امتِ مسلمہ کے تقریباً ہر خطے میں پیدا ہو رہا ہے کہ ہمیں اپنی اصل کی طرف لوٹنا چاہئے۔ اور بحیثیت ایک مسلمان کے اس دین اسلام کو روئے زمین پر نافذ کرنا چاہئے۔ اسی احساس کو آج کل کی اصطلاح میں " الصحوۃ الاسلامیۃ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عجیب وغریب قدرت کا کرشمہ ہے کہ عالم اسلام کی سیاسی باگ ڈور جن ہاتھوں میں ہے، اگر ان کو دیکھا جائے تو ایسا لگتا ہے کہ اسلام سے دوری کی انتہا ہوچکی ہے۔ ایک امر میرے ساتھ پیش آیا، اور اگر بذاتِ خود میرے ساتھ پیش نہ آتا تو میرے لئے شاید اس پر یقین کرنا مشکل ہوتا۔ لیکن چونکہ خود میرے ساتھ پیش آیا اس لئے یقین

کئے بغیر چارہ نہیں، میرا ایک وفد کے ساتھ ایک مشہور اسلامی ملک میں جانا ہوا، ہمارے وفد کی طرف سے یہ تجویز ہوئی کہ سربراہ مملکت سے ملاقات کے وقت ان کی خدمات میں وفد کی طرف سے قرآن کریم کا ہدیہ پیش کیا جائے، لیکن سربراہ مملکت کو تحفہ پیش کرنے سے پہلے پروٹوکول سے رابطہ کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ وفد کی طرف سے پروٹوکول کو اطلاع دی گئی کہ یہ تحفہ وفد پیش کرنا چاہتا ہے، ایک دن کے بعد ہمیں افسر مہمانداری نے پیغام دیا کہ وفد کی طرف سے سربراہ مملکت کو قرآن کریم کا تحفہ پیش نہیں کیا جاسکتا، وجہ اس کی یہ ہے کہ اگر ان کو یہ تحفہ پیش کیا جائے گا تو ملک میں بسنے والی غیر مسلم اقلیت کے دلوں میں غلط فہمیاں پیدا ہونے کا امکان ہے چنانچہ ہم سے معذرت کرلی گئی کہ قرآن کریم کے بجائے کوئی اور تحفہ پیش کریں۔ سرکاری اور سیاسی اقتدار کی سطح پر اسلام سے وابستگی کا تو یہ حال ہے۔

لیکن یہ جواب سننے کے بعد اسی روز شام کو ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جانے کا اتفاق ہوا، مسجد نوجوان لڑکوں سے بھری ہوئی تھی، عمر رسیدہ افراد کے مقابلے میں نوجوانوں کی تعداد زیادہ تھی، نماز کے بعد وہ سارے نوجوان ایک جگہ بیٹھ کر اپنی زبان میں گفتگو کررہے تھے، پتہ کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ ان کا روزانہ کا معمول ہے کہ نماز کے بعد دین سے متعلق کوئی کتاب پڑھ کر سناتے ہیں اور آپس میں اس کا مذاکرہ کرتے

ہیں۔لوگوں نے بتایا کہ یہ سلسلہ صرف اس ایک مسجد کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ پورے ملک کی تمام مساجد میں یہ طریقہ جاری ہے، جبکہ ان نوجوانوں کی رسمی تنظیم کوئی نہیں ہے، اور نہ رسمی طور پر آپس میں رابطے کا کوئی تعلق ہے۔اس کے باوجود ہر مسجد میں یہ سلسلہ قائم ہے۔

اس سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ سیاسی سطح پر اور اقتدار کی سطح پر اسلام کے ساتھ کیا رویہ ہے، اور نئی نسل میں اور نوجوانوں میں اسلام کے ساتھ وابستگی کا کیسا مظاہرہ ہورہا ہے۔بہر حال بحیثیت مجموعی عالم اسلام کے حالات پر غور کرنے سے یہ نظر آئے گا کہ سیاسی اقتدار عام طور پر اسلام کے بارے میں یا تو معاندانہ رویہ رکھتا ہے یا کم از کم لاتعلق ہے، اس کو اسلام سے کوئی سروکار نہیں۔اس سے کوئی دلچسپی نہیں، الا ماشاء اللہ۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ عوام کے اندر، خاص طور پر نوجوانوں کے اندر ایک بیداری کی لہر ہے، اور عالمِ اسلام کے مختلف خطوں میں یہ تحریک عملی طور ہر چل رہی ہے کہ اسلام کو اپنی زندگی کے اندر نافذ کیا جائے، اور اس کو عملی طور پر برپا کیا جائے

یہ درست ہے کہ اس راستے میں قربانیوں کی کمی نہیں، بہت سے ملکوں میں اسلام کو نافذ کرنے کے لئے جو تحریکیں چلی ہیں، اور اس انداز سے چلی ہیں کہ لوگوں نے انکے لئے اپنی جان، مال اور جذبات کی بیش بہا قربانیاں پیش کیں ۔ سچی بات یہ ہے کہ وہ ہمارے لئے قابل فخر

Scanned by CamScanner

ہیں۔ مصر میں، الجزائر میں اور دوسرے اسلامی ممالک میں جو قربانیاں دی گئیں، خود ہمارے ملک کے اندر اسلام کے نام پر، اسلامی شریعت کے نفاذ کی خاطر لوگوں نے اپنی جان و مال کی قربانیاں پیش کیں، وہ ایک ایسی مثال ہے جس پر امت بلاشبہ فخر کرسکتی ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دلوں میں ایمان کی چنگاری باقی ہے۔

لیکن ان ساری قربانیوں، ساری کوششوں اور کاوشوں کے باوجود ایک عجیب منظر یہ نظر آتی ہے کہ کوئی تحریک ایسی نہیں ہے جو کامیابی کی آخری منزل تک پہنچی ہو، یا تو وہ تحریک بیچ میں دب کر ختم ہوگئی، یا اس کو دبا دیا گیا، یا خود وہ تحریک آگے چل کر شکست و ریخت کا شکار ہوگئی جس کے نتیجے میں اس تحریک کے جو مطلوبہ ثمرات تھے وہ حاصل نہ ہوسکے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس صورت حال کا بنیادی سبب کیا ہے؟ اس لئے کہ یہ بیداری کی تحریکیں اٹھ رہی ہیں، قربانیاں بھی دی جارہی ہیں، وقت بھی صرف ہورہا ہے، محنت بھی ہورہی ہے، اس کے باوجود کامیابی کی کوئی واضح مثال سامنے نہیں آتی۔ ہم میں سے ہر شخص کو اس پہلو پر غور کرنے کی ضرورت ہے، میں ایک ادنیٰ طالب علم کی حیثیت سے اس پر جو غور کرسکا ہوں وہ آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں، کہ اس صورت حال کے بنیادی اسباب کیا ہیں؟ اور ہم کس طرح ان کا ازالہ کرسکتے ہیں؟

Scanned by CamScanner

اس سلسلے میں جو بات کرنا چاہتا ہوں، وہ بہت نازک بات ہے، اور مجھے اس بات کا بھی خطرہ ہے کہ اگر اس بات کی تعبیر میں تھوڑی سی بھی لغزش ہوئی تو وہ غلط فہمیاں پیدا کر سکتی ہے۔ لیکن میں یہ خطرہ مول لے کر ان دو پہلوؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں، جو میرے نزدیک اس صورت حال کا بنیادی سبب ہیں۔ اور جن پر ہمیں سچے دل سے اور ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔

محترم حضرات! اسلامی تحریکوں کے بار آور نہ ہونے کا ایک سبب جو ہر شخص جانتا ہے وہ یہ ہے کہ غیر مسلم طاقتوں کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کو دبانے کی سازشیں کی جاری ہیں، اس سبب کا مفصل تذکرہ کرنے کی ضرورت نہیں، اس لئے کہ ہر مسلمان اس سے واقف ہے۔ لیکن میرا ذاتی ایمان یہ ہے کہ غیر مسلموں کی سازشیں امتِ مسلمہ کو نقصان پہنچانے کے لئے کبھی بھی اس وقت تک بار آور نہیں ہو سکتیں جب تک خود امت مسلمہ کے اندر کوئی خامی یا نقص موجود نہ ہو، بیرونی سازش ہمیشہ اس وقت کامیاب ہوتی ہے، اور ہمیشہ اس وقت تباہی کا سبب بنتی ہے جب ہمارے اندر کوئی نقص آجائے، ورنہ حضور اقدس ﷺ سے لے کر آج تک کوئی دور سازشوں سے خالی نہیں رہا۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز

چراغِ مصطفوی سے شرار بولہبی

لہٰذا یہ سازش نہ کبھی ختم ہوئی ہے، اور نہ کبھی ختم ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس سے پہلے ابلیس پیدا ہو چکا تھا، لہٰذا یہ توقع رکھنا کہ سازشیں بند ہو جائیں گی، یہ توقع بڑی خود فریبی کی بات ہے۔

اب ہمارے لئے سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ نقص اور خامی اور خرابی کیا ہے، جس کی وجہ سے یہ سازشیں ہمارے خلاف کامیاب ہورہی ہیں؟ اور یہ سوچنے کی ضرورت اس لئے ہے کہ آج جب ہم اپنی زبوں کا تذکرہ کرتے ہیں تو عموماً ہم سارا الزام اور ساری ذمہ داری ان سازشوں پر ڈالتے ہیں کہ یہ فلاں کی سازش سے ہورہا ہے۔ یہ فلاں کا بویا ہوا بیج ہے، اور خود فارغ ہو کر بیٹھ جاتے ہیں حالانکہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ خود ہمارے اندر کیا خرابیاں اور کیا خامیاں ہیں؟ اس سلسلے میں دو بنیادی چیزوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں، جو میری نظر میں ان ناکامیوں کا بہت بڑا سبب ہے۔

ان میں سے پہلی چیز شخصیت کی تعمیر کی طرف توجہ کا نہ ہونا ہے، اس سے میری مراد یہ ہے کہ ہر پڑھا لکھا انسان یہ بات جانتا ہے کہ اسلام کی تعلیمات زندگی کے ہر شعبے سے متعلق ہیں، ان میں سے بہت سے احکام اجتماعی نوعیت کے ہیں اور بہت سے احکام انفرادی نوعیت کے ہیں۔ بہت

Scanned by CamScanner

سے احکام انفرادی نوعیت کے ہیں۔ بہت سے احکام کا خطاب پوری جماعت سے ہے اور بہت سے احکام کا خطاب ہر ایک فرد سے علیحدہ علیحدہ ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ اسلام احکام میں اجتماعیت اور انفرادیت دونوں کے درمیان ایک مخصوص توازن ہے، ان توازن کو قائم رکھا جائے تو اسلامی تعلیمات پر یکساں طور پر عمل ہوتا ہے۔ اور اگر ان میں سے کسی ایک کو یا تو نظر انداز کر دیا جائے، یا کسی پر ضرورت سے زیادہ زور دیا جائے اور دوسرے کی اہمیت کو کم کر دیا جائے تو اس سے اسلام کی صحیح تطبیق سامنے نہیں آسکتی، اجتماعیت اور انفرادیت کے درمیان جو توازن ہے ہم نے ان توازن میں اپنے عمل اور اپنی فکر سے ایک خلل پیدا کر دیا ہے اور اس کے نتیجے میں ہم نے ترجیحات کی ترتیب الٹ دی ہے۔

گرامی قدر ایک زمانہ وہ تھا جس میں وہ سیکولرازم کے پروپیگنڈے کی وجہ سے لوگوں نے اسلام کو مسجد اور مدرسے اور نماز روزے اور عبادات تک محدود کر لیا تھا، یعنی اسلام کو اپنی انفرادی زندگی تک محدود سمجھ لیا تھا، اور سیکولرازم کا فلسفہ بھی یہی ہے کہ مذہب کا تعلق انسان کی انفرادی زندگی سے ہے۔ انسان کی سیاسی، معاشی اور معاشرتی زندگی کسی مذہب کے تابع نہیں ہونی چاہئے۔ بلکہ وہ مصلحتِ وقت کے تابع ہونی چاہئے۔ اس غلط فلسفے اور غلط فکر کی تردید کے لئے ہمارے معاشرے کے اندر اہل فکر کا ایک بڑا طبقہ وجود میں آیا، جس نے اس فکر کی تردید کرتے ہوئے بجا طور پر یہ کہا کہ

Scanned by CamScanner

اسلام کے احکام عبادات، اخلاق اور صرف انسان کی انفرادی زندگی کی حد تک محدود نہیں، بلکہ وہ احکام زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہیں، اسلام پر اجتماعیت پر بھی اتنا ہی زور ہے جتنا انفرادیت پر ہے۔

لیکن ہم نے اس فکر کی تردید میں اجتماعیت پر اتنا زور دیا کہ اس کے نتیجے میں انفرادی احکام پس پشت چلے گئے، اور نظر انداز ہو گئے، یا کم از کم عملی طور پر غیر اہم ہو کر رہ گئے۔۔۔۔ مثلاً ایک نقطۂ نظر یہ تھا کہ دین کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔

"دع ما لقیصر لقیصر وما للہ للہ"

یعنی جو قیصر کا حق ہے، وہ قیصر کو دو۔ جو اللہ کا حق ہے، وہ اللہ کو دو، گویا کہ دین کو سیاست میں لانے کی کوئی ضرورت نہیں، اور اس طرح دین کو سیاست سے دیس نکالا دیدیا گیا۔

اس غلط نقطۂ نظر کی تردید میں ایک اور فکر سامنے آئی جس نے دین کے سیاسی پہلو پر اتنا زور دیدیا کہ یہ سمجھا جانے لگا کہ دین کا مطمح نظر ہی ایک سیاسی نظام کا قیام ہے۔ یہ بات اپنی جگہ غلط نہیں تھی کہ سیاست بھی ایک ایسا شعبہ ہے جسکے بارے میں اسلام کے مخصوص احکام ہیں۔ لیکن اس بات کو یوں کہا جائے کہ دین درحقیقت سیاست ہی کا نام ہے، یا سیاسی نظام کا نفاذ دین کا اولین مقصد ہے تو اس سے ترجیحات کی ترتیب الٹ جاتی ہے،

Scanned by CamScanner

اگر ہم اس فکر کو تسلیم کرلیں تو اسکا مطلب یہ ہے کہ ہم نے سیاست کو اسلامی بنانے کے بجائے اسلام کو سیاسی بنادیا۔ اور دین میں انفرادی زندگی کو جو حسن و جمال تھا اور رعنائی تھی، اس سے ہم نے اپنے آپکو محروم کردیا۔

نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کے ہر شعبے میں ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ آپ کی ۲۳ سال کی نبوی زندگی دو حصوں میں تقسیم ہے ایک مکی زندگی، اور دوسری مدنی زندگی، آپ کی مکی زندگی ۱۳ سال پر محیط ہے اور مدنی زندگی دس سال پر محیط ہے، حضور اقدس ﷺ کی مکی زندگی کو اگر آپ دیکھیں تو یہ نظر آئیگا کہ اس سیاست نہیں، حکومت نہیں، قتال نہیں، جہاد نہیں، یہاں تک کہ تھپڑ کا جواب تھپڑ سے بھی نہیں۔ بلکہ حکم یہ ہے کہ اگر دوسرا شخص تم پر ہاتھ اٹھارہا ہے تو تمہیں ہاتھ نہیں اٹھانا ہے۔

"واصبر وما صبرک الا باللہ"

حالانکہ مسلمان کتنے ہی کمزور سہی، تعداد کے اعتبار سے کتنے ہی کم سہی، لیکن اتنے بھی گئے گزرے نہیں تھے کہ اگر دوسرا شخص دو ہاتھ مار رہا ہے تو اس کے جواب میں ایک ہاتھ بھی نہ مار سکیں، یا کم از کم مارنے والے کا ہاتھ بھی نہ روک سکیں لیکن وہاں حکم یہ ہے کہ صبر کرو۔

مکہ میں شخصیت سازی ہوئی

یہ حکم کیوں دیا گیا؟ اس لئے کہ اس پوری مکی زندگی کا مقصد یہ تھا

Scanned by CamScanner

کہ ایسے افراد تیار ہوں جو آگے جا کر اسلامی معاشرے کا بوجھ اٹھانے والے ہوں۔ تیرہ سالہ مکی زندگی کا خلاصہ یہ تھا کہ ان افراد کو بھٹی میں سلگا کر ان کے کردار، ان کی شخصیت، ان کے اعمال اور اخلاق کی تطہیر اور تزکیہ کیا جائے، ان تیرہ سال کے اندر اس کے علاوہ کوئی کام نہیں تھا کہ ان افراد کے اخلاق درست ہوں، ان کے عقائد درست ہوں، ان کے اعمال درست ہوں، ان کا کردار درست ہوں، اور ان کی بہترین سیرت کی تعمیر ہو، ان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے قائم ہو جائے، تعلق مع اللہ کی دولت ان کو نصیب ہو اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کا احساس ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے۔

تیرہ سال تک یہ کام ہونے کے بعد پھر مدنی زندگی کا آغاز ہوا۔ جس میں اسلامی ریاست بھی وجود میں آتی ہے، اسلامی قانون بھی اور اسلامی حدود بھی نافذ ہوتی ہیں، اور ایک اسلامی ریاست کے جتنے لوازم کے ہوتے ہیں، وہ سب وجود میں آتے ہیں۔ لیکن ان تمام لوازم کے ہونے کے باوجود چونکہ ان افراد کو ایک مرتبہ ٹریننگ کورس سے گزارا جا چکا تھا، اس لئے کسی فرد کے حاشیۂ خیال میں بھی یہ بات نہیں آتی کہ ہمارا مقصد محض اقتدار حاصل کرنا ہے۔ بلکہ اقتدار کے باوجود ان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے جڑا ہوا تھا۔ اور وہ لوگ اقامت دین کی جدوجہد میں جہاد اور

قتال میں لگے ہوئے تھے، ان کا یہ حال تاریخ میں لکھا ہے یہ یرموک کے میدان میں پڑے ہوئے صحابہ کرام کے لشکر پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک غیر مسلم نے اپنے افسر سے کہا کہ یہ بڑے عجیب لوگ ہیں کہ " رھبان باللیل ورکبان بالنھار." یعنی دن کے وقت یہ لوگ بہترین شہسوار ہیں، اور شجاعت اور جواں مردی کے جوہر دکھانے والے ہیں، اور رات کے وقت میں یہ بہترین راہب ہیں، اور اللہ تعالیٰ سے اپنا رشتہ جوڑے ہوئے ہیں۔ اور عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ حاصل یہ کہ صحابہ کرامؓ دو چیزوں کو ساتھ لے کر چلے، ایک جدوعمل، اور دوسرے تعلق مع اللہ، یہ دونوں چیزیں ایک مسلمان کی زندگی کے لئے لازم اور ملزوم ہیں، اگر ان میں سے ایک کو دوسرے سے جدا کیا جائے گا تو اسلام کی صحیح تصور سامنے نہیں آئے گی۔

میرے محترم! صحابہ کرامؓ کے ذہن میں یہ خیال نہیں آیا کہ چونکہ اب ہم اعلیٰ اور ارفع مقام کے لئے نکل کھڑے ہوئے ہیں، ہم نے جہاد شروع کردیا ہے۔ اور پوری دنیا پر اسلام کا سکہ بٹھانے کیلئے جدوجہد شروع کردی ہے، لہٰذا ہمیں اب تہجد پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟ اب ہمیں اللہ تعالیٰ کے سامنے رونے اور گڑگڑانے کی کیا حاجت ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ساتھ استوار کرنے اور اس کی طرف رجوع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

Scanned by CamScanner

کسی بھی صحابی کے ذہن میں یہ خیال نہیں آیا بلکہ انہوں نے ان سب چیزوں کو باقی رکھتے ہوئے جہدوعمل کے راستہ اختیار کیا۔۔۔۔لیکن ہم نے جب سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لئے جہدوعمل کے راستے کو اپنایا، اور سیکولرازم کی تردید کرتے ہوئے سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لئے جہدوعمل کے راستے کو اپنایا، اور سیکولرازم کی تردید کرتے ہوئے سیاست کو اسلام کا ایک حصہ قرار دیا تو اس پر اتنا زور دیا کہ دوسرے پہلو۔۔۔۔یعنی رجوع الی اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے، اس کے حضور رونے اور گڑگڑانے، اس کے حضور جبینِ نیاز ٹیکنے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے حلاوت حاصل کرنے کے پہلو کو یا تو فکر طور پر، یا کم از کم عملی طور پر نظر انداز کر گئے، اور ہم نے اپنے ذہنوں میں یہ بٹھالیا کہ اب ہمیں اس کی ضرورت نہیں، اس لئے کہ ہم تو اس سے ارفع اور اعلیٰ مقاصد کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں لہٰذا شخصی عبادت ایک غیر اہم چیز ہے، جسے اس اعلیٰ اور ارفع مقصد پر قربان کیا جاسکتا ہے۔ یا کم از کم اس کی طرف سے غفلت برتی جاسکتی ہے۔

لہٰذا اجتماعیت پر ضرورت سے زیادہ زور دینے کے نتیجے میں فرد کے اوپر جو احکام اللہ تعالیٰ نے عائد فرمائے تھے، ہم ان سے فکری یا عملی طور پر پہلو تہی شروع کر دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج کے

Scanned by CamScanner

دور میں اٹھنے والی بیداری کی تحریکیں بڑے اخلاص اور جذبے کے ساتھ اسلام کو نافذ کرنے کے لئے کھڑی ہوتی ہیں، لیکن چونکہ یہ دوسرا پہلو نظر انداز ہو جاتا ہے، اس وجہ سے وہ تحریکیں کامیاب نہیں ہوتیں۔ دیکھئے قرآن کریم نے واضح طور پر بیان فرمادیا ہے کہ:۔

"ان تنصر وا الله ینصر کم ویثبت اقدامکم"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کی نصرت، فتح اور ثابت قدمی کو "ان تنصروا اللہ" کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ اور رجوع الی اللہ کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اس وقت آتی ہے جب انسان کا رشتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط ہوتا ہے، اگر وہ رشتہ کمزور پڑ جائے تو پھر وہ انسان مدد کا مستحق نہیں رہتا۔

جو اسلامی تعلیمات فرد سے متعلق ہیں، وہ تعلیمات انسان کو اس بات پر تیار کرتی ہیں کہ اس کی اجتماعی جدوجہد صاف ستھری ہو، فرد سے متعلق تعلیمات جس میں عبادات، اخلاق، قلبی کیفیات سب چیزیں داخل ہیں، اگر انسان ان پر پوری طرح عمل پیرانہ ہو، اور ان تعلیمات میں اس کی تربیت ناقص ہو، پھر وہ اصلاح معاشرہ کا علم لے کر کھڑا ہو جائے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی کوششیں بارآور نہیں ہوتیں۔۔۔ اگر میں ذاتی طور پر اپنے اخلاق، کردار اور سیرت کے اعتبار سے اچھا انسان نہیں ہوں،

Scanned by CamScanner

اور اس کے باوجود میں اصلاح معاشرہ کا علم لے کر کھڑا ہو جاؤں اور لوگوں کو دعوت دوں کہ اپنی اصلاح کرو، تو اس صورت میری بات میں کوئی وزن اور کوئی تاثیر نہیں ہوگی۔۔۔لیکن جو شخص اپنی ذاتی زندگی کو، اپنی سیرت کو، اپنے اخلاق و کردار کو مجلّٰی اور مصفّٰی بنا چکا ہے اور اپنی اصلاح کر چکا ہے، پھر وہ دوسروں کو اصلاح کی دعوت دیتا ہے تو اس کی بات میں وزن بھی ہوتا ہے۔ پھر وہ دوسروں کو اصلاح کی دعوت دیتا ہے تو اس کی بات میں وزن بھی ہوتا ہے۔ پھر وہ بات صرف کان تک نہیں پہنچتی، بلکہ دل پر جا اثر انداز ہوتی ہے۔ اس لئے جب ہم اپنے اخلاق کو سنوارے بغیر دوسروں کی اصلاح کی فکر لے کر نکل کھڑے ہوتے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ جب فتنوں کا سامنا ہوتا ہے، اس وقت ہتھیار ڈالتے چلے جاتے ہیں۔ اور بلند اخلاق کے وکردار کا مظاہرہ نہیں کرتے، نتیجے میں جب مال، حب جاہ کے فتنوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں، پھر آگے چل کر اصل مقصد تو پیچھے رہ جاتا ہے اور کریڈٹ لینے کا شوق آگے آجاتا ہے پھر ہماری ہر نقل وحرکت کے گرد یہ بات گھومتی ہے کہ کس کام کے کرنے سے مجھے کتنا کریڈٹ حاصل ہوگا؟ جس کے نتیجے میں کاموں کے چناؤ کے بارے میں ہمارے فیصلے غلط ہو جاتے ہیں، اور ہم منزل مقصود تک نہیں پہنچ پاتے۔

اسی سلسلے میں قرآن کریم کی ایک آیت اور حضور اقدس ﷺ کا

Scanned by CamScanner

ایک ارشاد ہے، جو عام طور پر ہماری نظروں سے اوجھل رہتا ہے۔ آیت کریمہ یہ ہے کہ: یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ اِلَی اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. . (پ ۷ رکوع ۴)

اے ایمان والو! تم اپنی خبر لو، (اپنے آپ کو درست کرنے کی فکر کرو) اگر تم راہ راست پر آگئے تو جو لوگ گمراہی پر جارہے ہیں وہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے، تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے، اللہ ہی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے، وہ اس وقت تم کو بتائے گا کہ تم دنیا میں کیا عمل کرتے رہے۔

روایات میں آتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ایک صحابیؓ نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! یہ آیت تو بتا رہی ہے کہ اپنی اصلاح کی فکر کرو، اگر دوسرے لوگ گمراہ ہو رہے ہیں تو ان کی گمراہی تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گی تو کیا ہم دوسروں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کریں؟ دعوت وتبلیغ کا کام نہ کریں؟ جواب میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، ایسا نہیں ہے، تم تبلیغ ودعوت کا کام کرتے رہو، اس کے بعد آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی

" اذا رأیت شحا مطاعا، وهوی متبعا ودنیا مؤثرة واعجاب

Scanned by CamScanner

کل ذی رای برایه فعلیک بخاصة نفسک ودع عنک امر العامة"

جب تم معاشرے کے اندر چار چیزیں پھیلی ہوئی دیکھو، ایک یہ کہ جب مال کی محبت کے جذبے کی اطاعت کی جاری ہو۔ ہر انسان جو کچھ کررہا ہو وہ مال کی محبت سے کررہا ہو۔۔۔۔ دوسرے یہ کہ خواہشات نفس کی پیروی کی جارہی ہو۔۔۔۔۔۔۔ تیسرے یہ کہ دنیا ہی کو ہر معاملے میں ترجیح دی جارہی ہو، اور لوگ آخرت سے غافل ہوتے جارہے ہوں۔۔۔۔۔۔۔ چوتھے یہ کہ ہر ذی رائے شخص اپنی رائے پر گھمنڈ میں مبتلا ہوجائے، ہر شخص اپنے آپ کو عقل کل سمجھ کر دوسرے کی بات سننے سمجھنے سے انکار کرے تو تم اپنی جان کی فکر کرو، اپنے آپ کو درست کرنے کی فکر کروڈ اور عام لوگوں کے معاملے کو چھوڑ دو۔

اس حدیث کا مطلب بعض حضرات نے تو یہ بیان فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ جب کسی انسان پر دوسرے انسان کی نصیحت کارگر نہیں ہوگی اس لئے اس قت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دعوت وتبلیغ کا فریضہ ساقط ہوجائے گا، بس اس وقت انسان اپنے گھر میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرے، اور اپنے حالات کی اصلاح کی فکر کرے، اور رکچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔

Scanned by CamScanner

دوسرے علماء نے اس حدیث کا دوسرا مطلب بیان کیا ہے، وہ یہ کہ اس حدیث میں اس وقت کا بیان ہو رہا ہے جب معاشرے میں چاروں طرف بگاڑ پھیل چکا ہوا، اور ہر شخص اپنی ذات میں اتنا مست ہو کہ دوسرے کی بات سننے کو تیار نہ ہو تو ایسے وقت اپنے آپ کی فکر کرو، اور عام لوگوں کے معاملے کو چھوڑ دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" کو بالکلیہ چھوڑ دو، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت "فرد" کی اصلاح کی طرف "اجتماع" کی اصلاح کے مقابلے میں توجہ زیادہ دو۔ کیونکہ "اجتماع" درحقیقت افراد کے مجموعے ہی کا نام ہے، اگر "افراد" درست نہیں ہیں تو "اجتماع" خود بخود درست ہو جائیگا۔ لہٰذا اس بگاڑ کو ختم کرنے کا طریقہ طریقہ درحقیقت انفرادیا اصلاح اور انفرادی جدوجہد کا راستہ اختیار کرنے میں ہے، جس سے شخصیتوں کی تعمیر ہو، اور جب شخصیتوں کی تعمیر ہو گی تو معاشرے کے اندر خود بخود ایسے افراد کی تعداد میں اضافہ ہو گا جو خود با اخلاق اور با کردار ہونگے، جس کے نتیجے میں معاشرے کا بگاڑ رفتہ رفتہ ختم ہو جائے گا۔ لہٰذا یہ حدیث دعوت و تبلیغ کو منسوخ نہیں کر رہی، بلکہ اس کا ایک خود کار طریقہ بتا رہی ہے۔

بہر حال، میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہماری ناکامیوں کا بڑا اہم سبب

Scanned by CamScanner

میری نظر میں یہ ہے کہ ہم نے اجتماع کو درست کرنے کی فکر میں فرد کو کھو دیا ہے، اور اس فکر میں کہ ہم پورے معاشرے کی اصلاح کریں گے، فرد کی اصلاح کو بھول گئے ہیں اور فرد کو بھولنے کے معنی یہ ہیں کہ فرد کو مسلمان بننے کے لئے جن تقاضوں کی ضرورت تھی، جس میں عبادات بھی داخل ہے، اور جس میں ساری تعلیمات پر عمل بھی داخل ہے، وہ سب پیچھے جا چکے ہیں، لہذا جب تک ہم اس کی طرف واپس لوٹ کر نہیں آئیں گے اس وقت تک یہ تحریکیں اور ہماری یہ ساری کوششیں کامیاب نہیں ہوں گی، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

یصلح اخر هذه الامة بما صلح به اولها

اس امت کے آخری زمانے کی اصلاح بھی اسی طرح ہوگی جسطرح پہلے زمانے کی اصلاح ہوئی تھی، اس کے لئے کوئی نیاز فارمولا موجود میں نہیں آئے گا۔ اور پہلے زمانے یعنی صحابہ کرام کے زمانے میں بھی فرد کی اصلاح کے راستے سے معاشرے کی اصلاح ہوئی تھی۔ لہذا اب بھی اصلاح کا وہی راستہ اختیار کرنا ہوگا۔

آج ہماری توجہ سیاست کی طرف بھی ہے، معیشت کی طرف بھی ہے، معاشرت کی طرف بھی ہے، لیکن فرد کی تعمیر کے لئے اور فرد کی اصلاح کے لئے ادارے نایاب ہیں ـــــ الا ماشاء اللہ ـــ اس وجہ سے

ہماری تحریکیں کامیاب نہیں ہو رہی ہیں۔۔۔۔ کسی نہ کسی مرحلے پر جا کر ناکام ہو جاتی ہیں۔ یہ ناکامی بعض اوقات اس لئے ہوتی ہے کہ یا تو خود ہمارے آپس میں پھوٹ پڑ جاتی ہے۔ اور لڑائی جھگڑا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی ایک افسوس ناک مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔ افغان جہاد ہماری تاریخ کا انتہائی تک تابناک ہے جس کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ

ع "ایسی چنگاری بھی یارب میری خاکستر میں تھی"

لیکن کامیابی کی منزل تک پہنچے کے بعد جو صورت حال ہو رہی ہے اس کو کسی دوسرے کے سامنے ذکر کرتے ہوئے بھی شرمیں معلوم ہوتی ہے۔

منزل سے دور رہبر و منزل تھا مطمئن
منزل قریب آئی تو گھبرا کے رہ گیا

آج جس طرح ہمارے افغان بھائیوں کے اندر خانہ جنگی ہو رہی ہے، اس پر ہر مسلمان کا دل رو رہا ہے یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ اس لئے کہ اس جدوجہد کے جو تقاضے تھے، وہ ہم نے پورے نہیں کئے اگر وہ تقاضے پورے کئے ہوتے تو یہ ممکن نہیں تھا کہ اس منزلِ پر پہنچنے کے بعد دنیا کے سامنے جگ ہنسائی کا سبب بنتے۔

بہر حال ساری تحریکیں بالآخر اس مرحلے پر جا کر رک جاتی ہیں کہ

ان میں فرد کی تعمیر کا حصہ نہیں ہوتا اور ان میں شخصیت کو نہیں سنوارا جاتا، جس کی وجہ سے وہ تحریکیں آگے جا کر ناکام ہو جاتی ہیں۔

ہماری ناکامی کا دوسرا سبب میری نظر میں یہ ہے کہ اسلام کے تطبیق پہلو پر ہمارا کام یا تو مفقود ہے، یا کم از کم ناکافی ہے، اس سے میری مراد یہ ہے کہ ایک طرف تو ہم نے اجتماعیت پر اتنا زور دیا کہ عملاً اسی کو اسلام کا کل قرار دیدیا، اور دوسری طرف اس پہلو پر کماحقہ غور نہیں کیا کہ آج کے دور میں اس کی تطبیق کا طریقہ کار کیا ہوگا؟ اس سلسلے میں نہ تو ہم نے کماحقہ غور کیا اور نہ اس کے لئے کوئی منضبط لائحہ عمل تیار کیا، اور اگر کوئی لائحہ عمل تیار کیا تو وہ ناکافی تھا، میں یہ نہیں کہتا کہ۔۔۔۔۔۔ کہ خدانہ کرے۔۔۔۔۔ اسلام میں اس دور میں قابل عمل نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیمات کسی بشری ذہن کی پیداوار نہیں۔ یہ اس مالک الملک والملکوت کے احکام ہیں جس کے علم وقدرت سے زمان ومکان کا کوئی حصہ خارج نہیں، لہٰذا جو شخص اسلام کو اس دور میں ناقابل عمل قرار دے، وہ دائرۂ اسلام میں نہیں رہ سکتا، لیکن ظاہر ہے کہ اسلام کو اس دور میں برپا اور نافذ کرنے کے لئے کوئی طریق کا اختیار کرنا ہوگا۔ اس طریق کار کے بارے میں سنجیدہ تحقیق اور حقیقت پسندانہ غور وفکر اور تحقیق کی کمی ہے۔

عزیزانِ قوم! ہم اسلام کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اس کے لئے

Scanned by CamScanner

جدو جہد کر رہے ہیں، اور اسکے عملی نفاذ کے لئے تحریک چلا رہے ہیں، لیکن تحریک چلانے سے پہلے اور تحریک کے دوران سب کے ذہنوں میں یہ بات ہو کہ اسلام کے نفاذ کے معنی یہ ہیں کہ قرآن وسنت کو نافذ کر دیں گے۔ اور یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ ہمارے پاس فتاویٰ عالمگیری موجود ہے، اس کو سامنے رکھ کر فیصلے کر دئے جائیں گے۔۔۔۔۔ ہم اس معصوم تصویر کو ذہنوں میں رکھ کر آگے بڑھتے ہیں، لیکن یہ بات یاد رکھئے کہ کسی اصول کا ابدی ہونا الگ بات ہے، اور مختلف حالات اور مختلف زمانوں میں اس اصول کی تطبیق دوسری بات ہے۔۔۔ اسلام نے جو احکام، جو تعلیمات جو اصول ہمیں عطا فرمائے، وہ ابدی اور سرمدی ہیں، اور ہر دور کے اندر کارآمد ہیں، لیکن ان کو نافذ کرنے اور برسر کار لانے کے لئے ہر دور، ہر زمانے کے تقاضے مختلف ہوتے ہیں، مثلاً مسجد پہلے بھی بنتی تھی، آج سیمنٹ اور لوہے سے بنتی ہے۔ تو دیکھئے مسجد بننے کا اصول اپنی جگہ قائم ہے، لیکن اس کے طریق کار بدل گئے، یا مثلاً قرآن کریم نے فرمایا:۔ "وَاَعِدُّوْالَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ" یعنی مخالفین کے لئے جتنی قوت ہو سکے تیار کر لو، لیکن پہلے زمانے میں وہ قوت تیر تلواروں اور کمان کی شکل میں ہوتی تھی، اور اب وہ قوت بم، توپ، جہاز اور جدید اسلحہ کی شکل میں ہے لہٰذا ہر دور کے لحاظ سے تطبیق کے طریقے مختلف ہوتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

اسی طرح جب اسلامی احکام کو موجودہ زندگی پر نافذ کیا جائے گا تو یقیناً اس کا کوئی طریق کار متعین کرنا ہوگا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ تطبیق کا طریقہ کیا ہوگا؟ اور آج ہم اسلام کے ان ابدی اور سرمدی اصولوں کو کس طرح نافذ کریں گے؟ اس کے بارے میں ہم ابھی تک ایسا سوچا سمجھا لائحہ عمل تیار نہیں کر سکے جس کے بارے میں ہم یہ کہہ سکیں کہ یہ پختہ طریق کار ہیں۔۔۔۔ اس کے لئے کوششیں بلاشبہ پورے عالم اسلام میں اور خود ہمارے ملک میں ہو رہی ہیں، لیکن کسی کوشش کو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ حتمی اور آخری ہے۔ اور چونکہ ایسا لائحہ عمل موجود نہیں ہے اس لئے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر کسی تحریک کے چلنے کے نتیجے میں فرض کر و اقتدار حاصل بھی ہو گیا تو اس کے بعد اسلام کے احکام اور اصولوں کو پوری طرح نافذ اور بر پا کرنے میں شدید مسائل پیدا ہونگے۔

اس سلسلے میں ایک نقطہ نظر یہ ہے کہ چونکہ اس دور کے اندر ہمیں اسلام کو نافذ کرنا ہے اور یہ دور پہلے کے مقابلے میں بہت کچھ بدلا ہے۔ اس لئے اس زمانے میں اسلام کو عملی طور پر نافذ کرنے کے لئے اسلام کی "نئی تعبیر" کی ضرورت ہے۔ اور بعض حلقوں کی طرف سے اس نئی تعبیر کا مظاہرہ اس طرح ہو رہا ہے کہ اس زمانے میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کو اسلام کی طرف سند جواز دیدی جائے۔ مثلاً سود کو حلال قرار دے دیا جائے، قمار

Scanned by CamScanner

کو حلال قرار دیا جائے، شراب کو حلال قرار دیدیا جائے۔ بے پردگی کو حلال قرار دیا جائے۔ گویا کہ اس طرح ان سب چیزوں کو حلال قرار دینے کے لئے قرآن وحدیث کی نئی تعبیر کی جائے۔

یہ نقطۂ نظر یہ غلط ہے اس لئے کہ اس کا حاصل یہ نکلتا ہے کہ جو کچھ آج ہورہا ہے وہ سب ٹھیک ہے، اور اسلام کے نافذ ہونے کے معنیٰ صرف یہ ہیں کہ اقتدار مسلمانوں کے ہاتھ میں آجائے، اور جو کچھ ہمیں مغرب کی طرف سے پہنچا ہے وہ جوں کا توں باقی اور جاری رہے اس میں کسی تبدیل کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اس نقطۂ نظر کو درست مان لیا جائے تو پھر "اسلام کے نفاذ" کی جدوجہدی بے معنیٰ ہوکر رہ جاتی ہے۔

لہٰذا موجودہ دور میں اسلام کی تطبیق کے طریقے سوچنے کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اسلام پر عمل جراحی شروع کردیا جائے اور اس میں کتر بیونت کرکے اسے مغربی تصورات کے سانچے میں ڈھال دیا جائے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ اسلام کے تمام اصول اور احکام اپنی جگہ باقی رہیں، ان کے اندر کوئی تبدیلی نہ کی جائے، لیکن یہ بات طے کی جائے کہ جب ان اصولوں کو اس دور میں برپا کیا جائے گا تو اس صورت میں اس کا عملی طریقۂ کار کیا ہوگا؟ مثلاً تجارت کے بارے میں تمام فقہی کتابوں میں اسلامی اصول اور اسلامی احکام بھرے ہوئے ہیں، لیکن موجود دور میں تجارت کے جو نت

نے مسائل پیدا ہوئے ہیں، ظاہر ہے کہ ان کتابوں میں اس کا صریح جواب موجود نہیں، ان مسائل کا جواب قرآن وسنت اور فقہ اسلامی کے مسلم اصولوں کی روشنی میں تلاش کرنا ہوگا۔ اس بارے میں ابھی ہمارا کام ادھورا اور ناقص ہے جب تک اس کام کی تکمیل نہیں ہوجاتی اس وقت تک ہم پوری کامیاب نہیں ہوسکتے۔

اسی طرح سیاست سے متعلق بھی اسلامی احکام اور اصول موجود ہیں، لیکن ہمارے دور میں جب ان کا اسلامی احکام کو نافذ کیا جائے گا تو اس کی عملی صورت کیا ہوگی؟ اس بارے میں بھی ہمارا کام ابھی تک ناقص اور ادھورا ہے۔۔۔۔۔ اس نقص کی وجہ سے بھی ہم بعض اوقات ناکامیوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔

خلاصہ

بہرحال، میری نظر میں مندرجہ بالا دو بنیادی سبب ہیں، اور دونوں کا تعلق درحقیقت فکری اسباب سے ہے۔ پہلا سبب: فرد کی اصلاح اور شخصیت کی تعمیر کی طرف سے غفلت اور اس اصلاح کے بغیر اجتماعی امور میں داخل ہوجانا۔ دوسرا سبب: اسلام کے تطبیقی پہلو پر جس سنجیدگی اور

Scanned by CamScanner

متانت سے تحقیق کی ضرورت ہے اس کا نا کافی ہونا۔ یہ دو اسباب ہیں اگر ہم ان کو سمجھنے میں کامیاب ہوجائیں۔ اور ان کے ازالے کی فکر ہمارے دلوں میں پیدا ہوجائے اور ہم ان کا بہتر طور ازالہ کرسکیں تو پھر امید ہے کہ انشاءاللہ پوری ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے وہ دن دکھائے جب یہ بیداری کی تحریکیں صحیح معنی میں کامیاب ہوں۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

☆☆☆

Scanned by CamScanner

استقامتِ دین اور پامردی

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین اما بعد قال اللّٰہ تعالیٰ ان الذین قالوا ربُّنا اللّٰہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ الاّتخافوا ولاتحزنوا وابشروا بالجنۃ الّتی کنتم توعدون۔

محترم حضرات وعزیزانِ اسلام! جہاں کہیں کوئی حق گو کھڑا ہوتا ہے پس اس جگہ باطل فرقہ بھی سر اٹھاتا ہے (اور ایسی صورت میں ایمان کی حفاظت بڑی مشکل سے ہوتی ہے) چنانچہ احادیث شاہد ہے کہ انبیاء عظام وصحابہ کرامؓ وتبع تابعین، ائمہ اسلام ہر ایک کو اللہ کی راہ میں نکلنے کی وجہ سے لا تعداد اذیتیں دی گئیں، جو کہ نا قابل برداشت ہے لیکن پھر بھی اپنے اپنے مشن کو جاری رکھا۔ اسی طرح سیدنا امام مالکؒ کو حکومت وقت نے حق گوئی کی وجہ سے اس قدر مارا کہ آپ بول چال پر تاب نہ لاسکے اور آپ کو جیل میں داخل کیا گیا، مگر پھر بھی آپ اپنے دین اور قول حق پر قائم ودائم رہے، اسی طرح حضرت امیر شریعت وبانی مسلم پرسنل لاء بورڈ حضرت مولانا منت اللہ رحمانی نے نص بندی کے خلاف تحریک چلائی تو حکومت نے آپ کے ساتھ ناجائز برتاؤ کیا مگر پھر بھی آپ قرآن واحادیث کے آئینے میں جواب دیتے رہے، بہرکیف۔ نازک حالات، برے فضاؤں

Scanned by CamScanner

میں اپنے ایمان کو باقی رکھ لینا باعث اجروثواب ہے، اور اس عظیم الشان کارنامے کو پایۂ تکمیل تک پہونچانا علامت اس بات کی ھیکہ ایسے ایسے اشخاص عنداللہ محبوب ہیں، عزیزان گرامی! یہ دنیا دار المحن ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو ہر دور میں جانچا پرکھا ہے، جب اہلِ ایمان شدید تر آزمائش میں کھرے اترتے ہیں ان پر اللہ رب العزت کی نوازشات وعنایات کا سلسلہ شروع ہوتے ہیں جس سے وہ بھی مستفید ہوتے اور دوسروں نے بھی ان برکات سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اور یہ آزمائش حسب مراتب ہوتی ہیں، اللہ کے نزدیک جو بندہ جتنا زیادہ محبوب ہوتا ہے اسکا امتحان اطاعت وعبادت بھی اتنا سخت ہوتا ہے، لہٰذا انبیاء علیھم السلام کو شدید ومصائب عام لوگوں کے مقابلے میں زیادہ جھیلنے پڑے اور ان میں بھی جو زیادہ مقرب ہوتے ہیں ان کو اور ہی زیادہ سخت امتحان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام مقام خلت اور درجہ امامت پر فائز تھے اللہ تعالیٰ نے واتخذ اور انی جاعلک للناس اماما فرماکر انبیاء علیھم السلام کے درمیان ان کے مقام ومنصب کی بلندی کو واضح فرمادیا، لہٰذا ابتلاء وآزمائش میں بھی سب انبیاء سے زیادہ محنت ومشقت کرائی ہے واذابتلیٰ ابراھیم ربہٗ بکلمات فاتمھن، اور یاد کرو اس وقت کو جب کہ آزمایا، ابراھیم کو ان کے رب نے کچھ چیزوں میں تو ابراھیمؑ نے ان

سب کو پورا کیا اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کو بچپن ہی سے مختلف آزمائشوں میں ڈالا گیا، ان کے ذریعہ ان کے والد حضرت یعقوبؑ کو امتحان میں ڈالا گیا، محبوب ترین بیٹے کا طویل عرصہ تک جدا ہونا، پھر یوسفؑ کا کنویں میں ڈالا جانا، غلام بن کر فروخت ہونا، دعوت معصیت اور اسکو قبول نہ کرنے پر قید و بند باپ سے فراق کی کلفت، اسی طرح حضرت ایوب علیہ السلام کا برسوں لاعلاج بیماری میں مبتلا رہنا شدید ترین تکالیف کے دور سے گذرنا اور سب سے اخیر میں سید المرسلین، خاتم النبیین ﷺ کی پوری زندگی ابتلاء و آزمائش میں گذری۔ بچپن یتیمی میں گذرا، نبوت کا زمانہ اپنوں کی مخالفت و معاندت، غیروں کی سازش افتراء پردازی، اقتصادی ناکہ بندی، سماجی بائیکاٹ، قتل کی سازش، ہجرت اور پے در پے کی معرکہ آرائیوں سے عبارت ہے ان سب واقعات میں ایک چیز نمایاں تھیں، ایمان پر استقامت، عمل میں مداومت اور استغفار و انابت کی صفت۔ انبیاء علیھم السلام نے مخالفت و معاندت کی آندھیوں میں صبر و استقامت کا چراغ روشن کیا اور اپنے مشن پر قائم رہے یہی پیغام و حکم اس امت کو دیا گیا ہے کہ قدم قدم پر تمہارے ایمان و یقین اور عمل و کردار کو پرکھا جائیگا اگر تم ثابت قدم رہے تو پھر نصرت و اعانت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے، رحمت خداوندی تم پر متوجہ ہوگی اور دنیا کی عزت و راحت کے ساتھ آخرت کی رحمت و جنت اور نعمت و مغفرت سے ہمکنار

Scanned by CamScanner

ہوں گے اسلامی تاریخ صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے احوال وکوائف سے ہم کو آگاہ کرتی ہے کہ کس طرح ابتدائی دور ایذاء وتکلیف میں گذرا، کیسے کیسے شدید حالات سامنے آئی، ان پر کس کس طرح کے انسانیت سوز ظاہر ہوئے، یہ ان صحابہ مصطفٰے کے ایمان کا امتحان تھا جو انبیاء علیھم اسلام کے بعد سب سے پاکیزہ اور مقرب الی اللہ کی جماعت کے افراد تھے، ان کی قوم سے جو مظالم ان پر ڈھائے ان کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

حضرت بلال حبشیؓ مکہ کی سنگلاخ گلیوں میں گھسیٹے جاتے مگر استقامت بلالی، اللہ اکبر اس ذلت ونکبت اور تکلیف واہانت کی حالت میں بھی احد، احد، احد، کی رٹ جاری ہے۔

حضرت گرامی! یہی حال اس موجودہ دور کا ہے کہ دنیا کے چپے چپے میں بلال حبشی کی تاریخ دھرائی جارہی ہے اور مسلمانوں کے ساتھ، آر ایس ایس وشو ہند پریشد، وبجرنگ دل کی ملعون جماعتیں ناپاک سازشیں کررہی ہیں جو کہ ناقابل برداشت ہے۔ لیکن یاد رکھو! مسلمانوں یہ کوئی سازش وتالیف نئی نہیں ہے بلکہ ایسے ایسے معاملات صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے ساتھ بھی ہوا ہے چنانچہ ایک مرتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خبّاب بن ارث رضی اللہ عنہ کی پشت کو دیکھا آگ نے جلا کر کھال ختم کردیا ہے، پشت پر گوشت ہی دیکھائی دیتا ہے، بے خود ہوکر بوسہ پر بوسہ دیتے ہیں، اور آنکھوں سے آنسو کے قطرات مثل چشمے کے ابل رہے ہیں، اور سیدنا عمر

Scanned by CamScanner

فاروقؓ لٹا دیتے، جسم کی چربی پگھلتی اور شعلوں کو بجھا دیتی مگر زبان پر اللہ کی وحدانیت والوہیت اورربوبیت کا ہی ترانہ ہوتا تھا کسی صحابیؓ کے ساتھ یہ ظلم ہوتا تھا کہ ننگے جسم پر لوہے کی زرہ پہنا دی جاتی اور تپتے صحراء میں چھوڑ دیا جاتا ایک طرف عرب کی گرمی، صحرا کی تپش اور اس پر لوہے کی زرہ گویا آگ پہنا دیگئی ہے ایذاء رسانی کے نئے نئے حربے استعمال کئے جاتے تھے، صرف ایمان وتوحید سے پھیرنے کیلئے مگر تاریخ گواہ ہے کہ صبرواستقامت کے متوالوں نے بھی اپنی تاریخ مرتب کی ہے الوالعزمی، حوصلہ مندی، وفاداری، جاں نثاری کی تاریخ، محیرالعقول ثابت قدمی کی تاریخ جس کی نظیر کسی بھی پیشوا کے متعبین کی تاریخ خالی ہے۔ انہیں لوگوں کی شان میں آیت نازل ہوتی ہے ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثمّ استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الاّ تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ الّتی کنتم توعدون. نحن اولیؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا تدعون نزلا من غفور رحیم۔

تحقیق جنہوں نے کہارب ہمارا اللہ ہے پھراسی پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم ڈرومت اور نہ غم کھاؤ اور خوش خبری سنو اس بہشت کی جسکا تم سے وعدہ تھا اور ہم تمہارے فسق ہیں دنیا اور آخرت میں اور تمہارے لئے اس میں وہ تمام چیزیں ہیں جن کی خواہش تمہاری جی کریں

اور تمہارے لئے اس میں وہ سب کچھ ہیں جو تم مانگو مہمانی ہے اس بخشنے والے مہربان کی طرف سے، اس آیت میں آنے والی نسلوں کو پیغام دیا گیا ہے کہ تم کو اسی استقامت اور پامردی کا ثبوت دینا ہے، آج امت اسلامیہ پر وہی آفتیں ٹوٹ رہی ہیں، ویسے ہی مصائب آرہے ہیں جو عصر جاہلی کو تازہ کررہے ہیں، صحابہ کے کردار کا تقاضا کررہے ہیں، گجرات کے مسلمانوں کے ساتھ اصحاب اخدود کی تاریخ دھرائی گئی، بلال وخباب کی سنت پر عمل کرایا گیا، فرعون کے عذاب کی تجدید ہوئی، قارون کی دولت کی یاد دھانی کی گئی شداد کے فخریہ کلمات دھرائے گئے، ھامان وابی خلف کے ھدایات کا عملی جامہ پہنایا گیا، یہ تمام مظالم اب بھی مسلمانان ھند، وفلسطینی، وافغانستان کے ساتھ وقتاً فوقتاً گاہے بگاہے ہورہے ہیں،

مگر یارو

دین حنیف پر ایمان وعقیدہ رکھنے والے مسلمانوں کو آزمائش وامتحان کی اس گھڑی میں ثابت قدمی استقامت وپامردی اوراولوالعزمی کا ثبوت دینا ہے، صبر کے اعلیٰ ترین مثال قائم کرنی ہے، اگر اس نازک وقت میں قدم ڈگمگا گئے اور اللہ کی ذات سے بھروسہ اٹھ گیا تو پھر آخرت کی وہ نعمتیں جنکا وعدہ کیا گیا ہے فرشتوں کی وہ اعانت آمد جس کا اعلان کیا گیا ہے کیسے نصیب ہوگی۔ گجرات وغیرھم کے فسادات، مظالم ناانصافی، حق تلفی، جھوٹ فریب، کا جمشید پور میں جو قہر ٹوٹا وہ جگ ظاہر وباہر ہے مگر

سب سے خوش آئیندہ پہلوان حالات گورکھپور میں مسلمانان گجرات کی ایمانی استقامت ہے۔ اطلاعات بتلا رہی ہیں۔ افغانستان جہاں جہاں حق حق علاقوں میں مسلم اقلیت یا دیہاتی فلسطیں چیچینا وغیرھم میں ہیں وہاں کی ھندوا کثریت نے یہ شرائط پیش کی ہیں کہ اگر یہ مسلمان ہندودھرم قبول کرلیں، (نعوذ باللہ) ڈاڑھی منڈالیں تو ان کو دوبارہ ان کے گھروں میں رہنے دیا جائیگا، ورنہ نہیں لیکن ان بے یارو مددگار مسلمانوں نے اس ناپاک پیش کش کو ٹھکرادیا اور تمام اہلِ ایمان نے بیک الفاظ بحمد للہ یہی کہا کہ ہمیں سب کچھ منظور ہے مگر ایمان کا سودا منظور نہیں۔

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے اے دل میں ہے
دیکھنا زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

سب کچھ منظور ہے لیکن ایمان کا سودا منظور نہیں
سرکٹا سکتا ہوں لیکن سر جھکا سکتا نہیں

☆☆☆

Scanned by CamScanner

ابھی کیا ہو رہا ہے اور کیا کرنا ہے؟

الحمدللّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ اما بعدو قال اللّٰہ تعالیٰ نصر من اللّٰہ و فتح قریب.

فکر عقبی کی کر آج ہی باخبر
کل نہ کر کل کے کل کا بھروسہ نہیں
کل نہ آیا کبھی اور نہ آئیگا کل
کل تو کل ایک پل کا بھروسہ نہیں

قارئین کرام! آج امت مسلمہ ایسی ایسی مشکلات و مصائب میں گھیرے ہوئے ہیں کہ جنکا بیان کرنا ہم جیسے ناتواں کیلئے بہت مشکل ہے۔ پس ایک طرف نظر رکھتے ہیں تو فرعونیت و قادنیت نظر آتی ہے اور ...ب دوسری طرف غور و فکر کرتے ہیں تو شداد و ھامان کے قصے دھرائے ...اتے ہیں، اسی طرح اگر تیسری طرف نگاہ اٹھاتے ہیں تو منافقت ...عداوت کی بھیڑ نظر آتی ہے اور چوتھی طرف ابو جہل، ابولہب، کی تاریخ کی ...زتی کرائی جاتی ہے۔

چنانچہ اس دور میں ہندوستان کی چپے چپے قریئے قریئے کے اندر ...یر مسلموں کے نیتاؤں، لیڈروں نے یہ عزم مصمم کرلیا ہے کہ ہندوستان

Scanned by CamScanner

سے اسلام کو ختم کرنا ہے اسلام کو تہہ و بالا کرنا ہے۔ یہی نہیں بلکہ ان کی سوچ یہاں تک ہو چکی ہیں کہ ہندوستان کے مسلموں کو یک بیک قتل نہیں کرنا ہے بلکہ ان کو رسوا اور ذلیل کر کے کچلنا ہے چنانچہ ان ارادے کو عملی جامہ گجرات و فلسطین و جمشید پور اور بھاگلپور و کشمیر کے حادثات کی شکل میں پہنایا گیا ہے (تفصیل گجرات کے حالات کا مطالعہ کیجئے) نیز ان ناپاک سازش کرنے والوں کا ارادہ یہ بھی ہے کہ یہ لوگ

☆ قرآن کو بالائے طاق رکھیں۔

☆ احادیث کو ترک کریں۔

☆ اقوال تابعین و تبع تابعین کو ھباءً منثورا کریں۔

اور صرف زبان پہ رام رام کے کلمات جاری رکھیں تو ہم مسلمانانِ ہند سے صلح کریں گے، چنانچہ کچھ دن قبل راشٹریہ سہارا کے اندر آر ایس ایس کے لیڈروں کا بیان شائع ہوا تھا کہ اہل ایمان قرآن کریم سے لفظ کفار، جہاد، مشرکین وغیرہ کو ختم کردیں تو پھر ان سے ہماری دوستی ہے ورنہ تادیر دشمنی رہیگی۔

پس اسی دشمن کا اظہار آر۔ ایس۔ ایس اور بجرنگ دل اور وشو ھندو پریشد، وشیو سینا کے لوگوں نے پورے ہندوستان میں ایسی تبلیغ کر رہے ہیں اور یہ بات شہر، دیہات، گاؤں در گاؤں پھیلا رہے ہیں کہ ہمارا کہنا مانو

Scanned by CamScanner

اور کہو جے شری رام۔ تو ہم تم کو اعزاز واکرام سے نوازیں گے چنانچہ فی الحال راجستھان کے اندر شیوسینا کے لوگ دیہاتوں کے پاس تبلیغ کرتے ہیں اور غریب غرباء مساکین کو اپنی مجلس باطل میں بٹھاتے ہیں اور اسلام کا ہجو بیان کرتے ہیں اور یہ سلسلہ صرف اتنے ہی پہ بس نہیں بلکہ یہ لوگ اس طرح کی مجلسیں گھر گھر میں جا کر لگاتے ہیں اور حضرات محتاجین کی حاجت پوری کرتے ہیں کبھی روپئے تقسیم کرتے ہیں تو کبھی کمبلیں بانٹتے ہیں کبھی روپئے خرچ کرتے ہیں تو کبھی اپنی میٹھی باتوں سے اہلِ اسلام کے ادیان سلب کرتے ہیں۔ پس جب یہ لوگ یقین کر لیتے ہیں کہ اب ہماری بات لوگ قبول کرلیں گے تو انتہائے مجلس میں مسلمانوں کے مانگ یعنی پیشانی پر چندن ٹیکا اور لال رنگ رکھتے ہیں اور ہر ہر مسلم کی زبان سے یہ کہلاتے ہیں کہ کہو جے شری رام۔

سامعین کرام! یہی نہیں بلکہ اگر کوئی راسخ العقیدہ مسلمان ان کو باتوں کو نہیں مانتے ہیں تو یہ شیوسینا، آر ایس ایس وغیرہ کے لوگ اپنے نوجوان لڑکے کو کافی روپئے پیسے دیتے ہیں اور یہ تربیت دیکر بھیجتے ہیں کہ جاؤ فلاں مسلم کی جوان لڑکی کو اپنی اداکے ذریعہ اپنی طرف مائل کرلو۔

عزیزانِ گرامی یہ کوئی فرضی بات نہیں ہے بلکہ کل ہی کا واقعہ ہے کہ ایک راجستھانی مسلم وقف دارالعلوم میں آیا اور انہوں نے ایسا ہی بیان دیا۔

Scanned by CamScanner

کہ ہماری جوان لڑکی کو شیو سینا کے لوگوں نے اپنی طرف مائل کر کے ان کے ایمان کو خراب کر دیا ہے بہر حال یہ کفار و مشرکین اولاً اپنی تبلیغ کے ذریعہ مسلمانوں کے ایمان کو سلب کرتے ہیں اگر اس سے کام نہیں بنتا تو مسلمانوں کے عزتوں پر حملہ کرتے ہیں اگر ان سے کام نہیں بنتا تو مسلمانوں کو رسوا کرتے ہیں اگر اس سے کام نہیں بنتا تو مسلمانوں کے مال و دولت اہل و عیاں کو نظر آتش و نظر بندوق و خاک کرتے ہیں۔

سامعین کرام! ایسے دور، ایسے لمحات، ایسے حالات، میں ہم اپنے ایمان کی عزت، و آبرو و مال و دولت کو اہل و عیاں، و جان کی حفاظت کیسے کریں۔ اور اس کے لئے کیا حل ہو۔ پس ان مراحل کو صحیح طریقے سے اس وقت طے کریں گے جب ہم مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کریں اور دوسروں کو عمل کرنے کی ترغیب دیں۔

☆ (۱) ہمارے اندر اتفاق و اتحاد کا جذبہ مستحکم ہو جائے اور ہر ہر اہل ایمان خواہ بریلوی ہو یا دیو بندیا، خواہ شیعہ ہو یا اہل کتاب تمام سے سلام و کلام جاری رکھیں اور ایک دوسرے کی مجلس میں بیٹھیں اور اُس میں محبت والفت کے ساتھ دور حاضر کے مشکلات مصائب کا حل نکالیں اگر ہم ایک ہو کر ایک آواز نکالیں گے تو یقیناً آج بھی طارق بن زیاد کی تاریخ دھرائی جائیگی اور غزوۂ بدر کے حسین مناظر نظر آئیں گے۔

Scanned by CamScanner

☆(۲) اپنے اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے ساتھ بہادری کی بھی تعلیم دیں تاکہ بچہ اللہ اور اسکے رسول کی معارفت کے ساتھ فرقۂ باطلہ وضالّہ کا صحیح طریقے سے مقابلہ کرلے اور اپنے اپنے گھروں میں قانونی اعتبار سے اسلحہ وآلات رکھیں۔

☆(۳) معرفت الٰہی حاصل کریں، اور ان اسباب سے خداوند قدوس کی رضامندی حاصل ہوتی ہے۔ جو کہ نصرت الہ پر دال ہے۔

☆(۴) تبلیغی کام کا اضافہ کریں اس تبلیغ کے ذریعہ گھر گھر مرد، عورت، بچے، بوڑھے، ہر ایک کو اللہ اور اسکے رسول کی معارفت سمجھائیں، اور یہ بھی بتائیں کہ فسادات کے وقت ہم اپنی حفاظت کیسے کریں گے ان کے اسباب کیا ہونے چاہئے۔ اور ایسے ایسے حالات میں ہم ایمان ویقین کو کیسے بچائیں گے۔

ان جملہ کاموں کے علاوہ، ہر اس افعال وکردار کو اختیار کریں جو حالات حاضرہ کیلئے واقعتاً مفید ہوں۔

عزیزانِ قوم! ان حیرت انگیز حالات کے بعد اب ایک نظر دیجئے مسلمانان لدھیانہ پر کہ ان لوگوں کو فرقہ پرست اور آر ایس۔ ایس وشیوسینا کے لوگ کس طرح ایمان کو بھسم کرنے میں لگے ہیں چنانچہ فرقۂ باطلہ وضالّہ آج گھر گھر اپنے دین باطل کو پھیلا رہے ہیں۔

Scanned by CamScanner

اور سیدھے سادے مسلمانوں کے ایمان کو سلب کرنے میں تن من دھن کی بازی لگا رہے ہیں۔

پس اس دور میں اہل ایمان کو چاہئے کہ جہاں جہاں ایسی باتیں عیاں ہو وہاں تبلیغ کا کام کھلے عام کریں۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو جا کر خفیہ طور سے لوگوں کو سمجھائیں اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو خطوط و رسائل کے ذریعہ ایسے حضرات کے ایمان کو بچائیں۔

چونکہ یہ کام ہر ہر مؤمنین پر لازم وضروری ہے کہ وہ دوسرے بھائیوں کے جان مال وایمان کی حفاظت میں مصروف رہیں۔ یہ ایک جزو ایمان ہے۔ دوسری بات آپ لوگوں سے یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں اس دور میں جو

☆ فرقہ پرستی۔
☆ دہشت گردی۔
☆ آر ایس۔ ایس کی سازش۔
☆ شیوسینا کی ناپاک کوشش۔
☆ وشو ہندو پریشد کی ناپاک شرزنش۔
☆ بجرنگ دل کی مکاری۔

اور ارتداد کی جو شکل ہمیں نظر آرہی ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے

Scanned by CamScanner

بلکہ یہ بات صحابۂ کرامؓ کے دور میں بھی عیاں ہوئی تھی چنانچہ جب آقائے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی نئے نئے مسلمان مرتد ہونے لگے تھے اور یہ ارتدار کی ہوا اس وقت بھی اس قدر تیز ہوئی تھی کہ بعض صحابۂ کرام گھبرا اٹھے تھے مگر حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنی استقامت دین وپامردی اور دور اندیشی کی بناء پر نئے نئے مسلمانوں کو تبلیغ کرنا شروع فرمایا، اللہ اور اسکے رسول کے احکام سنجیدگی انداز میں پہونچا، اور خیر خواہی وصلہ رحمی سے کام لیا، آخر کار اس کام کو عملی جامہ پہنانے کیلئے بڑے بڑے اجلۂ صحابہ تن من دھن کی بازی لگادی۔

اب نوبت یہ آئی کہ جس طرح تیز انداز میں ارتداد کی ہوا چلی تھی اب کہیں اس سے زیادہ لوگ ایمان لانے شروع کردئے پس اس واقعے سے ہم کو اولاً سبق یہ ملتا ہے کہ ایسے ایسے فسادات وفرقہ پرستی کی ناپاک سازش سے گھبرانا نہیں ہے بلکہ مستحکم عزم واستقلال کے ساتھ دین محمدی کی حفاظت کیلئے کام کرنا ہے۔ نیز جسطر فسادارت کے وقت اجلہ صحابہ نے کام کیا تھا اسی طرح اس دور میں مسلم بڑے بڑے نیتاؤں لیڈروں اور ہر وہ اہل ایمان کے جنکو اللہ نے مال ودولت سے نوازا ہے اس کام میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اور اپنے منصب ومالداری کی فکر نہ کریں کیوں اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو بروز قیامت اللہ آپ سے سوال کریں گے کہ ہم نے آپ کو مال ودولت سے نوازا تھا تم نے فلاں فلاں فساد

Scanned by CamScanner

ہیں کیوں نہ خرچ کیا؟۔

بہر حال جنکے پاس مال و دولت ہے وہ اپنی مالداری و جسمانی کے اعتبار سے فسادات و فرقہ پرستی کی بیخ کنی کریں۔اور اگر کسی کے پاس مال و دولت نہیں ہے وہ اپنے اعمال و کردار سے اس کام کو عملی جامہ پہنائیں۔

☆☆☆

Scanned by CamScanner

قرآن کریم نہ بدلا ہے نہ بدلے گا

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم امابعدقال اللّٰہ عزوجل فی التنزیل انا نحن نزلناالذکروانا لہ لحافظون.

گرامی قدر ساتھیو وامت محمدیہ کے شگفتہ پھولو! اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان وکرم ہے کہ اس نے ہمیں لب کشائی کی ہمت بخشی ورنہ میری کیا حقیقت اور کیا مجال کہ آپ جیسے ذی علم کے پیش نظر زبان کھولنے کی جسارت کروں۔ بہرحال دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حق باتوں کو مؤثر بنائے آمین۔

حاضرین دیا کا اصول رہا ہے کہ جب بھی حق گوحق کیلئے تیار ہوتے ہیں تو ان کے بہت سے مخالفین، حسد، بغض، عداوت، نفرت، کنیہ کیلئے سینہ تان لیتے ہیں چنانچہ شروع زمانے سے یہود، نصاری، کفارومشرکین اسلام کا دشمن رہا ہے اوراب بھی ہے، پس ان باغیان اسلام نے اس قدر اپنی دشمنی کا اظہار کیا کہ قرآن کریم پر حملہ کردیا اور ۱۸۷۵ء میں آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند سرسوتی نے اپنی تصنیف ''ستیارتھ پرکاش'' میں یہ مسئلہ بڑی شدومد سے اٹھایا کہ قرآن اللہ کی نازل کردہ کتاب نہیں ہے۔اس لیے کہ

Scanned by CamScanner

اس میں کچھ آیات ایسی ہیں جن میں قتل وخونریزی اور فتنہ وفساد کو بڑھا وادینے والی باتیں ہیں، اسلام اور مسلمانوں کی مذہبی کتاب قرآن مقدس کے خلاف دیانند سرسوتی نے یہ تخم ریزی کردی، پھر ایک صدی بعد دیانند سرسوتی کی اس تحریر کو بنیاد بنا کر ۱۹۸۵ء میں ایک سنگھی رسالہ "پنج جنیہ" نے اس شوشہ کواور ابھارا، اور شدت پیدا کردی اور اب وشو ہندو پریشد کے سکریڑی "راج کشور" تو گڑیا نے تو حد ہی کردی، حکومت ہند کے اشاروں پر اب تو ان چوبیس آیات کو سرے سے قرآن سے نکال دینے کی بات کر کے اشتعال پیدا کیا جارہا ہے جن میں کفار ومشرکین سے اعلان برأت یاان سے مبازرت کی بات کہی گئی ہے، ایک صدی پہلے کے دیانند سرسوتی ہوں یاسترہ سال پہلے کا پنج "جنیہ رسالہ" یاموجودہ دور کی وشو ہندو پریشد اوراس کے ترجمان توگڑیا ان سب کی یہ اشتعال انگیز باتیں کم علمی، کورفہمی اور اسلام سے اپنی دشمنی اظہار کرنا مقصود ہے کہ قرآن میں کفار ومشرکین سے قتل وقتال کی تعلیم حاصل کر کے مسلمان فتنہ وفساد برپا کرتے ہیں، جنگ وجدال اور خونریزی کا ماحول بناتے ہیں، اسلام کی پوری تاریخ دنیا کے سامنے موجود ہے۔کوئی حقیقت پسند آدمی تاریخ کے کسی بھی دور میں یہ نہیں دکھاسکتا کہ قوم مسلم نے بغاوت کی ہواور ظالم رہی ہو ظلم واستبداد کی مسلسل یورشیں جب کاشانۂ اسلام کو مسمار کرنے پر تلی ہیں اور ظلم وجور کا طوفان سر سے گذرا ہے تو قوم مسلم نے ظالم ہاتھوں کو پکڑا ہے ظالم اور سفاک کائیوں

Scanned by CamScanner

کو مروڑا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے۔

اذا یئس الانسان طال لسانہٗ
کنورِ مغلوب یصول علی الکلب

امن و آشتی اور صلح و سلامتی اسلامی تعلیمات کی بنیاد ہیں، اسلام کی بنیادی تعلیم ایسے پرامن معاشرے کی تشکیل ہے جو اخلاق و تقویٰ اور اصول اقدار پر مبنی ہو اور جہاں خدا کا آزادی سے نام لیا جا سکے۔ جنگ اور جہاد کی تعلیم بھی شرپسند اور امن دشمن طاقتوں کو ختم کرنے کے لیے دی گئی ہے تا کہ ایک با اعتماد اور پرامن معاشرہ وجود میں آسکے۔ اسلام اور قرآن اپنے متبعین اور ماننے والوں کو ایسی تعلیمات فراہم کرتا ہے جس سے ماحول اور سماج میں امن و امان کا راج ہو، عدل و انصاف کی حکمرانی ہو، کسی کی دل آزادی سے مسلمانوں کو روکا گیا ہے، بدعہدی اور وعدہ خلافی سے باز رکھا گیا ہے، دروغ گوئی، بہتان تراشی اور وعدہ خلافی سے باز رکھا گیا ہے قرآن مقدس کی بہت ساری آیات جن پر شاہد عدل ہیں قتل و قتال اور جنگ و جدال کا جن آیات میں ذکر ملتا ہے وہ مطلقاً نہیں بلکہ جب ظلم و ستم کی زیادتی سے ماحول کا امن و سکون جاتا رہے، اسلام مخالف طاقتیں حامیان اسلام کے درپے آزار ہو جائیں تو معاشرہ کے امن معاشرے کو بحال کرنے کے لیے ان شرپسند اور فرقہ پرست عناصر کو ختم کرنے کی

Scanned by CamScanner

تعلیم قرآن اور اسلام میں ملتی ہے اور یہ کوئی نیا نظریہ نہیں ہے بلکہ چین اور سکون کا ماحول پیدا کرنے کے لیے یہ ایک ناگزیر اور واجبی صورت ہوتی ہے، پاکستان کی دراندازی کا ذرا سا خطرہ ہوا اور ہندوستان کی فوجی طاقتیں عروج پر آگئیں، جانوں کا زیاں ہوا اور لاکھوں کی فوج پاکستان کی سرحدوں پر تعینات کر دی گئیں۔

امن وسکون کو پامال کرنے والے دہشت گرد اندازکشمیر میں گھسے، ہندوستان بی ایس ایف کے نوجوان نے انھیں ختم کر دیا یہ سب کیا ہے؟ امن وامان کا ماحول سازگار کرنیکے لیے ہے اسلام بھی امن ودشمن طاقتوں ہی سے جنگ کی تعلیم دیتا ہے۔

سامعین کرام! قرآن کریم کی مقدس آیات میں تحریف وتبدیلی کی بات ہندو پریشد کی محض شرانگیزی ہے اور تاریخ وحقیقت سے ناواقفیت کی دلیل ہے، سردست ایک مثال دیکھئے، روزنامہ جن ستا کی ۲۰ راکتوبر ۲۰۰۲ء کی اشاعت میں ص ۶ پر وید پرتاپ ویدک لکھتے ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے علماء نے وہ ہمت نہیں دکھائی جو بھارت کے ہندو اور یورپ کے عیسائی سماج کے دانشوروں نے وید، پران بائیبل وغیرہ پر سوالیہ نشان لگا کر یا مذہبی احکامات ومذہبی نظام کے مختلف پہلوؤں کو رد یا نامنظور کر کے دکھائی میں کوئی مہاویر، بدھ، چارواک دیانند نہیں ہوا۔

قرآن مقدس پر اعتراض کرنے والوں کو کفار و مشرکین سے جنگ وجہاد کی آیات تو نظر آجاتی ہیں مگر اس کوتاہ بینی پر افسوس کے سوا اور کیا کیا جاسکتا ہے کہ انہیں وہ آیات واحکامات نظر نہیں آتی ہیں جن میں حقوق انسانیت کی پاسداری اور رعایت ولحاظ کا مکمل اصول موجود ہے، قرآن کریم نے کفار و مشرکین کے ساتھ امن وامان کی حالت میں جس سلوک وبرتاؤ کی تعلیم دی ہے، ملاحظہ ہو۔

لَایَنْهٰکُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَیْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ. (الممتحنہ آیت ۸)

اللہ تعالیٰ ان سے بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے کو منع نہیں کرتا جو دینی امور میں تم سے جھگڑتے نہیں اور تمہیں بے گھر نہیں کرتے۔ بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

مذہبی امور کی ادائیگی کی مکمل آزادی ہو، دینی شعائر کفار و مشرکین کی خرد برد سے محفوظ ہوں ظلم وزیادتی اور سرکشی کا ماحول نہ پیدا کرتے ہوں تو ان کے ساتھ انصاف کا معاملہ کرو، نیکی اور بھلائی سے پیش آؤ، اس لیے کہ مقصود معاشرہ کی امن وسلامتی ہے۔

اعتراض کیا جاتا ہے مسلمان قرآن کی آیات اور اسلامی تعلیمات

Scanned by CamScanner

کو سیکھ کر سماجی دشمن ہو جاتا ہے دہشت پیدا کرتا ہے، ظالم بن جاتا ہے جب کہ اسلام کی تعلیمات میں یہ بات موجود ہے کہ اگر کسی مسلمان سے اس کا پڑوسی مامون ومحفوظ نہیں ہے اس کا ایمان مکمل نہیں اور جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ مسلم شریف میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

لایدخل الجنة من لایا من جاره بوائقه وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جس کی زیادتیوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

اسلام میں ایمان کا تقاضا پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کو بتلایا ہے۔

من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیحسن الیٰ جاره. (ایضاً)
جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے چاہئے کہ وہ ضرور بالضرور اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

یہ ہیں امن وسلامتی کے پیغامبر اسلام کی وہ تعلیمات جو معاشرہ کو امن وسکون سے بحال کرنے والی ہیں، اس کے برخلاف وشو ہندو پریشد اور پروین توگڑیا جیسے لوگ کے ششو مندروں میں جو نصاب پڑھایا جاتا ہے اس میں "منو کا قانون" داخل ہے جس کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔

۱:۔ برہمن چونکہ اونچی ذات کا ہے لہٰذا وہ ساری ذاتوں سے عطیات لے کر مالدار بن سکتا ہے۔ (باب ۱۰ اشلوک ۲۳۵)

۲:۔ برہمن کی چاکری کرنا شود (نیچی ذات والا) کے لیے توبہ کے برابر ہے۔
(باب ۱۱۱ اشلوک ۲۳۵)

۳:۔ برہمن کی خدمات کرتے رہنے میں ہی شود کیلئے دونوں جہانوں کا فائدہ ہے۔
(باب ۱۹ اشلوک ۲۴۳)

۴:۔ بادشاہ کو چاہئے کہ شودر سے برہمن کی خدمت کے لیے کہے اگر وہ انکار کرے تو اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دے۔ (باب ۱۸ اشلوک ۴۱۰)

یہ ہے ''منو'' کے قانون کی چند جھلکیاں جسے انتہا پسند ہندو جماعت بڑے گرو اور فخر سے اپنا مذہبی قانون مانتی ہے۔ اس قانون میں انسانیت کے درمیان نفرت اور ذات برادری کی جو تعلیم ملتی ہے کیا اس سے معاشرہ میں امن وسکون بحال ہوسکتا ہے، انسانی اقدار اور حقوق انسانیت کے مکمل استیصال پر مبنی اس قانون کے اپنانے والے محض شرانگیزی اور اسلام دشمنی میں قرآن اور آیاتِ قرآن پر اعتراض کرتے ہیں، ترمیم واضافہ کی بات کرتے ہیں جب کہ انھیں پہلے اپنے گھر کی خبر لینا چاہئے۔ وید پرتاب ویدک جو اسلامی تعلیمات پر سوالیہ نشان لگانے کا مسلم دانشوروں کو مشورہ دیتے ہیں کیا ہندو سورماؤں کو بھی مذکورہ اشلوکوں پر سوالیہ نشان لگانے کا مشورہ دیتے ہیں؟ اگر مشورہ دیا ہے تو پھر ہندو ششو مندروں میں ''منو'' کے قانون کی مذکورہ دفعات کو داخل نصاب

رہنے کا کیا جواز بنتا ہے؟

خیر کہاں تک بولوں دعاء فرمائیں کہ باری تعالیٰ ان لوگوں کو صحیح سمجھ دے (آمین)

یارب العلمین

☆☆☆

Scanned by CamScanner

آپ خواب غفلت سے بیدار ہوں

الحمد للّٰہ رب العلمین الصلوٰۃ والسلام اشرف المرسلین امابعدقال اللّٰہ عزوجل اِنَّ اللّٰہ لایغیر بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم.

دنیا کچھ کرنہیں سکتی اگر ہم ہوجائیں بیدار
جدوجہد جاری رکھیں قوت باطل بھسم ہوگی باربار

سامعین کرام ! اللہ تبارک تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرما کر محض لغو چھوڑا نہیں بلکہ عقل، ہوش دانشمندی، ہوشیاری، قوت وطاقت سے نوازا ہے اور فرمایا کہ تم جتنی کوشش ومحنت صرف کروگے اتنی عزت وعظمت ملے گی اگر ہم اور آپ نے علماء کرام سے تقریریں سنیں، قرآن تلاوت کی، احادیث کا مطالعہ کیا مگر عمل نہ کیا تو یقیناً آپ ناکام ونامراد ہیں کامیاب وہی شخص ہیں جو علم وعقل کے ساتھ عمل کرتے ہیں اور ہر ہر اوامر ونواہی کو عملی جامہ پہناتے ہیں، چنانچہ باری تعالیٰ نے انگریز، ہندو، یہود، نصاریٰ، گوکہ تمام فرقۂ باطلہ کو عقل ودانش مندی اور علم سے نوازا اگر یہ لوگ عمل نہ کرنے

کی بنا پر گمراہ اور ذلیل خوار ہوئے تو گویا کہ عمل بہت بڑی چیز ہے پس آپ
کے سامنے اس وقت اہل اسلام کی ظاہری شکست ورسوائی وبدنامی ☆جو
نظر آرہی ہے کبھی

☆افغانستان کی شکل میں۔
☆کبھی گجرات کے شکل میں۔
☆کبھی جمشید پورو بھاگل پور کی شکل میں۔
☆کبھی ایودھیا کی شکل میں۔
☆کبھی راجستھان کی شکل میں۔
☆کبھی پنجاب کی شکل میں۔

آخر کیوں؟ کیا کبھی آپ نے غور کیا، کیا کبھی آپ نے سونچا سمجھا کیا کبھی آپ نے خلوت یا جلوت میں ان باتوں پر دھیان دیا نہیں نہیں، آہ، آہ، اگر آپ سوچیں گے تو پانی کے آنسو کے بجائے خون کی لہریں جاری ہوں گی۔ پس یہ تمام چیزیں ہماری بداعمالی اور بدکرداری کی بناء پر ہے۔ اور عمل اس وقت ہوگا کہ ہم قرآن کریم کے آیات فاعتصموا بحبل اللہ کے ساتھ کُتبَ قتل علیکم القتال، وجاھدوا فی سبیل اللہ، واقتلوا المشرکین،

کو عملی جامہ پہنائیں تو یقیناً، نہ ہماری رسوائی ہوگی، نہ ذلت بلکہ

Scanned by CamScanner

ہم ہر جگہ بلند و بالا رہیں گے جیسا کہ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔

حضرات!۔ عالم اسلام کے جواں، علماء اور دانشور، باشعور طبقہ ملت اسلامیہ کی عظمت رفت کے متمنی و خواہاں ہیں، پھر بھی صدیوں سے یہ ملت ذلت میں گرتی جارہی ہے۔ زندگی کے ہر میدان میں اور ترقی و بلندی کی ہر دوڑ میں اقوام عالم کے مقابلہ میں پیچھے ہے۔

۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کو ورلڈ ٹریڈ سینٹر امریکہ پر حملہ کے بعد براہ راست افغانستان کو اور بالواسطہ دنیا کے تمام مسلمانوں کو جن حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس سے کون واقف نہیں "دہشت گردی" کا اطلاق مسلمانوں پر کیا جانا عام ہے؟ بلکہ یہ خود سب سے بڑی دہشت گردی ہے۔

افغانستان میں قائم اسلامی نظام، خالص اسلامی ملک سے مستقبل میں خطرہ محسوس کیا گیا، اور طاقت اور مکر و فریب کے ہتھکنڈوں کو استعمال کر کے اسکا خاتمہ کر دیا گیا، معصوم جانوں کو ہلاک کیا گیا اور ظلم و ستم کوئی قسم آزمانے سے نہ رہ گئی، القاعدہ کے کچھ افراد کو کیوبا لے جایا گیا اور انسانی حقوق کی دھجیاں اڑائی گئیں، خواہ وہ عذاب میں مبتلا لوگ القاعدہ سے دور کا واسطہ بھی نہ رکھتے ہوں۔

قبلۂ اول مسجد اقصیٰ سفاک یہودیت اور درندہ صفت صیہونیت

Scanned by CamScanner

کے خونی پنجوں کی گرفت میں ہے نہتے فلسطینیوں کو روزانہ نشانہ بنایا جارہا ہےاوراسرائیل کی پیٹھ امریکہ تھپتھپارہا ہے۔

ہندوستان کے صوبہ گجرات میں ان گنت مسلمانوں کو جلائے جانے کے واقعات صوبائی سرکار کی نگرانی اور مرکز کی خاموشی کے نتیجہ میں پیش آئے، دنیا چیختی رہی اور ملک میں ہونے والے فسادات کا ریکارڈ ٹوٹتا رہا، اللہ کی پناہ۔

ان احوال کے اندر عالمی پس منظر میں مسلم جواں عظمت ورفت کی باتیں کرتا ہے اور سنہرے خواب دیکھتا ہے لیکن وہ آمادہ عمل نہیں، جب کہ کامیابی تو عمل پیہم اور جہد مسلسل کی مرہون ہیں۔اس ملت کا جوان اس راز عظمت کا جویاں نہیں جس کی بدولت اس کے آباد واجداد نے عظمت ورفعت کی ثریا کو چھوا اقوام عالم کے قلوب کو جیتا اور امن وعزت کی سوغات تقسیم کی۔

سب سے پہلی چیز جس نے قوم مسلم کو پروان چڑھایا وہ ہے تعلق مع اللہ، ہر حال میں اللہ کے احکام کی پیروی، شریعت کا کامل اتباع، دین کو راہ نجات ماننا اور اسی کے لیے اسی پر مرمٹنا، بیشک میرا جینا اور مرنا، اللہ رب العالمین کے لئے ہے (قرآن) اللہ سے عمیق تعلق، سنت سے گہرا ربط، انسان کے اندر خود شناسی وخود اعتمادی کا انمول جوہر پیدا کردیتا ہے اور

Scanned by CamScanner

انسان عزت وشرافت کی معراج حاصل کرلیتا ہے اس لیے دور حاضر کے مسلمان اللہ سے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کریں۔

عالم پر چھاجانے کے لیے دوسری چیز علم کی دولت بے بہا ہے، آج ملت اسلامیہ کا پیچھے رہ جانے کی اہم بنیادی وجہ علم سے بے بہرہ رہنا ہے۔

مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی اقدار وروایات او رحدود کی پاسداری کے ساتھ علم کے ہر میدان میں ترقی کریں اور مہارت پیدا کریں بالخصوص دفاعی میدان میں انتھک کوشش کریں، اس راہ میں تبر علمی لازمی ہے، نت نئی ایجادات کے استعمال کے عالِم ہی نہیں بلکہ ان کے موجد بنیں۔اور انسانیت کے لیے نفع بخش بنیں، امت کے دفاع کی خاطر قوت بازو کے ساتھ زمانہ سے میل کھانے والے ہتھیار کے سلسلہ میں خود کفالتی مزاج بنائیں اور دشمنوں کے مقابلہ کی ہر ممکن تیاری کریں، امت مسلمہ کا ہر فرد اس وقت حالت جنگ میں ہے اور آرام حرام ہے، مسلمان ایمان کامل، علمی رسوخ کے ذریعہ دوبارہ قیادت کرسکتا ہے۔

دنیا کے دل کو جیتنے کے لیے اسلامی اخلاق ومروت اعلیٰ کردار، عمدہ برتاؤ اور اسلامی رہن سہن اپنانا مسلمانوں کی اہم ضروری ہے، اچھا اخلاق دعوت کی کلید ہے۔اخلاقی قوت کے ساتھ مسلمان دعوت کے لیے اٹھ کھڑا

Scanned by CamScanner

ہواور ذرائع ابلاغ پرنٹ میڈیا الکٹرانک تک کا استعمال کرے۔ دنیا کے چپہ چپہ اور گھر گھر کو چراغ دعوت سے روشن کردے۔

آج کا مسلمان عظمت رفتہ کی طرف دیکھتا ہے اور تمنائیں کرتا ہے، خوابوں کی دنیا میں رہتا ہے اور وہ حقیقت پسندی سے کام لینا چاہتا ہے تو ہر شی کو تج کردے اور یقین محکم، عمل پیہم، علم راسخ، اور شمع دعوت کو لے کر راہ حق کی طرف بلانا شروع کردے اور باطل کے مقابلہ میں برسرپیکار رہے اور سینہ سپر ہوجائے تو پھر کیا وجہ ہے کہ **وانتم اعلون ان کنتم مومنین** کا تمغہ اعزاز وامتیاز ہمارا مقدر نہ بنے۔

بہرحال ہماری بلندی ورفعت اس وقت ہوگی جب ہم باری تعالیٰ کے جملہ اوامرنواہی کو عملی جامہ پہنائیں باری تعالیٰ سے دعاھیکہ حضرت حق ہم تمام لوگوں کو سیدھی راہ دیکھائے۔آمین

☆☆☆

اخلاقی بحران کا شکار

الحمدللہ رب العلمین والعاقبة للمتقین والتحیة علی المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین اما بعد قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید وانک لعلی خُلُقٍ عظیم.

مجھے جب عہد حاضر کے اندھیرے گھیر لیتے ہیں
تو چودہ سو برس پیچھے پلٹ کر دیکھ لیتا ہوں

حضرات معززین!

اسلام کا سورج طلوع ہونے سے قبل کس قدر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے جارہے تھے وہ کسی پر مخفی نہیں لیکن جب اسلام کا رونما ہوا تو تمام، ظلم، ستم، تشدد، فساد، خرافات کنیہ، بغض، حسد، عداوت کی دھجیاں اڑادی گئی اور کھلم کھلا اعلان کردیا لاتشریب علیکم الیوم، اور اسلام نے تمام برائیوں کو دور کرتے ہوئے خوش اخلاقی کی تعلیم دی لیکن۔ آج پوری دنیا اخلاقی بحران کا شکار ہے، جدھر نگاہ ڈالیئے اخلاقی اقدار کی پامالی ہی نظر آتی ہے، دنیا کی ہر قوم، ہر ملک اخلاقی بحران سے دوچار ہے ''ترقی یافتہ اور مہذب ہونے بلکہ ''معلم تہذیب وثقافت'' ہونے کے بلند وبانگ

Scanned by CamScanner

دعوے کرنے والی مغربی اقوام کے یہاں اخلاقی قدروں سے گرا ہوا ہر وہ کام ہوتا ہے جسے سن کر ہی غیرت مند انسان کی گردن شرم سے جھک جاتی ہے، وہاں عریانیت فحاشی و بے حیائی کا ایسا ننگا ناچ ہوتا ہے جسے دیکھ کر شیطان بھی شرما جائے۔

اخلاقی قدروں کی پامالی کا یہ مسئلہ اب ایک فرد، ایک قوم، یا ایک ملک اور ایک خطہ کا مسئلہ نہیں رہا بلکہ یہ پورے عالم انسانی کا مسئلہ بن چکا ہے، اس لیے ہر فرد بشر پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ چشم بصیرت سے معائنہ کرے، ذہن پر زور ڈالے اور غور و فکر کرے. کہ یہ اخلاقی انحطاط کیوں اور کیسے پیدا ہوا؟ اس کے اسباب و محرکات کیا ہیں؟ اور ان مشکلات سے چھٹکارے کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

ان بحران کے سلسلہ میں لوگوں کے خیالات و نظریات مختلف ہیں، بعض کا خیال یہ ہے کہ فلاں حکمراں کی جگہ فلاں حکمراں بن جائے یا موجودہ پارٹی کے بدلے فلاں پارٹی برسر اقتدار آجائے تو مسئلہ حل ہو جائے گا، اور کچھ ایسے لوگ یہ کہتے ہیں کہ (عصری) تعلیم کے فروغ پانے اور جہالت دور ہونے سے یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک، مغربی اقوام اور مختلف تنظیمیں بھی اس حل کے لیے کوشاں ہیں۔ چنانچہ نئے نئے ضابطے اور قوانین وضع ہوتے ہیں، طرح طرح کے

Scanned by CamScanner

پروگرام بناتے ہیں، تحریکیں چلتی ہیں مگر، ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اور حقیقت میں یہ محض موہوم خیالات ہیں، حقیقت سے ان کا کوئی واسطہ نہیں، آپ خود سوچیں کہ آئے دن حکمرانوں کا تبادلہ اور حکومتوں اور پارٹیوں کی پھیر بدل ہوتی رہتی ہیں کیا اس سے برائیاں، جرائم اور عوامی پریشانیاں ختم ہوگئیں؟ اسی طرح وہ ممالک جہاں دولت کی کثرت اور تعلیم جدید کا فروغ ہے، وہاں سے اخلاق انحطاط اور جرائم کا خاتمہ ہوگیا؟ بلکہ تجربہ ومشاہدہ اس کے بالکل برخلاف ہے۔

کیا کوئی ایسا مضبوط ومحکم قانون وضابطہ اور ایسی اعلیٰ تعلیمات کا کہیں وجود ہے جنھیں ضابطۂ حیات اور دستور العمل بنا لینے سے اخلاقی بحران دور ہوسکتا ہے؟ انسانی بے چینی ہوسکتی ہے؟ اور معاشرتی پریشانیوں کا حل نکل سکتا ہو؟

مشاہدے وتجربے سے معلوم ہوچکا ہے کہ انسانی قوانین میں اس کا کوئی حل نہیں ہے کیوں کہ دنیا کے دانشور، مدبر اور حکمراں نت نئے قانون وضع کرتے ہیں، طرح طرح کی اسکیمیں اور پروگرام بناتے ہیں مگر یہ بحران ختم ہونے کے بجائے بڑھتا ہی جارہا ہے اور یہ عقدہ حل ہوتا نظر نہیں آتا۔

Scanned by CamScanner

تاریخ کے اوراق میں گذشتہ صدیوں میں ایک ایسا نظر آتا ہے جس میں اخلاق و کردار کی بلندی ملتی ہے، غم خواری و غمگساری کا وجود ملتا ہے انسانی ہمدردی اور غم شناسی کی روشنی ملتی ہے۔ موجودہ حالات کے وضع کردہ اصول وقوانین کو ایک طرف رکھ کر ذرا اس روشنی سے اکتساب کریں جیسا کہ کسی شاعر نے ترجمانی کی ہے کہ

مجھے جب عہد حاضر کے اندھیرے گھیر لیتے ہیں
تو چودہ سو برس پیچھے پلٹ کر دیکھ لیتا ہوں

آج سے چودہ صدی قبل بساطِ تاریخ پر ایک ایسا معاشرہ نظر آتا ہے جس میں اخلاقی اقدار کی ایسی ہی پامالی نظر آتی ہے، ہر طرف جہالت کی تاریکی ہی تاریکی ہے، انارکی سرکشی کی ظلمت ہے، قتل وغارت گری اور فحش و بے حیائی کا راج ہے شراب نوشی اور زنا کاری کا دوردورہ ہے گویا اخلاقی قدروں کی پامالی کے تمام سامان موجود ہیں۔

اسی ظلمت وتاریکی کے ماحول میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اور برگزیدہ بندے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو فاضلانہ اخلاق وعادات اور تمام ممکنہ کمالات سے نواز کر عالم انسانی کی فلاح و بہبود کے واسطے ایک جامع ومکمل دستور حیات دے کر مبعوث فرمایا۔ چنانچہ آپ نے صدق وامانت شفقت، الفت ومحبت ہمدردی ومروت، عدل وانصاف، حق گوئی وحق

پسندی جو دوکرم ،صبر و حلم ،عفو و درگذر۔ شرم و حیا،عفت و پاک دامنی، زہد و شکر، خدمت خلق،تواضع و انکساری،قناعت وتوکل اور صنف نازک کے ساتھ حسن سلوک جیسی اچھی عادتوں کے اپنانے کی قولی وعملی تعلیم دی۔

اور دوسری جانب ظلم وزیادتی ،ناانصافی ،تکبر، خیانت، دروغ گوئی، وعدہ خلافی ،قتل وغارت گری چوری ،ڈکیتی،شراب نوشی، زناکاری فحش و بے حیائی، اسراف وبخیلی،بغض وکنیہ پروری ،رشوت اور دیگر تمام بری عادتوں سے باز رہنے کی تعلیم دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے ان تعلیمات نے دنیا میں ایک انقلاب عظیم رونما کردیا،قتل وغارت گری،کمزوروں کی حق تلفی ،لوٹ مار،شراب نوشی، زناکاری جیسی بری عاتوں کے شکنجے میں بری طرح سے جکڑی ہوئی عرب قوم،ایک لخت اخلاق رذیلہ کے اس گھٹاٹوپ اندھیرے سے نکل کر اخلاق حسنہ کے اجالے میں آ کھڑی ہوئی۔ان کے تاریک قلوب تعلیمات نبویہ سے جگمگا اٹھے اوران کا کردار عمل دنیا وآخرت کی کامیابی کی ضمانت بن گیا۔

عربوں کے علاوہ جس قوم نے بھی ان تعلیمات کو اپنایا، اس کی زندگی میں خوشگوار انقلاب آ گیا اور اس کا نصیبہ جاگ اٹھا۔اور جس قوم نے ان تعلیمات سے روگردانی کی اور انھیں ٹھکرایا۔اس کی حالت بد سے بدتر ہوگئی اوروہ اخلاق پستی کے عمیق غار میں گرتی ہی چلی گئی۔

غرض آج بھی دنیا والوں کے سامنے اس بحران کا صحیح حل اور اس سے نجات کی صرف ایک ہی راہ ہے کہ اللہ و رسول پر ایمان لاکر قرآن عظیم اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو اپنایا جائے اور اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالی جائے مسئلے کا حقیقی حل یہی ہے اور مشاہدہ بھی ہے کہ جس کسی کا تعلق اللہ تعالیٰ سے جتنا زیادہ مضبوط ہوتا ہے اس کے اخلاق اسی قدر بلند ہوتے ہیں۔ آپ نبی کریم ﷺ کے اعلیٰ اخلاق کردار کا مطالعہ کیجئے جن کے بارے میں خود قرآن کریم شہادت دیتا ہے وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (القلم آیت ۴) اور خود آپ کا ارشاد گرامی ہے اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الاَخْلَاقِ (۱) کہ مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔ مذہب اسلام نے حسن اخلاق کو کمالِ ایمان کی علامت گردانتے ہوئے پیغمبر کی زبانی یہ اعلان کردیا کہ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا (۲) اسی کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام، اولیاء اللہ اور ان کے علاوہ جس کسی نے بھی تعلیمات نبویہ کو اپنایا وہ مسِ خام سے کندن بن کر انسانیت کے سر کا تاجِ زرنگار بن گیا۔

لیکن افسوس کہ آج دنیا خصوصًا مغربی ممالک اور ان کا دم بھرنے

---

(۱) سنن بیہقی ۱۰/۱۹۲

(۲) ابوداؤد کتاب السنۃ باب الدلیل علی الزیادۃ والنقصان ۲/۶۴۳۔

والے لوگ موجود معاشرتی پریشانیوں اور اخلاق بگاڑ کا حل تعلیمات نبویہ سے ہٹ کر تلاش کر رہے ہیں جس کی وجہ سے یہ مسائل حل ہونے کے بجائے اور الجھتے جا رہے ہیں۔ پس مسائل کو سلجھانے اور اسکو حل کرنے کا طریقہ یہ ھیکہ نبی اکرمؐ اور صحابہ کرامؓ کے اخلاق وکردار کا مطالعہ کریں اور ان کے ذریعہ اپنے اخلاق وکردار درست کریں انشاء اللہ مستقبل آپ کا ہوگا۔

وما علینا الا البلاغ

☆☆☆

Scanned by CamScanner

دہشت گردی کیسے؟

الحمد للہ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم امابعد

قال اللہ تعالیٰ فی التنزیل العزیز لا اکراہ فی الدین.

سامعین کرام ومہمانانِ عظام! امن وامان اور ملکی وطنی حالات کو کشیدگی سے دور رکھنے کیلئے آپسی میل ومحبت ،مروت ومودت کی فضا، پیدا کرنے کے لیے تاریخ انسانی میں ہمیشہ سے یہ اصول رہا ہے کہ معاشرہ کا ہر ہر فرد ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرے، عزت کی نظر سے دیکھے، الفت ودوستی کا ماحول پیدا کرے، اگر سماج وسوسائٹی سے احترام انسانیت اور وقار آدمیت ناپید ہوتا ہے تو پھر دہشت گردی کو ہوا ملتی ہے، ماحول ابتر ہوجاتا ہے ایک دوسرے پر الزام تراشیوں کا سلسلہ چل پڑتا ہے جس کی وجہ سے انسانی آبادی سکون واطمینان کی عظیم نعمت سے محروم ہوجاتی ہے، اسلامی تعلیمات کا اساسی وبنیادی مقصد اگر غور کیا جائے تو یہی معلوم ہوگا، کہ عبادت، معاملات اخلاقیات ہر قسم کی تعلیم کا لب لباب اور خلاصہ یہی ہے کہ انسان مطمئن ہو، اور اس کے دل کو سکون میسر ہو

Scanned by CamScanner

راحت رسانی اور امن وسکون کی بحالی کے لیے اسلامی تعلیمات میں بہت سارے اصول وضع کیے گئے۔ مثلاً یہی کہ معاشرتی نظام میں جو چیزیں مخل ہوں، امن وسکون کو غارت کرنے والی ہوں، نفرت وتعصب کو پروان چڑھانے والی ہوں انھیں ختم کیا جائے، معاشرے کو ان سے پاک کیا جائے، ایسے افراد کو نیست ونابود کردیا جائے جو انسانیت وآدمیت کی فلاح وبہبود کی راہ میں حارج بنیں، اور یہ ضابطہ عقل وقیاس کے عین مطابق ہے کوئی بھی انسانی عقل سے تسلیم کرنے سے گریز نہیں کرسکتی۔

آج سے تقریباً چودہ صدی پہلے قرآن مقدس کے ذریعہ یہی تعلیم دی گئی تھی "معاشرتی نظام کو درہم برہم کرنے والے افراد تمہارے دوست نہیں ہوسکتے" اللہ کا ذکر جو کہ اطمینان قلب کے حصول کے لیے اکسیر ہے اس سے روکنے والے افراد تمہارے دشمن ہیں ان سے معاشرہ کو پاک کرو تاکہ امن وسکون کے ساتھ پوری انسانی آبادی چین کا سانس لے سکے۔

ہمارے ملک ہندوستان میں ایک جماعت ایسی ہے جو اپنے متعصبانہ بیان سے مسلسل اشتعال انگیزی میں مصروف ہے جب کہ دستوری ومعاہداتی طور پر تمام مسلم وغیر مسلم ہندوستانی باشندے پرامن بقائے باہم کے پابند ہیں۔ ملکی وبین الاقوامی ضابطوں کی خلاف ورزی ہر ایک کے لیے نقصان دہ ہے اور خصوصاً مسلمانوں کے لیے بدعہدی اور غدر

تو مذہبی طور پر حرام و ناجائز ہے لیکن ایک گروہ مسلسل اس کوشش میں ہے کہ ظلم و تشدد اور مذہبی منافرت اور فرقہ بندی کا ماحول پیدا کیا جائے۔ آر، ایس، ایس کے پروردہ شری گولو الکر اپنے رسالہ ''ہم اور ہمارے قومیت'' میں بڑے جارحانہ انداز میں لکھتے ہیں:

''کوئی غیر ہند صرف اس شرط پر ہندوستان میں رہ سکتا ہے کہ وہ ہندوؤں کا فرمانبردار بن کر رہے کوئی رعایت نہ چاہے، نہ کسی طرح کے حقوق کا مطالبہ کرے، بنیادی شہری حقوق کا بھی نہیں مسلمانوں اور عیسائیوں کو پوری طرح ہندوؤں کے رحم و کرم پر رہنا چاہئے۔

اسی طرح ان حضرات کی مسلسل چیخ بھی سنائی دیتی ہے کہ مدارس اسلامیہ فساد کی تعلیم دیتے ہیں۔ دہشت گردی کی تربیت کرتے ہیں، جہالت کی تاریکی کو ختم کرنا ظلم کے خلاف علم بغاوت بلند کرنا کفر و شرک کو مٹانا بے انصافی کو کچلنا، اور محسن کشی اور ناشکری کو ختم کرنا اور ختم کرنے کی کوشش کرنا، اسی کو فساد کہتے ہیں۔ کیا دہشت گردی اسی کو کہتے ہیں، نہیں نہیں۔ مدارس اسلامیہ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہرگز دہشت گردی نہیں ہے بلکہ انسانیت نوازی ہے، دہشت گردی تو وہ ہے جو ششو مندروں میں ہو رہا ہے پاٹھ شالاؤں میں جو ذہنیت بنائی جارہی ہے اس میں دہشت گردی کے عناصر شامل ہیں، وی، اچ پی کے تربیتی کیمپوں میں دہشت گردی

Scanned by CamScanner

پروان چڑھ رہی ہے، گری راج کشور تو گڑیا، بال ٹھاکرے، گولوالکر جیسے افراد اس کا مبین ثبوت ہے جنہوں نے مذہبی منافرت پیدا کر کے پورے ملک کے امن وامان کو خاک میں ملا کر رکھ دیا ہے۔

فساد اور دہشت گردی کا یہ الزام نیا نہیں ہے کفر نے ہمیشہ اسلام کو دہشت گردی اور اسلامی تعلیمات کو دہشت گردی کی تعلیم کہا ہے، اسلام کو بدنام کرنے کی پوری کوشش رہی ہے، ایمان کی روشنی میں ہم اس بات پر بالکل مطمئن ہیں کہ یہ شور غوغا ایک باد ہوائی سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ الزام تراشیوں اور تہمت طرازیوں کے اس طوفان بلاخیز میں زندہ اور حوصلہ مند قوموں کی طرح تھوڑی دیر رک کر اپنا بھی ہمیں احتساب کرنا چاہئے کہ کہیں پانی خود اپنے اندر ہی تو نہیں مر رہا ہے اغیار کی طرف سے یہ یورشیں، یہ ہنگامہ آرائیاں کہیں ہماری بداعمالیوں اور کوتاہیوں کا نتیجہ تو نہیں ہیں؟

میرے محترم اور بزرگو! مسلمانوں کو جنگجو اور قاتل بنانے کا الزام قرآن پر لگانے والے اور اس کی چوبیس آیات کو حذف کرنے کا مطالبہ کرنے والے گوالکر اور اسی طرح جو ذہنیت رکھنے والوں نے کیا اس سوال کا جواب دینے کی اپنے اندر ہمت رکھتے ہیں؟ کہ ہندوستان میں مسلمان کی آمد سے بہت پہلے بے شمار بدھ دیاروں اور بدھوں کے خلاف منظم حملہ

Scanned by CamScanner

کر کے انہیں ہندوستان سے باہر کیوں کر دیا گیا؟ اور زبردست پیمانے پر بدھسٹوں کا قتل عام کیوں کیا گیا؟

سنگھ پریوار اپنے اندر کی سماجی نابرابری چھوا چھوت اور شودروں کے استحصال سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے اب مسلمانوں اور ان کی مقدس کتاب قرآن کریم کو نشانہ بنائے ہوئے ہیں، جب کہ ہر انسان اور ہر ہندوستان کو اس کا دستور حق ملنا چاہیے۔ قرآن کریم سے کچھ نکالنے کا نہیں بلکہ ہندوستان سے ظلم و ناانصافی کو ختم کرنے کا مطالبہ کرنا چاہیے۔

ہمیں تو افسوس اس بات پر ہے، کہ حکومت، بجرنگ دل، وشو ہندو پریشد، آر۔ ایس۔ ایس، شیوسینا، یہ حضرات یہ نہیں سوچا کہ۔ دہشت گرد ساز کون ہے، خوں ریز کون ہے، گونڈا گردی کرنے والا کون ہے، اگر کوئی اہل عقل اور انصاف پسند ٹھنڈے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچے تو یہی فیصلہ دیں گے کہ دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد وشو ہندو پریشد اور ان جیسی تنظیمیں ہیں۔ کیوں کہ امت مسلمہ، مذہب، اسلام اور قرآن سے۔

☆ دہشت گردی کو ختم کیا۔

☆ دہشت پسندی کو ختم کیا۔

☆ عصبیت کو ختم کیا۔

☆ گونڈا گردی و خوں ریزی کو ختم کیا۔

Scanned by CamScanner

☆ظلم وستم کے پہاڑ کو ختم کیا۔

اور صلہ رحمی وانصاف کی تعلیم دی یہی ہے۔لیکن پھر بھی کہا جارہا ہے کہ اسلام دہشت گرد ہے۔

لعنة الله على الكاذبين

وما علينا الا البلاغ

☆☆☆

Scanned by CamScanner

امن کے ٹھیکدار کون؟

سبحانہ ماعظم شانہ لا یحدو لا یتصور تعالیٰ عن الجنس والجہات امابعد عن عبداللہ اللہ بن عمرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہٖ۔

حضرات گرامی! ابتداء عالم سے اب تک بہت سے مذاہب آئے اور ہر ایک نے اپنی اپنی حقانیت وصداقت کے پرچم لہرائے لیکن اگر دنیا کا مہذب ترین دلچسپ، بصیرت افروز، خوش دل، اور امن پسند مذہب ہے تو وہ مذہب اسلام ہے اور اس کے احسن واجمل اور کامل واکمل ہونے کا بیّن ثبوت لا اکراہ فی الدین، لا یکلف اللہ نفسا الاّ، وسعھا اور وامر بالمعروف ونھی عن المنکر جیسی آیات ہیں مگر مصنوعی امن کے ٹھیکدار، شرپسند، جیسے وشو ہندو پریشد، آر۔ایس ایس، بجرنگ دل، شیو سینا والوں نے یہ کہدیا کہ اسلام شرپسند ہے چنانچہ ایسے ایسے کذاب کے سلسلے میں قرآن کریم کا یہ اعلان ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

Scanned by CamScanner

اسلام کی اہم تعلیمات میں سے عدل ومساوات کی تعلیم بھی ہے۔ دراصل یہ دونوں ایک ہی سکے کے دو رُخ ہیں، مساوات کو تسلیم کیے بغیر دنیا میں عدل وانصاف کی فضا بن ہی نہیں سکتی۔یہی پیغام لے کر مسلمان جہاں جہاں پہونچے ان کا استقبال کیا گیا اور دیگر مذاہب کے پیروؤں نے جو مساوات سے محروم تھے اسلام کو گلے لگایا۔ہندوستان میں جس وقت مسلمان وارد ہوئے، اس وقت وہاں کے برہمنی نظام میں ذات پات، حسب ونسب اور رنگ ونسل کی تفریق کے باعث انتشار اور بے چینی عروج پر تھی۔اسلام کے اسی پرکشش پیام کے باعث یہاں کے باشندوں نے اسلام قبول کیا۔یہاں مذہبی اصولوں کے مطابق انسانوں کی درجہ بندی تھی جو آج تک موجود ہے۔اسی سبب سے غیر مسلموں میں ایک طبقہ شریف ترین اور دوسرا طبقہ رذیل ترین خیال کیا جاتا ہے، اونچ نیچ، چھوت چھات اور عزت وذلت کا معیار مذہبی بنیادوں پر ہے اسی لیے یہ کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔لیکن اس کے برعکس اسلام کا قانون یہ تھا کہ لا فضل لعربی علی عجمی ولا احمر علی اسود کلهم بنو آدم وآدم من تراب، اسلام میں نسل وخون کی بنیاد پر انسانوں کی کوئی درجہ بندی نہیں ہے، پوری دنیا میں اسلام کی اشاعت کا سب سے اہم سبب یہی ہے۔

یوں تو عدل ومساوات زندگی کے ہر شعبہ میں ضروری ہیں لیکن

Scanned by CamScanner

حکومت کے فرائض منصبی میں داخل ہیں، اس کے بغیر حکومت کا محل زمیں بوس ہوجائے گا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ حکومتوں نے جب جب عدل ومساوات کے نسخۂ کیمیا پر عمل کرنا چھوڑا ہے، دنیا سے امن وامان رخصت ہوا ہے، ظلم وتشدد کا بازار گرم ہوا ہے اور عوام کی حیات طیبہ ختم ہوئی ہے، اور وہ حکومتوں کے خلاف صف آرا ہوئے ہیں۔ اس تعلیم پر جب تک عمل ہوتا رہا دنیا امن وامان کا گہوارہ رہی لیکن جب سے اسے ٹھکرایا گیا، یہی دنیا قیامت بلکہ جہنم کا نمونہ بن گئی۔ آج بھی ان حالات کا ہر شخص مشاہدہ کرسکتا ہے، آج لازم ہے کہ ہر شخص غائر نگاہ سے دیکھے کہ اسلام کیا کہتا ہے۔؟

میرے محترم! قرآن ہمیں صاف طور سے یہ سکھاتا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس کے ساتھ ناانصافی کرو۔ ارشاد باری عز اسمہٗ ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالاِحْسَان، الخ عدل وانصاف کے بغیر امن وامان غارت ہوگا۔ ستم گری بڑھیگی، آدمی کسی جگہ یہاں تک کہ عبادت گاہوں میں بھی سکون محسوس نہیں کرے گا، ناانصافی کی تلوار سے حیوانات بھی خوف کھاتے ہیں، وہ بری بلا ہے کہ جس گھر، جس خاندان، جس قبیلہ اور جس ملک میں بھی پھیل جاتی ہے اس کو تہ وبالا کردیتی ہے۔ اب آنحضرتؐ کے قول عمل کو دیکھئے۔

Scanned by CamScanner

حضور ﷺ کی ذات گرامی عدل و مساوات کا ایسا نمونہ تھی جس کا دوست و دشمن سب کو اعتراف تھا، آپ کے ترین دشمن بھی اپنے مقدمات وخصومات آپؐ کے پاس لاتے تھے اور آپکے فیصلہ سے مطمئن اور خوش ہو کر اٹھتے ۔ نگاہ رسالت میں مساوات انسانی ہر عمل کا یہ عالم تھا کہ امیر وغریب، شہری و بدوی، عربی و عجمی اور یگانہ و بیگانہ سبھی یکساں تھے، آپ فیصلہ کرتے وقت کسی کے مقام مرتبہ اور منصب وعہدہ کو کبھی خاطر میں نہیں لاتے جو فیصلہ حق و صداقت کے عین مطابق ہو وہی صادر کر دیتے تھے۔

خاندان قریش کی ایک عورت سے چوری کا جرم سرزد ہوا قصہ دربار رسالت میں پیش کیا گیا، ہر فرد کو یقین تھا کہ ہاتھ کاٹنے کی سزا تجویز ہوگی اس میں قریش جیسے ممتاز و مؤقر خاندان کی بے عزتی تھی۔ چنانچہ حضرت اسامہ کو سفارشی بنا کر بھیجا گیا کہ معاملہ کی نزاکت کو محسنؐ انسانیت کے سامنے پیش کر دیں۔ شاید سزا کا حکم واپس لے لیا جائے۔ آپ حضرت اسامہ پر سخت برہم ہوئے اور فرمایا کہ تم اللہ کی مقررہ کردہ حدود میں رخنہ اندازی کرتے ہو۔ معلوم ہونا چاہئے کہ اسی سبب سے امم سابقہ تباہ و برباد ہوگئیں۔ یاد رکھو خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔ خلاصہ یہ کہ شرعی سزا کو نافذ کرنے میں اس بات کی پروا نہیں کی جائے گی کہ کوئی نبی کا بیٹا ہے یا بیٹی۔

Scanned by CamScanner

کبھی کبھی فریقین میں سے ایک فریق مسلم اور دوسرا غیر مسلم ہوتا تھا پھر بھی آپ حق کے مطابق ہی فیصلہ کرتے تھے۔ مسجد نبوی کی تعمیر کے موقع پر تمام صحابہ کی طرح آپ خود بھی اینٹ پتھر لاتے تھے۔ غزوۂ خندق کے موقع پر مزدور کی طرح سب کے ساتھ مل کر کھدائی میں شریک تھے جس سے آپ کے شکم مبارک پر مٹی اور خاک کی تہ جم گئی تھی۔ ایک سفر میں کھانا پکانے کا موقع آیا تو تمام لوگوں میں کام کی تقسیم کر دیگئی آپ نے از خود لکڑی کاٹ کر لانے کی خدمات اپنے ذمہ لے لی، دوسروں کے سر پر کام ڈالنے سے اور خود تن آسانی اختیار کرنے کو آپ سراسر ناانصافی اور عدل کے منافی سمجھتے تھے۔ آپ کی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہؓ جب ایک کنیز کا مطالبہ لیکر خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا کہ ابھی میں اصحاب صفتہ کی پریشانیاں دور کرنے اور ان کیلئے ممکنہ انتظامات میں مصروف ہوں، ابھی تمہاری کوئی سنوائی نہیں ہوسکتی سرکار دوجہاںؐ کا انصاف حد درجہ قابل لحاظ اور توجہ کا طالب ہے کہ غربا اور مساکین صفہ کو بیٹی پر ترجیح دیدی، کیا تاریخ میں ایسی کوئی مثال ہے۔ ارباب اقتدار کی آنکھیں کھول دینے کے لئے یہ ایک واقعہ ہی کافی ہے جو اقرباء پروری کے نشے میں سب کچھ بھول جاتے ہیں۔

ایک مرتبہ آپ مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے، ایک شخص آ کر منہ

کے بل آپ کے اوپر گر گیا۔آپ کے ہاتھ میں ایک پتلی سی لکڑی تھی، جس سے آپ نے اسکو ٹھوکا دیا، اس کے چہرے پر خراش آگئی، آپؐ نے فرمایا مجھ سے انتقام لے لو، اس نے خوشی خوشی اعلان کر دیا کہ میں انتقام لینا نہیں چاہتا۔آپ نے نازک ترین موقعوں پر بھی کبھی انصاف کا خون نہیں ہونے دیا۔دنیا میں سینکڑوں نظریات آئے اور رخصت ہو گئے ہزاروں اصلاحی وقوانین بنائے گئے اور ختم ہو گئے مگر اسلام جیسا عدل و مساوات کا عملی نمونہ کسی نے پیش نہیں کیا، آج دنیا انصاف کا طالب ہے۔انسانیت ناانصافیوں کا ماتم کر رہی ہے لیکن کہیں اس کے دکھ درد کا درمان نہیں، کسی شفا خانے میں علاج نہیں۔پس اے شریف انسانو! اگر انسانیت کو آج ناانصافی اور عدم مساوات کے دلدل سے نکال کر ایک خوشگوار، پُر امن اور پُر مسرت زندگی سے ہم کنار کرنا ہے، تو یہ اسلامی تعلیمات پر عمل کے بغیر ہرگز ممکن نہیں۔

آج عدل وانصاف کے اجارہ دار پوری دنیا میں اپنی عدل پسندی اور حقوق انسانی کی مساوی تقسیم کا ڈھنڈورہ پیٹ رہے ہیں اور اپنے قول کے مطابق سارے عالم کو انصاف دلانے کے خواہاں اور بزعم خود انسانی حقوق کے سلسلہ میں جو بے اعتدالیاں آگئیں ہیں انکو ختم کر کے دنیا میں امن وسکون کا گہوارہ بنانے کا شب وروز اعلان کر رہے ہیں، اسی قیام امن

Scanned by CamScanner

کے نام پر افغانستان کو اجاڑ چکے ہیں اور عراق پر زبردست حملہ کی جسمیں کروڑوں لوگوں کی جانی مالی نقصانات ہوئے اور پوری شر پسند دنیا دیکھتی رہی لیکن پھر بھی دانستہ اس حقیقت سے آنکھیں پھیر رہے ہیں کہ انھیں کے سبب آج پوری دنیا میں امن وامان کا خون ہورہا ہے اور حقوق پامال ہورہے ہیں۔ انصاف اور حقوق کی مساوی تقسیم کی کنجی نہ تو صدر بش کے پاس ہے اور نہ ٹونی بلیر کی جیب میں ہے جو پوری دنیا کو اپنی مٹھی میں لینے کا عزم کر چکے ہیں۔ یہ وہ شکاری ہیں جو ایک دن اپنے ہی جال میں پھنس جائیں گے کیوں کہ ازل سے یہی قانون قدرت ہے اور خدا کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔

نوٹ:۔ قارئین کرام اس کتاب کے اندر اغلاط کافی تھے جس کی وجہ سے قاری کے لئے مکمل فائدہ نہ تھا بالآخر مصنف مدظلہ العالی کے برادرِ حقیقی نے اس کتاب کی تصحیح وتنقیح کا بھار اُٹھایا الحمد للہ یہ کام مکمل ہو چکا ہے۔ اور اب مستفیدین کے لئے یہ کتاب نمک کا کام کریگی۔ انشاء اللہ

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

Scanned by CamScanner

مولانا محمد نسیم رحمانی کی دیگر تصانیف

(۱) منکرین اسلام کے دندانِ شکن جوابات

چار جلدوں میں

مذہب اسلام پر کیئے جانے والے ہزاروں اشکالات وشبہات کے مکمل اور مفصل ومدلل جوابات دیئے گئے ہیں اور جو درحقیقت قاری کیلئے مفید ثابت ہوگی۔

(اورافادات حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند)

(۲) سات دن کی دلچسپ تقریریں

یہ کتاب ساتوں ایام اور جمعہ، ظہر، عصر، مغرب، عشاء، فجر وتہجد اور اشراق نیز الگ الگ عنوان سے مکمل اور دلچسپ انداز میں بحث کی گئیں ہیں۔

(۳) بصیرت افروز تقریریں

مختلف عناوین پر پچیس سے زائد تقریروں کا اہم مجموعہ جو طلبہ واساتذہ کیلئے مفید ہیں۔

Scanned by CamScanner

(۴) نفع المسلم شرح اردو مسلم جلد ثانی

(۵) اختلاف الناس اور صراطِ مستقیم

(۶) ہدایت افروز تقریریں

(۷) حالاتِ حاضرہ پر اہم تقریریں

(۸) درسِ ہدایہ

(۹) بیان الحق علیٰ جوابِ جاء الحق

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

Scanned by CamScanner